نماز

تألیف

إمام أحمد بن حنبل

تحقیق وتقدیم

شیخ محمد حامد الفقی

طباعت واشاعت
وزارت شئون اسلامیہ واوقاف ودعوت وارشاد
شعبہ طباعت ونشر
مملکت سعودی عرب، ریاض
۱۴۱۶ھ - ۱۹۹۵ء

وقف للہ تعالیٰ

[یہ کتاب مفت تقسیم کی جاتی ہے]

www.kitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نماز

تألیف

إمام أحمد بن حنبل

تحقیق وتقدیم

شیخ محمد حامد الفقی

طباعت واشاعت
وزارت شئون اسلامیہ واوقاف ودعوت وارشاد
شعبہ طباعت ونشر
مملکت سعودی عرب، ریاض
١٤١٦ھ - ١٩٩٥ء

وقف للہ تعالیٰ

[یہ کتاب مفت تقسیم کی جاتی ہے]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ح وزارة الشئون الإسلامية ، ١٤١٦ هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

ابن حنبل ، احمد بن محمد

الصلاة .

... ص ، .. سم

ردمك ٥-٤٢٠-٢٩-٩٩٦٠

النص باللغة الأردية

١- الصلاة أ- العنوان

ديوي ٢٥٢,٢ ١٦/٠٦٥٨

رقم الإيداع : ١٦/٠٦٥٨

ردمك : ٥-٤٢٠-٢٩-٩٩٦٠

١٤١٦ هـ - ١٩٩٥ م

ABU UMAMAH OWAIS

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○ مٰلِكِ
يَوْمِ الدِّينِ ○ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ○ اهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ○ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ (سورہ الفاتحہ).

تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام کائنات کا رب ہے' نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے' روز جزا کا مالک ہے، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں' ہمیں سیدھا راستہ دکھا' ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا جو معتوب نہیں ہوئے جو بھٹکے ہوئے نہیں ہیں۔

﴿شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا
بِالْقِسْطِ ۚ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (آل عمران : ١٨)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے خود اس بات کی شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی اللہ نہیں ہے اور فرشتے اور سب اہل علم بھی راستی اور انصاف کے ساتھ اس پر گواہ ہیں کہ اس زبردست حکیم کے سوا فی الواقع کوئی اللہ نہیں ہے۔

«وأنا أشهدُ أنْ لاَّ إلهَ إلاّ اللّهُ وحدَه لاشريكَ له، وأشهدُ أنَّ خيرَ خَلْقِ اللّهِ وأهْداهم إليه سبيلاً وأرفعَهم عنده درجةً محمدٌ عبدُاللّهِ ورسولُه صلّى اللّه عليه وسلَّمَ وعلى آله . . أمّا بعدُ . .»

نماز اسلام کی بنیاد اور اس کا ستون ہے، یہ ایک تعلق کا نام ہے جو عبودیت سے سرشار اور اپنے نفس کے خیر خواہ بندے اور اس کے رب کے درمیان قائم ہوتا ہے جو اس کی پرورش کرتا ہے اور پوری دنیا کی اپنی نعمت و فضل سے پرداخت کرتا ہے، یہ بندے کی اپنے رب سے محبت اس کی نعمتوں کے اعتراف اور اس کے فضل و احسان کے تشکر کی علامت ہے، اس کی دلیل ظاہر ہے اسے خشوع و خضوع سے سرشار نمازی اپنے نفس کے اندر محسوس کرسکتا ہے، چہ جائیکہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں جو کچھ وارد ہوا ہے اس پر غور کرے، یہ وہ تحفہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو شب معراج میں عطا کیا، لیلۃ المعراج' رب حبیب اور بندہ حبیب کے درمیان اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عظیم ملاقات کا نام ہے جس سے آپ کو سچی عبودیت کی انجام دہی پر بطور انعام نوازا گیا، ایسی عبودیت کا مظاہرہ ماضی میں کسی نے کیا نہ مستقبل میں کوئی کر سکتا ہے، وہ ہدیہ اور تحفہ جس سے اللہ نے اپنے بندے اور رسول کو ہمکنار کیا' نماز تھا، اسی لئے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھی اور اسی کے دامن میں پناہ لیتے تھے، جب کبھی کوئی سنگین مسئلہ درپیش ہوتا اپنے رب سے مناجات کرتے، اس سے شکوہ کرتے اور وہ آپ کی دعاؤں کو قبول کرتا اور آپ کو ہر طرح کے غموں سے نجات اور راحت مل جاتی، آپ کہا کرتے تھے، "اے بلال' نماز سے ہمیں راحت پہنچاؤ"۔ اور مسلم اور اصحاب سنن نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا« اللہ تعالیٰ کہتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے اور میرے بندے کو جو کچھ وہ مانگتا ہے ملتا ہے' بندہ کہتا ہے' ﴿ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴾ اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرے بندے نے میری حمد کی' بندہ کہتا ہے ﴿ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾ اللہ تعالیٰ کہتا ہے بندے نے میری تعریف کی' بندہ کہتا ہے ﴿ مَٰلِكِ يَوْمِ ٱلدِّينِ ﴾ اللہ کہتا ہے میرے بندے نے میری عظمت بیان کی۔ بندہ کہتا ہے ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴾ اللہ کہتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندہ کو ملے گا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کچھ وہ مانگتا ہے۔ بندہ کہتا ہے ﴿ٱهْدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ﴾ اللہ کہتا ہے : یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کو ملے گا جو کچھ وہ مانگتا ہے »۔

نماز اور اس سے محبت اور اس کی طرف سبقت کرنا اور مکمل طور سے اس کی ادائیگی اور ظاہری و باطنی لحاظ سے اس کی تکمیل ' یہی اس بات کا پیمانہ ہے کہ آدمی کے اندر اللہ سے محبت اور اس سے ملاقات کا کس درجہ شوق ہے اور اس سے بے نیازی اس کی ادائیگی میں سستی و کاہلی کا مظاہرہ اور اس کی خاطر کھڑے ہونے میں بوجھل پن کا احساس اور اس سے جلد فارغ ہو چکنے کی خواہش ' یہ اللہ کی محبت سے دل کے یکسر خالی ہونے کی علامت ہے بلکہ اس سے ناپسندیدگی اور شیطان کے قائم کردہ دوسرے طاغوت اور آلہہ سے محبت کا اظہار ہوتا ہے اور یہ اسی کے عمل سے ہو سکتا ہے، جس کے اوپر بدترین جاہلیت اور اندھی تقلید سوار ہو، جسے جن و انس کے شیطانوں نے مزین بنا کر اس کے سامنے پیش کیا ہو اور اس کے لئے اس کا نام دین اور اسلام رکھ چھوڑا۔

جس شخص کا اللہ اور اس کی آیت ' اس کے کائناتی قوانین ' اس کے اسماء اور صفات اور اس کی کتابوں اور رسولوں پر ایمان ہو وہ اس حقیقت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شک نہیں کر سکتا کہ نماز کو چھوڑنے والا کافر ہے' مشرک ہے' اور اللہ کے حق' اس کے وعدہ' اس سے ملاقات اور حساب و کتاب کا منکر ہے' اس نے اسلام سے اپنے تمام رشتے توڑ لئے ہیں اور «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ» کا جو کلمہ دہراتا ہے اسے منہدم کر دیا ہے' وہ اپنے رب سے برسر جنگ ہو گیا ہے' اس سے نفرت کر رہا ہے' اسی لئے اس کے سامنے کھڑے ہونے اور اس سے مناجات کرنے میں وہ تھکن اور مشقت محسوس کرتا ہے' اور غیر اللہ کے سامنے' طاغوت اور باطل معبودوں کے سامنے کھڑا ہونے میں اسے لذت و فرحت ملتی ہے' اس نے «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ» کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش نہیں کی اور اسے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ کلمہ کس چیز کی نفی کرتا اور کس چیز کا اثبات کرتا ہے' کن حقیقتوں پر ایمان لانے اور اخلاص و اطاعت اختیار کرنے کی دعوت دیتا ہے اور کن چیزوں سے انکار کرنے اور ان سے اپنی براءت ظاہر کرنے کی طرف بلاتا ہے' اس نے اپنے اقوال و اعمال اور عقائد سے اس کلمہ کو ڈھادیا' کیوں کہ وہ اگر تھوڑی عقل سے کام لیتا تو یہ سمجھ سکتا تھا کہ یہ کلمہ دو اجزاء سے مرکب ہے ایک «لَا إِلٰهَ» اور دوسرا «إِلَّا اللّٰهُ» اور دونوں کے مفہوم مل کر ایک حقیقت تک پہنچاتے ہیں' ان میں سے پہلے جزء کا مفہوم یہ ہے کہ میں ہر طاغوت کا انکار کروں گا اور اس سے اپنی براءت ظاہر کروں گا اور میں پوری کوشش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروں گا کہ اس کی تمام خباثتوں سے اپنے قلب کو پاک کرلوں تا کہ دوسرے جزء کی معرفت کا وہ اہل ہوسکے اور صدق و اخلاص سے اس کی اطاعت قبول کرسکے اور وہ «إِلاَّ اللهُ» ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ میں اپنی عبادت کو اس کے تمام معانی و حقائق اور تقاضوں کے ساتھ علم عقیدہ اور عمل کی روشنی میں اللہ وحدہ کے لئے خالص کرتا ہوں جس کا تقاضا شہادت رسالت کر رہی ہے' اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں اپنی خواہشات اور نفسانیت سے' تقلیدات اور بدعتوں سے اللہ کی عبادت نہیں کروں گا' بلکہ میری عبادت میں میرا موقف وہ ہوگا جسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اسے پسند کیا اور جائز ٹھہرایا ہے.

سب سے اہم اور مرکزی عبادت نماز ہے' جس نے نماز ضائع کردی وہ دوسری عبادات کو اور زیادہ ضائع کرسکتا ہے اور اس کا اللہ سے تمام رشتہ کٹ گیا، جیسا کہ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے گورنر کے نام خط میں لکھتے ہیں :

"یاد رکھو' میرے نزدیک تمہارا سب سے اہم معاملہ نماز ہے' جس نے اسے ضائع کردیا وہ دوسری عبادت کو بدرجہ اولی ضائع کردے گا اور یاد رکھو' اللہ تعالی کے لئے کچھ عمل رات میں کرنے کے ہیں جن کو دن میں قبول نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا اور کچھ عمل دن میں کرنے کے ہیں جن کو رات میں قبول نہیں کرتا"؟

جو نماز کو ضائع کردے وہ عابد و زاہد کبھی نہیں ہو سکتا' بلکہ اللہ کے خلاف اس کے اندر تکبر پیدا ہو جاتا ہے اور "لا إله إلا الله" کو وہ منہدم کر دیتا ہے اور اسے توڑ دیتا ہے چاہے کتنی ہی بار اسے دہرائے اور اپنی غافل زبان سے اس کی تسبیح لاکھوں بار پڑھتا رہے، یہ جگالی اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

یہی مفہوم ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی اس آیت میں مراد لیا ہے :

﴿ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا ﴾ (البقرہ : ٢٥٦)

اب جو کوئی طاغوت کا انکار کرکے اللہ پر ایمان لے آیا' اس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔

یہاں کفر بالطاغوت لا إله کے مقابلہ میں ہے اور ایمان باللہ الا اللہ کے ہم معنی ہے۔ اس طرح ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں :

﴿ أَفَرَأَيْتُم مَّا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ۝ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ۝ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴾ (الشعراء : ٧٥ - ٧٧) .

(کبھی تم نے آنکھیں کھول کر) ان چیزوں کو دیکھا بھی جن کی بندگی تم اور تمہارے باپ دادا بجالاتے رہے؟ میرے تو یہ سب دشمن ہیں بجز ایک رب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العالمین کے۔

یہاں بھی فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّي.. لا إلہ کے ہم معنی اور إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ. إلا اللہ کے ہم معنی ہے، اس طرح سے لا إلہ سے براءت اور عداوت کی تشریح ابراہیم علیہ السلام دوسرے مقام پر بھی کرتے ہیں:

﴿ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ۝ إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ﴾ (الزخرف : ۲۶-۲۷).

تم جن لوگوں کی بندگی کرتے ہو میرا ان سے کوئی تعلق نہیں میرا تعلق صرف اس سے ہے جس نے مجھے پیدا کیا وہی میری رہنمائی کرے گا۔ یہی ہر وہ رسول کہتا ہے جسے اللہ انسانوں کی ہدایت کے لئے اور اس ظلم و مشقت اور تحقیر نفس سے نکالنے کے لئے بھیجتا ہے جس کا ارتکاب وہ اپنے ہی جیسے دوسرے انسانوں اور مخلوقات کی پرستش اور اطاعت کے ذریعہ کرتے ہیں حالانکہ ان ساری مخلوقات کو اللہ نے ان کے لئے مسخر کیا ہے۔

بدترین جاہلیت انسانوں کے دل و دماغ پر حاوی ہو چکی ہے اور انہیں تاریکیوں میں لئے جا رہی ہے وہ اپنی آنکھوں، کانوں اور عقلوں میں اپنے رب کی نشانیوں سے اعراض کر رہے ہیں اور کائنات میں پھیلی ہوئی نشانیوں کا انکار کر رہے ہیں اور فطری و سائنٹیفک ہدایت سے بے نیازی برت رہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہیں' چنانچہ شیطان انس و جن نے دین کے سلسلے میں باپ و دادا اور دینی رہنماؤں کی اندھی تقلید کو مزین کرکے ان کے سامنے پیش کیا ہے' حالانکہ یہ دین ان کے دلوں کی غذا ہے اور اسی پر ان کی سعادت کا انحصار ہے اگر یہ دین حق ہو اور اس میں ان کی بدبختی کا سامان مخفی ہے اگر یہ دین باطل ہو اور بغیر بصیرت و ہدایت اندھی تقلید اور وراثت کا دین ہو' اس اندھی تقلید میں یہ چوپائے بن گئے ہیں بلکہ اس سے بھی بدتر جاہلیت کی تاریکیوں میں یہ بھٹک رہے ہیں' اور شیطان نے انہیں دین یا اسلام کے نام پر پھسلا رکھا ہے حالانکہ اگر یہ عقل سے کام لیں تو یہ محض اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت و عداوت ہے اور باطل' خرافات کے پھندے اور ظنون و اوہام کے شکنجے ہیں جن میں یہ پھنسے ہوئے ہیں اور یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم نے پالا مار لیا ہے' یہ لوگ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو اندھوں' بہروں اور گونگوں کی طرح' نہ عقل سے کام لیتے ہیں نہ فہم سے' اور اس کی وجہ سے نماز کا کوئی اثر وہ اپنی زندگیوں میں نہیں پاتے اور ان کے عقائد و اعمال اور اخلاق کی خرابی کی وجہ سے انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ پاتا' کیوں کہ اللہ نے ان کے لئے اپنا دروازہ کھولا ہی نہیں' نہ ان کی طرف رحمت اور قبولیت کی نگاہ اٹھائی ہے' اس لئے کہ یہ خود چوپایوں کی طرح غفلت میں اس کے حضور کھڑے ہوئے اور بغیر فہم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و شعور کے اس سے باتیں کیں' جب کہ ان کے دل احبار و رہبان' مال' اولاد
اور شہوات و خواہشات جیسے طاغوتوں کی گندگیوں اور خباثتوں سے لت پت
تھے اس لئے وہ اس لائق نہ ہوسکے کہ مناجات الٰہی کی حلاوت چکھ سکیں۔
ان پر اللہ کی رحمت اور اس کی خوشنودی جلوہ گر ہو' پھر شیطان نے ان کی
جاہلیت کی تاریکیوں پر روغن قاز مل دیا اور انہیں وہم میں مبتلا کردیا کہ وہ یہ
اعمال اللہ کی بارگاہ میں بھیج رہے ہیں جن کا وہ منتظر ہے' چنانچہ اللہ تعالیٰ کے
بارے میں ان کے عقیدے میں خرابی آگئی کیوں کہ ان کے دلوں میں یہ بات
گھس آئی' بھلے زبان خاموش ہی رہی ہو کہ اللہ (نعوذ باللہ) ان کا' ان کے
اعمال کا محتاج ہے اور انتظار کر رہا ہے اور یہ قرض کی منزلت میں ہیں جنہیں
اللہ تعالیٰ نے خوب زیادہ کرکے چکائے گا' پھر انہوں نے ان اعمال میں بخل
سے کام لینا شروع کیا' کیونکہ ان کے عقیدے کے مطابق اللہ نے انہیں وہ
حالات اور اسباب مہیا نہیں کئے جو ان پر عبادت کے معاملہ کو آسان بنا سکتے
تھے جس سے اس نے دوسروں کو ہمکنار کر رکھا تھا' کچھ لوگوں نے اوقات
میں کنجوسی شروع کی اور دنوں اور سالوں تک اسے جمع کرتے رہے اور پھر کہا'
اپنا وہ قرض لے لیجئے جس کے آپ منتظر ہیں اور ان میں سے اکثر بلکہ سارے
لوگوں نے اللہ سے یکسر بے نیازی برتی اور الٹے پاؤں پھر گئے' اس کی پکار کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سے کان بند کر لئے اور اس کی نداء پر لبیک نہ کہا' کیوں کہ ان کے نزدیک اللہ وعدے کا سچا نہیں ہے' یہ سب جاہلیت کے ثمرات ہیں اور اندھی تقلید کی تاریکیاں ہیں' شیطان نے اس کثرت سے ان کے دلوں میں مسموم و مہلک پھونک ماری کہ وہ اللہ کی معرفت سے غافل ہو گئے' قوانین الٰہی' اس کی آیات اور اس کی صفات میں ذکر الٰہی سے بے نیاز ہو گئے اور تمام اوقات و حالات میں اس سے مضبوط تعلق استوار کرنے کی انہیں فکر نہ رہی۔

جب دل اس مسموم جاہلیت سے پاک ہوں گے اور اس اندھی تقلید کی تاریکیاں ان سے چھٹیں گی' اور وہ اپنے اس رب اور خالق کی طرف متوجہ ہوں گے' جو بے نیاز ہے' ستودہ صفات ہے' لائق تعظیم ہے' قوی ہے' عزیز ہے' علیم و حلیم ہے' جس نے ہر چیز کو خلقت عطا کی پھر اس کی رہنمائی کی' جس نے تمام انسانوں کو بہترین ساخت پر پیدا کیا پھر اسے شکر و کفر کے تمام راستوں کی رہنمائی کی' جب انہیں فطرت سلیم کی ہدایت کی روشنی منور کرتی ہے تو وہ آسمانوں اور زمین اور انفس و آفاق میں اللہ کی پیدا کی ہوئی نشانیوں پر غور کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی مسخر کردہ تمام چیزوں پر نظر ڈالتے ہیں اور جس عقل سمع و بصر سے اسے نوازا ہے اور اپنی کتاب اور اپنے رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں جس ہدایت و رحمت اور روشنی کا اس نے انعام کیا ہے' اس پر تدبر کرتے ہیں' تو بس اسی وقت وہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ ڈر سے کانپ رہے ہوتے ہیں' ذلت و پستی کی تصویر بنے ہوتے ہیں اور وراثت کے جاہلی دین سے اور اس کی تمام رکاوٹوں سے نجات پانے کی وہ کوشش کرتے ہیں تو پھر ان لوگوں کے دل گوشت اور خون کے ہر قطرہ میں اس حقیقت پر صادق ایمان رچ بس جاتا ہے کہ وہ رب ہے' بڑا ہے' بلند ہے' بے نیاز ہے' ستودہ صفات ہے' جس نے اپنے فضل و کرم سے تمام جہاں کی تربیت و پرورش کی اور یہ کہ مومن کا ایمان اور اس کا صالح عمل رب کی ربوبیت اور اس کے اقتدار میں ذرہ برابر اضافہ نہیں کر سکتا' اور کافر کا کفر اور اس کا بُرا عمل و نافرمانی رب کی ربوبیت اور اس کے اقتدار میں ذرہ برابر کمی نہیں کر سکتا' اور جس نے اچھا کام کیا تو اپنے لئے' اور برا کام کیا تو اس کا وبال اسی کے سر ہوگا' اور ہر مجرم اور گنہگار اپنے اوپر ظلم ہی کرتا ہے وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بلکہ کافر کفر کرے' اس کی نافرمانی کرے تو بھی اس کی ربوبیت کی تمام صفات و خصوصیات میں کوئی فرق نہ آئے گا' خلق و رزق' حیات و موت' لیل و نہار' طعام و شراب اور ولادت اور دوسری تمام صفات پر کوئی حرف نہ آئے گا اور نافرمان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور گنہگار کافر چاہے جن و انس بھی اس کے ساتھ مل جائیں اپنی عبودیت' اپنی درماندگی اور کمزوری اور احتیاج و فقر میں کوئی تبدیلی یا کمی پیدا نہیں کرسکتا' عبد' آقا کی طاقت و قوت کے سامنے مجبور ہے' چاہے غلام کو پسند آئے یا نہ آئے اور رب غالب ہے' تمام بندوں سے بالا دست ہے' حکیم و خبیر ہے' ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے' خیر کے خزانے اسی کے ہاتھ میں ہیں' بے نیاز ہے' ستودہ صفات ہے چاہے بندہ اس کو پسند خاطر رکھے یا نہ رکھے.

جب انسان کا دل اس پر سچے طور پر ایمان لے آئے گا تو خوف و رجاء' رغبت و رہبت' پستی و تعظیم اور ذلت ہر طرح کے تعلقات اپنے رب واحد سے قائم کرنے کی شدید خواہش کرے گا اور اس کے رب نے اس پر جتنے احسانات کئے ہیں ان سب کو اس کے لئے سبب بنائے گا اور بڑی بے چینی سے اپنے حیّ و قیوم اور رحمٰن و رحیم اللہ کی پکار کا منتظر ہوگا جو اسے نماز کی طرف' کامیابی کی طرف' باجبروت بادشاہ کے سامنے کھڑے ہونے کی طرف بلائے گی اور وہ شاداں و فرحاں اس موقع کو غنیمت جان کر دوڑ پڑے گا کہ شاید دوبارہ نصیب نہ ہو جسے اس کے رب نے محض فضل کی بناء پر عنایت کیا ہے اور جسے اچھے انداز میں اس کو دعوت دی ہے.

﴿ إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ كِتَـٰبًا مَّوْقُوتًا ﴾ (النساء :١٠٣).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز درحقیقت ایسا فرض ہے جو پابندی وقت کے ساتھ اہل ایمان پر لازم کیا گیا ہے۔

کتنا مبارک ہے یہ وقت! کس قدر بابرکت ہے یہ گھڑی' کتنی لذیذ ہے یہ مناجات اور مسلمانوں کے سینوں کے لئے کتنی شیریں اور فرحت بخش ہے یہ نماز! کتنی سچی بات کہی ہے' حبیب امین صلی اللہ علیہ وسلم نے :

"میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے"۔

یہ مسلمان کتنا ضرورت مند ہے اس بات کا کہ نماز سے بازیابی حاصل کرے اس کی لذت و مسرت سے ہمکنار ہو' اپنی روح و دل سے ان تمام گندگیوں اور نجاستوں کو نماز کی نہر سلسبیل میں دھولے جو مال و اولاد کی شہوات و خواہشات کا نتیجہ ہوتی ہیں جس طرح کہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں وصیت کی ہے :

"نماز کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر بہہ رہی ہو' وہ اس میں شب و روز پانچ بار غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل کچیل باقی رہے گی؟"

جب نماز کا معاملہ یہ ہے تو درحقیقت یہ بندہ مومن کے لئے اس کی رب سے مناجات کا ایک اعزاز ہے جو اس کو جان و مال اور اولاد سے زیادہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزیز ہوتا ہے اور وہ اس اعزاز کا مستحق اسی وقت ہو سکتا ہے جب وہ ربوبیت کو اس کی اسماء و صفات اور حقوق کے ساتھ پہچان لے اور وہ عبودیت اور اس کی عاجزی و درماندگی، فقر و احتیاج کو جان لے، اور وہ ہر حقدار کو اس کا حق پورے طور سے دینے کا عادی ہو جائے) اسی لئے حسی و معنوی طہارت اس کے لئے ناگزیر ہے اور جسمانی و قلبی ستر پوشی ضروری ہے، اور بیت اللہ کی طرف منہ کرنا جس قدر ممکن ہو، کلام اللہ کی تلاوت کرنا اور تکبیر و تسبیح کا اہتمام کرنا لازم ہے۔

طہارت اس لیے ہے کہ بندہ اس بہیمیت کے تمام نقائص اور خرابیوں سے پاک ہو جائے جو اسے اس خدائے پاکیزہ سے مناجات و کلام کرنے کی راہ سے روکتی ہے، جو اپنے پاکیزہ بندوں اور پاکیزہ اعمال ہی کو محبوب رکھتا ہے اور چونکہ بہیمیت کے پہلو کا غلبہ ہی وہ رکاوٹ ہے جو بندے کو اس کے رب سے قریب نہیں ہونے دیتی کیوں کہ یہی وہ دروازہ ہے جس سے یہ کھلا ہوا گمراہ کن دشمن داخل ہوتا ہے پھر وہ اس دروازے کو اس طرح مزید وسیع کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ اسے اللہ کی کائناتی و علمی نشانیوں اور انسان پر اس کے احسانات جس کے اندر اس نے اپنی روح ڈالی اسے غفلت اور بے نیازی کی دنیا میں لا دھکیلتا ہے اور پیہم غفلت کے نتیجہ میں پھر وہ دشمن اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹی خواہشات اور گمراہی شہوات کے لئے سواری بنالیتا ہے' اس لئے طہارت کا راز یہ ہے کہ وہ اس غفلت سے بیداری کا عمل ہے اور اس باشعور اور معزز انسانیت کی طرف رجوع کا عمل ہے جسے اللہ نے انسان کے اندر اپنی روح میں سے پھونک ماری ہے تا کہ وہ اس لائق ہو سکے کہ اپنے رب کی عبادت کر کے خوش بخت ہو جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا کر اس کی نعمتوں سے سرفراز ہو اور اس کی اس طرح عبادت کرے جس طرح اس نے پسند کیا ہے اور جائز ٹھہرایا ہے' چنانچہ وہ ہدایت کی روشنی میں پاکیزہ زندگی گزارے' نہ وہ گمراہ ہو نہ بد بختی کا شکار ہو۔

وضو کو واجب کرنے والی چیزیں یعنی نواقض وضو' انسان کے اندر حیوانیت کے نمایاں مظاہر ہیں' اس لئے کہ بندہ اللہ کی نعمتوں کا غلط استعمال کرتا ہے اور اپنی باشعور انسانیت پر حیوانیت کو غالب کر کے ان نعمتوں کو غلط جگہ پر رکھتا ہے اس لئے اسے "ذنوب" کہا گیا ہے' جو ذنب سے مشتق ہے' جس کے معنی دم کے ہیں اور جو صرف جانوروں کے لئے مخصوص ہے' وہ اس غلط استعمال سے اپنے آپ کو اس مقام سے گرادیتا ہے کہ اپنے رب کے سامنے کھڑا ہو اور اس سے مناجات کر سکے اور انسان غلطیوں کا پتلا ہے اور یہ ناگزیر ہے اس لئے اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے اور اس سے مناجات کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شدید طور پر محتاج ہے تا کہ اس سے ہدایت طلب کرے اور ہر قدم پر درستگی اور اعتدال کے لئے اس سے مدد مانگے اور تا کہ اس کے قلب سے ان غلط استعمالات کی خباثتیں زائل ہو سکیں اور ان تمام غموں اور پریشانیوں سے نجات پا سکے جو اسے دن رات گھیرے رہتے ہیں' اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان احداث کو اس بات کے لیے یاد دہانی بتایا کہ اس پر حیوانیت کا غلبہ ہو گیا ہے اور وہ بڑھ کر وضو کرے یا غسل کرے اور اس بات کی خواہش ہو کہ وضو اور غسل کے بعد اپنی پاکیزہ انسانیت کو لے کر لوٹے گا' ہر عضو پر پانی گراتے وقت اس غلطی اور گناہ کو یاد کرے جس میں وہ عضو ملوث ہوا ہے پھر اسے نفس لوامہ کے سامنے پیش کرے اور حیوانیت کی سرکشی کو عقل اور شعور کی روشنی میں فطرت سلیم میں تحلیل کر دے۔

جب اس عمل سے فارغ ہو گیا تو اس نے اس بات کا اعلان کر دیا کہ وہ اپنے رب کی طرف نئے سرے سے پلٹ آیا ہے' ان تمام غلطیوں سے بری ہو کر اپنے اسلام کی تجدید کر لی ہے جنھوں نے اسے گندہ اور پراگندہ کر دیا تھا' اب وہ کہے :

«أشهَدُ أن لَا إله إلّا الله وحْده لا شريك له وأشهدُ أنَّ محَمداً عبْدهُ وَرَسُولُه، اللهم اجعلني من التوّابين واجعَلني مِنَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المَتَطهّرِ ينَ» .

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ واحد کے سوا کوئی اللہ نہیں' کوئی اس کا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' اے اللہ تو مجھے توبہ کرنے والوں میں شامل کر اور پاک لوگوں میں مجھے شمار کر"۔

اسی طرح ہمیں اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حکم دیا ہے' یہ حدیث امام مالک' مسلم اور ترمذی نے روایت کی ہے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "جب مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے چہرے سے وہ تمام غلطیاں دھل جاتی ہیں جن کی طرف اس نے اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا ہو اور جب اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے ہاتھوں سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کو اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑا ہو اور جب اپنے دونوں پیروں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف اس کے دونوں قدم بڑھے ہوں' یہاں تک کہ وہ تمام گناہوں سے صاف ستھرا ہو جاتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے' اس سے وضو اور غسل کے تمام اسرار و رموز سمجھ میں آسکتے ہیں بشرطیکہ لوگ سمجھ سے کام لیں' جس کے متعلق لوگ غور و فکر نہیں کرتے۔

مطلق پانی' وہ اصل فطرت ہے جس سے اللہ نے ہر زندہ چیز کی تخلیق کی ہے۔ اگر پانی میسر نہ ہو تو انسان کی پہلی اصل کی طرف رجوع کرے' یعنی زمین کی طرف' اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارے اور اپنے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کا مسح کرے اور حدیث صحیح میں ہے "میرے لئے پوری سرزمین مسجد اور مطہر بنائی گئی ہے' اس لئے میری امت کے کسی فرد کو کہیں بھی نماز کا وقت ہو جائے تو وہی اس کی مسجد ہے اور وہی زمین پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے"' پوری حفاظت اور سلامتی اسی میں ہے کہ اس فطرت کی طرف رجوع کیا جائے جس پر اللہ نے آپ کو سمیع و بصیر اور عاقل پیدا کیا ہے تا کہ اپنے نفس کی عاجزی و درماندگی اور اس کے ضعف و احتیاج سے آپ واقف ہو سکیں اور اسی طرح پوری انسانیت سے شناسائی ہو سکے اور اپنے رب کی عظمت' جلالت قدر' اس کی رحمت و حکمت اور اس کے دیدار اور قرب سے واقف ہو سکیں اور یہ جان سکیں کہ وہ سننے والا ہے' دیکھنے والا ہے' مہربان ہے' رحیم ہے۔

اس طہارت کے بعض اسرار و رموز ہیں جنہیں آپ اپنے قلب و ذہن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مستحضر رکھیں تا کہ اپنے رب سے وصال کے لئے تیاری کر سکیں اور رب ذوالجلال کی عطیات و نوازشات سے مستفید ہو سکیں، کتنا خوش بخت ہے وہ شخص جو اپنے رب کو سمجھ لے، اس کی حکمت و رحمت کی اس کا دل گواہی دے اور اس پر اس کی اسماء و صفات کی ہدایت اور روشنی کا فیضان ہو سکے، اور یہ چیز اسے خدائی ہدایت اور پیغام سے راہ یابی تک پہنچا دے، بے شک وہ ان مسلمانوں میں سے ہے جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔

ستر دو قسم کا ہوتا ہے: ایک ظاہر جسم کا ستر، اور دوسری معنوی باشعور انسانیت کا ستر، اور یہ معنوی انسانیت وہی بندے کا قلب اور اس کا دماغ ہے، ظاہری جسم کا ستر وہ ہے جس سے لباس کے ذریعہ حیوانات سے امتیاز ہو سکے، اسے انسانیت کی زینت بنایا ہے اور اس کے لیے آپ کپڑے مہیا کرتے ہیں، اسی کی طرف اللہ کا یہ قول اشارہ کر رہا ہے:

﴿ يَـٰبَنِىٓ ءَادَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَٰرِى سَوْءَٰتِكُمْ وَرِيشًا ﴾ (الاعراف: ۲۶).

اے اولاد آدم ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے کہ تمہارے جسم کے قابل شرم حصوں کو ڈھانپے اور تمہارے جسم کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ بھی ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور اسی کی طرف اپنے اس قول میں دعوت دی :

﴿ يَـٰبَنِىٓ ءَادَمَ خُذُوا۟ زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ ﴾ (الاعراف ۳۱:) .

اے بنی آدم ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت سے آراستہ رہو .

یہاں لباس اور زینت سے مراد وہ کپڑے ہیں جن کا باحیا فطرت تقاضا کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے حیا کی جائے ' یہاں مطلوب وہ تکلف اور بناؤ سنگھار نہیں ہے جو ہر زمان و مکان کے مناسب آپ اپنی حیا کے خلاف مہیا کرتے ہیں اور زینت سے مراد وہ خوشنمائی اور تزویر و تجمیل نہیں ہے جو اپنے آقا اور بڑے لوگوں کے سامنے تکلف کرنے والے اور کاسہ لیسی کرنے والے کرتے ہیں تا کہ دلوں میں چھپے کینہ و حسد اور کراہیت و نفرت کو چھپا سکیں ' یہ چیز فطرت سلیم کے خلاف ہے اور بہترین شریعت اس سے نفرت کرتی ہے .

بخاری اور مسلم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے کپڑے اتار کر کھونٹی پر لٹکا دیئے اور ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی ' جب ان سے محمد بن منکدر نے پوچھا تو فرمایا : " تا کہ تم جیسا احمق مجھے دیکھے تو وہ سمجھنے لگے کہ یہ سنت ہے"۔ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم سے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا : "کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں؟" اس کی روایت بخاری اور مسلم نے کی ہے اور بخاری نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' وہ کہتے ہیں : "جب اللہ نے تمہیں وسعت دے رکھی ہے تو اس کا مظاہرہ کرو' آدمی اپنے کپڑے جمع کر لے' ایک لنگی اور چادر میں نماز پڑھے' لنگی اور قمیص میں نماز پڑھے' لنگی اور عبا میں نماز پڑھے' پاجامہ اور چادر میں نماز پڑھے' چڈی اور عبا میں اور چڈی اور قمیص میں نماز پڑھے"۔

یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا طریقہ رہا ہے، یہ لوگ ہدایت کے سب سے زیادہ حریص اور اللہ کے سامنے کھڑا ہونے کے لئے جس حیا کی ضرورت ہوتی ہے اس سے سب سے زیادہ واقف تھے' رہے یہ احمق جو تکلف اور تصنع سے کام لیتے ہیں اور اللہ کی فطرت کو جنھوں نے مسخ کر دیا ہے' یہ لوگ اللہ کو ظالم رؤسا پر قیاس کرتے ہیں اور ضروریات کی تکمیل اور مرغوبات کے حصول کے لئے سفارش بناتے ہیں اور اس کے سامنے اس ہیئت کا مظاہرہ کرتے ہیں جس کا وہ رؤسا کے سامنے کرتے رہتے ہیں' چنانچہ ان کی عادت ہو گئی ہے کہ وہ ہمہ وقت اپنے سر کھولے رہتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ ان کی زینت ہے جسے انہوں نے مرغوب خاطر بنا رکھا ہے اور جب وہ نمازیوں سے مشابہت اختیار کرنے کے لئے اٹھتے ہیں حالانکہ درحقیقت وہ نماز کے اہل نہیں ہوتے کیوں کہ اندھی تقلید کے ذریعہ دین حق سے اعراض کرکے وہ اپنی فطرت کو بگاڑ لیتے ہیں' تو بغیر کسی ادب اور حیاء کے عورتوں کی طرح ایک رومال سے اپنا سر ڈھانک لیتے ہیں' اور حدیث صحیح میں ہے "لوگوں نے پہلی نبوت کی جو تعلیم پائی ہے ان میں ایک یہ کہ : جب تمہارے اندر حیا نہیں ہے تو جو چاہے کرتے رہو"

رہا معنوی ستر تو یہ جسم حیوانی کے ستر سے اتنا زیادہ اہم ہے جس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا اور اللہ کے اس قول میں اس کی طرف اشارہ ہے : ﴿ وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ذَٰلِكَ مِنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴾ (اعراف : ۲۶)

اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے شاید کہ لوگ اس سے سبق لیں ۔

کیوں کہ قلب فساد برپا کرنے والی چیزوں اور جسم کے اجنبی عوارض کے اثرات بہت جلد قبول کرتا ہے اور اسے نہایت تیزی سے اخذ کرتا ہے اور قلب کا کپڑا صرف تقویٰ کے دھاگوں سے بُنا جاتا ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ اسے اس بات کا اچھی طرح علم ہو کہ اس کے رب نے اسے میدانِ جہاد میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا کھڑا کیا ہے اور آفاق و انفس کی تمام عطا کردہ چیزوں میں سے مضر اور نقصان ده چیزوں سے اسے بچنا ہے اور دشمن کی قید میں جانے اور اس سے دوستی کرنے سے دور رہنا ہے، وہ ہر نعمت کے استعمال پر غور کرے تا کہ وہ اپنے رب کے دیئے ہوئے علم پر ہو اور ہر نعمت کو اس کی جگہ پر رکھ سکے کہ وہ فتحیاب ہو اور اپنے دشمن کو شکست دے سکے اور ان تمام فتنوں سے محفوظ و مامون رہ سکے جنہیں اس کا دشمن اس کے ارد گرد تان رہا ہے اور اس کے سامنے مزین کرکے پیش کر رہا ہے اس مقصد کی خاطر طہارت اور ستر پوشی کا شریعت میں حکم دیا گیا ہے اور اپنی نماز میں ایک بندہ مومن کو اسی کا خیال اور قصد کرنا چاہئے تا کہ وہ فلاح پا سکے ۔ ﴿ وَمَن جَٰهَدَ فَإِنَّمَا يُجَٰهِدُ لِنَفۡسِهِۦٓۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ ٱلۡعَٰلَمِينَ ﴾ (عنکبوت : ٦) .

جو شخص بھی مجاہدہ کرے گا اپنے ہی لیے کرے گا اور اللہ یقیناً دنیا جہان والوں سے بے نیاز ہے ۔

اور خانہ کعبہ کو قبلہ اس لئے بناتے ہیں کہ اسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے عالم اسلام کا مرکز بنایا ہے ، اللہ تعالیٰ اس کے عزت و احترام میں اور اضافہ کرے ، وہیں ان کے دل ملتے ہیں اور اس کی طرف ان کے قلوب شوق و رغبت سے لپکتے ہیں اس سے ان کا باہمی تعارف ہوتا ہے، ایک دوسرے کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھنے کا موقع ملتا ہے اور برو تقویٰ میں ایک دوسرے کا تعاون ہوتا ہے جس کی خاطر اللہ نے رسول بھیجے' شریعت نازل کی' چنانچہ ان کو اپنی مرضی سے سیدھے راستے کی رہنمائی کرتا ہے جب آپس میں اختلاف کرتے ہیں' پھر روزانہ پانچ بار یہ توجہ اور قصد انہیں دعوت دیتا ہے اور اس گھر کا حج کرنے کی رغبت اور شوق دلاتا ہے' روحوں کی ملاقات کے بعد وہاں جسم بھی ملتے ہیں اور اس بقعہ منور میں تعاون اور تعارف مکمل طور سے ہوتا ہے جس میں مسلمانوں کو ہر سال اسلامی کانفرنس کرنی چاہیئے' وہاں اللہ کی رحمت ان پر سایہ فگن ہوتی ہے' ان کے دل پاک ہوجاتے ہیں اور ان قربانیوں اور عبادات کے ذریعہ نفوس کا تزکیہ ہوتا ہے اور ہر شخص اپنے وطن کو بہترین زاد راہ لے کر واپس ہوتا ہے اور سیاسی اقتصادی اور جنگی ہر پہلو سے طاقتور ہو کر لوٹتا ہے' خلاصہ کلام یہ کہ دینی اور دنیوی ہر معاملہ میں انہیں طاقت اور توشہ ملتا ہے اور وہ دوسروں کے مقابلے میں کہیں طاقتور اور زبردست ہوتے ہیں اور اس سے خلافت ارضی کا مقصد پورا ہوتا ہے۔

﴿ وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنكُمْ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ كَمَا ٱسْتَخْلَفَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ ٱلَّذِى ٱرْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِى لَا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُشْرِكُونَ بِي شَيْـًٔا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ
ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿٥٥﴾ (النور :۵۵).

اللہ نے وعدہ فرمایا ہے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائے اور نیک عمل کریں کہ وہ اسی طرح زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنا چکا ہے، ان کے لئے ان کے اس دین کو مضبوط بنیادوں پر قائم کردے گا جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں پسند کیا ہو اور ان کی (موجودہ) حالت خوف کو امن میں بدل دے گا، بس وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور جو اس کے ساتھ کفر کرے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔

جب آپ کو نماز کی تیاری کی توفیق مل گئی اور آپ اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کے لائق ہوگئے (میں اپنے اور آپ کے لئے اس توفیق کی دعا کرتا ہوں) تو اب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوجایئے، اس حال میں کہ آپ کا دل کانپ رہا ہو اور آپ کا نفس بیدار اور مشتاق ہو اور اپنے رب سے مناجات کا پیاسا ہو، بالکل سیدھے کھڑے ہوجایئے، جیسے ذلیل وپست' خاشع وقانت اور عاجز درماندہ غلام کھڑا ہوتا ہے، نگاہیں جھکی ہوں' بے نیاز اور ستودہ صفات مولا سے یہ لو لگائے ہوئے ہوں کہ وہ فیض وکرم کی بارش کرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا' اپنی رحمتوں سے محروم نہیں رکھے گا' آپ کو سعادت سے ہم کنار کرے گا شقاوت سے دور رکھے گا' اس جگہ تمام حواس اور اعضاء و جوارح روک لیجئے جس کے آپ سب سے زیادہ محتاج اور فلاح اور فائدے کے ضرورت مند ہیں آپ اپنی ٹھوڑی سینے سے لگا لیتے ہیں' اور اپنے دونوں ہاتھوں کو سینے پر باندھ لیتے ہیں پھر اپنے رب کی تکبیر کہتے ہوئے "اللہ اکبر" کہہ کر اسے پکارتے ہیں اور آپ کو یہ شعور ہوتا ہے کہ اس نے آپ کے جواب میں کہا ہے : ہاں میرے بندے! میں تمہاری طرف متوجہ ہوں اور اپنے معزز چہرے کا رخ تمہاری طرف کئے ہوئے ہوں' پھر آپ مناجات شروع کردیتے ہیں اور اپنے اس محبوب سے ہمکلام ہوجاتے ہیں جو آپ کی جان سے زیادہ آپ کو محبوب ہے اور جس کے ہاتھ میں خیر کی تمام کلیدیں ہیں' اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ٹھہر ٹھہر کر ہر کلمہ کے ساتھ اپنے قلب کو اپنی زبان کے ساتھ مجتمع کرکے آپ کہتے ہیں :

«اللهمَ باعـد بَيني وَبـيـن خطَايـاي كما بَاعدتَ بَين المشرقِ وَالمغرب . اللَهمَ نقني مِن الخَطايا كما يُنقَّى الثوبُ الأبيضُ مِنَ الدَّنسِ . اللّهمَ اغسلنِي مِنْ خَطايايَ بالماءِ والثلجَ والبردِ» .

اے اللہ میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ کردے جتنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان کردیا ہے' اے اللہ مجھے غلطیوں سے پاک کر جس طرح سفید کپڑا دھبے سے صاف کیا جاتا ہے' اے اللہ پانی سے' برف سے اور اولے سے میری غلطیوں کو مجھ سے دھودے ۔

آپ کو اس بات پر مکمل یقین ہوتا ہے کہ اللہ نے آپ کو جن نعمتوں سے نوازا تھا' ان میں آپ کے قدم اس جگہ نہیں پڑتے تھے جو اللہ کو محبوب تھا' اس نے آپ کو علم و ہدایت کے اسباب و ذرائع عطا کئے جن کا آپ کو علم ہے اس کے باوجود آپ کے دشمن شیطان نے آپ کو دھوکہ دیا اور آپ کے اوپر آیات اور علامات کو مشتبہ بنادیا تو آپ نے بعض چیزوں میں یا سرے سے اللہ کے رسول اور صحابہ کرام کے راستہ کو چھوڑ دیا،اور شیطان کے قدم کی پیروی کی جس کی وجہ سے غلطیاں اور گناہ آپ سے چپک گئے اور انہوں نے آپ کو نقصان پہنچایا' آپ کے دل پر زنگ لگ گیا اور اسے آگے سے رکنا پڑا' اس طرح آپ نے اپنے دشمن کو خوش ہونے کا موقع دیا اور اپنی قیادت کی نکیل اس کے ہاتھ میں تھمادی' آپ ہلاکت کے گڑھے کے قریب پہنچ چکے تھے اگر آپ کے قوی و عزیز اور رحمٰن و رحیم رب نے مداخلت نہ کی ہوتی اور آپ کو ان غلطیوں سے دور نہ کیا ہوتا' اور اس کی آلائشوں کو بہترین اور پاکیزہ غسل کے ذریعہ آپ سے دھل نہ دیتا جسے آپ نے پانی' برف اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولے سے تشبیہ دی ہے ' آپ کے قلب و نفس سے اس میل کچیل کو دھلنے کا سب سے پاکیزہ اور طیب ذریعہ اس کی آیات بینات اور کتاب عزیز ہے جو مسلمانوں کے دلوں کی شفا اور سیرابی و پاکبازی کو بڑھاتی ہے' اور اس کے رسول کی ہدایت ہے جسے اس نے امیوں میں بھیجا تا کہ اس کی آیات سنائے' انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے اگرچہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔

جب آپ اپنے رب سے یہ دعا مانگتے ہیں اور اس طرح گریہ و زاری سے مناجات کا آغاز کرتے ہیں تو آپ کا دشمن پھر آپ کے سامنے آجاتا ہے اور آپ کو رب سے پھیر کر اہل و عیال اور مال و اولاد کے ساتھ گمراہ کن اقدامات کی طرف لے جانے کی کوشش کرتا ہے ' آپ فوراً اللہ بزرگ و برتر کے دامن میں پناہ لیتے ہیں اور **شیطان رجیم** سے اس کے واسطے سے پناہ چاہتے ہیں ' اس کی چالوں' مکاریوں اور وسوسہ اندازیوں سے دور رہنے کی درخواست کرتے ہیں اس وقت آپ کے قلب اور زندہ و بیدار وجدان کے اندر یہ احساس ابھرتا ہے کہ آپ کے رب نے آپ کی دعا سن لی ہے اور آپ کو وہ جدید ربانی مدد اور استعانت نصیب ہوئی ہے جس سے آپ کو اس دشمن پر غلبہ حاصل ہو گیا ہے اور آپ کا دل ان آسائشوں سے نجات پا گیا ہے' اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی تمام تر توجہ اپنے رب کی طرف پھیر دی ہے اس وقت اپنے رب کی ان صفات اور اسماء کی مدد سے آپ پڑھتے ہیں' جو آپ کے موقف' حاجت اور شکایت کے بالکل مناسب ہیں اور وہ یوں شروع کرتے ہیں ﴿ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴾

تمام بہترین تعریفیں جو میرے رب کے لئے مناسب ہو سکتی ہیں جنہیں وہ جانتا ہے اور میں نہیں جانتا' سب میرے رب کے لئے ہیں جو میری پرورش کرتا ہے جس طرح اپنی نعمت اور تدبیر کائنات سے پورے جہاں کی پرورش کرتا ہے اور اس کی ساری تدبیریں بہترین اور عمدہ ہوتی ہیں ' اللہ ہی کے لئے اچھے نام ہیں اور کیا اللہ کے سوا کوئی دوسری ہستی ایسی ہے جس کے تمام نام اچھے اور بہترین ہوں اور ہر خیر و جمال اس کی ذات سے وابستہ ہو؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے جب کہ یہ صورت حال نہیں ہے؟ وہ تو میرے اوپر جلوہ گر ہوتا ہے اور میری اور پوری دنیا والوں کی اپنی دو صفات ﴿ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾ کے ذریعہ تربیت اور پرداخت کرتا ہے اور تنہا وہی اس پر قادر ہے اور تمام چیزیں اس کی غلام ہیں ' ان کی وہ تربیت اور پرورش کرتا ہے' انہیں نوازتا ہے اور ان کے لئے تدبیرو انتظام کرتا ہے ' وہ بندے کے لئے چاہتا ہے کہ وہ آگے بڑھے ترقی کرے اور جو کچھ اسے دے رکھا ہے اسے ترقی دے وہ ﴿ مَٰلِكِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يَوْمِ الدِّينِ﴾ ہے بس اسی کے ہاتھ میں جزا ہے ، وہ ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا اگر کوئی اچھائی ہوگی تو اسے دو چند کردے گا اور اپنے پاس سے اجر عظیم دے گا' اور کیا یہ عقل میں بات آتی ہے کہ وہ آخرت کے حساب و کتاب' جنت کے درجات اور جہنم کی پستیوں' سب کا مالک ہو اور دنیا کا مالک نہ ہو؟ ناممکن ہے ، وہ دنیا کا بھی مالک ہے اس لئے کہ دنیا کے تمام انسانوں کی پرورش و پرداخت وہی کرتا ہے اور اپنی نعمت و تدبیر سے تنہا ان کے لئے انتظام کرتا ہے اس لئے میں اس سے عہد کی تجدید کرتا ہوں اور اسی سے مدد چاہتا ہوں ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ ساری تعظیم' ساری محبت' سارا خوف اور تمام توقعات' تمام سوال' پکار اور فریاد سب تجھی سے وابستہ ہیں ، اے وہ ذات! جو اپنی نعمتوں سے میری اور سارے جہاں کی پرورش کرتا ہے ، میں اپنے دین و دنیا کے تمام معاملات میں صرف تجھی سے مدد چاہتا ہوں' تو ہی اول ہے اور تو ہی آخر ہے' جو چیز بھی مجھ تک پہنچتی ہے اس کا آغاز تجھی سے ہوتا ہے اور جو انجام اور بدلہ مجھے ملتا ہے اس کا مرجع اور منتہا بھی تو ہی ہے ، ہر حکم اور عمل اور چیز کا لوٹنا تیری ہی طرف ہے' تو دلوں کو بدلنے والا ہے اور اپنے بندوں پر غالب اور زبردست ہے ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ تو میرے ہر کام اور ہر اقدام میں سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی کر ،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدایت فطرت اور ہدایت رسالت سے میری بصیرت کو روشن کر اور اس بصیرت کے آفتاب کو میرے دل و دماغ' میری سماعت و بصارت' میرے رگ و ریشہ اور روح میں ضوفشاں رکھ تا کہ میں اپنی زندگی کے تمام کام علم و بصیرت کی روشنی میں انجام دوں تاکہ ہمیشہ اعتدال اور میانہ روی پر قائم رہوں، میری زندگی میں نہ کوئی کجی ہو نہ ضلالت نہ بد بختی اور ہر قدم پر مجھے ثبات عطا فرما' تا کہ میں ہمیشہ منعم علیہ بندوں کے راستے پر گامزن رہوں ﴿صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ﴾ اپنے محبوب بندوں انبیاء' صدیقین' شہداء اور صالحین کی رفاقت عطا کر اور ان نیک بندوں کی صحبت میرے دل میں گھر کر دے اور اس انس اور نعمت کی بدولت گمراہوں اور بھٹکے ہوئے لوگوں کے راستے کی معرفت عطا کر ﴿غَيۡرِ ٱلۡمَغۡضُوبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ﴾ تا کہ میں اس سے احتراز کر سکوں اور بچ سکوں' شیطان میرے باپ دادا کے طور طریقوں کو میرے سامنے مزین نہیں کر سکتا' نہ ہوائے نفس اور بہیمی خواہشات کو روغن مل کر مجھے دھوکہ دے سکتا ہے اگر ایک بار اس نے مجھے فریب دے دیا تو میں جلد رشد و ہدایت اور صراط مستقیم کی طرف لوٹ آؤں۔

جب آپ اس مناجات میں سچے ہوں گے' دل آپ کا حاضر ہو گا تو نفس آپ کا بیدار ہو گا اور آپ کی روح جو آسمانوں کے بلند ترین حصے تک جا چکی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگی' اپنے رب کے جواب کو سنے گی اور کلام الٰہی کی شیرینی کو محسوس کرے گی اور کتاب عزیز کے ثمرات سے مستفید ہوگی، پھر آپ طول طویل مناجات اور مکالمہ میں لگ جائیں گے' قرآن کا جتنا حصہ ممکن ہوگا پڑھیں گے، اس سے آپ کا رب اپنی نعمتوں کو دو چند کردے گا، آپ کو احکام و قوانین سے باخبر کرے گا' پاکیزہ اور پر امن زندگی گزارنے کے طریقے بتائے گا' اپنے ہدایت یافتہ انبیاء اور ان کے نیک پیروکاروں کے قصے سنائے گا' اور ان لوگوں کی داستان آپ کے سامنے رکھ دے گا جن پر ان کے رب نے انعام کیا انہیں دنیا و آخرت کی عزت اور بہبودی عطا کی' اور اپنے دشمنوں اور اپنے رسولوں کے دشمنوں کے حالات سنائے گا اور ان سخت سزاؤں کا بھی ذکر کرے گا جن سے اس نے انہیں دوچار کیا کیوں کہ وہ اس کے اہل تھے' اللہ نے ان پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا، ان اسماء و صفات کو بھی دہرائے گا جن سے اپنی ذات کو متصف کیا ہے جو دل میں اس سے عظیم محبت اور اس پر توکل کو ابھارتی ہیں اور صرف اسی سے رشتہ جوڑنے کی دعوت دیتی ہیں وہ آخرت کی خبروں اور اس میں نہریں بہنے والے باغات اور جہنم کی آگ اور انسانوں اور پتھروں کے ایندھن کا ذکر کرے گا' اس پورے عرصہ میں آپ حاضر رہیں گے' اللہ اور اس کے رسولوں کے دشمنوں کو دیکھیں گے اور اپنے نفس'

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ' اخلاق اور اعمال کا سوال کریں گے : کیا تمہارے اندر بھی وہ صفات اور اعمال ہیں جو تم کو ان ظالموں میں داخل کردیں؟ آپ کو احساس ہوگا اور میرا خیال ہے کہ یقینی طور پر احساس ہوگا کہ جواب اثبات میں ہے ، فوراً آپ اپنے نفس کو ان سے نجات دلائیں اور اسے اپنے رب کے لئے دامن میں پناہ لینے پر آمادہ کریں اور پکار اٹھیں کہ وہ آپ کو علم نافع اور ہدایت دے کر اور آپ کی معزز باشعور انسانیت کو قوی بنا کر ان لوگوں سے دور رکھے ، تا کہ آپ مخلص لوگوں میں شامل ہوسکیں ، آپ اللہ کے اولیاء انبیاء اور ان کے پیروکاروں کے ساتھ ہر وقت موجود رہیں اور اپنے نفس سے پوچھیں ان سے پاکیزہ عقیدت تمہارے اندر کتنی پائی جاتی ہے؟ ان کے بلند اخلاق تمہارے اندر کس درجہ پر ہیں' اور ان کے نیک اعمال میں سے تمہیں کتنا حصہ ملا ہے؟ آپ کو اپنی کوتاہی کا حد درجہ احساس ہوگا اور فوراً اپنے رب کی طرف پلٹیں گے کہ وہ آپ کو روشن ہدایت اور قوت دے تا کہ ان کی عقیدت' ان کے اخلاق اور ان کے اعمال آپ اختیار کرسکیں' اور ان ساری چیزوں کو آپ آسان سمجھیں گے کیوں کہ اگر آپ نے اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ کہہ کر اس سے استعانت کی تو رحمٰن و رحیم آقا آپ کی مدد کرے گا اور اسے آپ پر آسان بنادے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس وقت آپ کو احساس ہوگا کہ اللہ کی علمی و کائناتی اور اس کی طرف سے فطرت سلیمہ کی ہدایت جو آپ کو عطا ہوئی ہے 'کتاب عزیز اور آیات بینات کی ہدایت' جن سے اس نے آپ کا سینہ کھول دیا ہے اور وہ معیت جو اس نے اپنے رسولوں کو اور صدیقین و صالحین کی عطا کی ہے ۔ یہ سب نعمتیں آپ کی پیٹھ کو بوجھل کر دیں گی جسے وہ اٹھا نہ سکے گی اور آپ اپنے رب کی بارگاہ میں رکوع میں چلے جائیں گے جس نے آپ پر فضل و احسان کیا ہے حالانکہ آپ کی طرف سے کوئی صلہ اسے ملنے والا نہیں ، آپ تو بس فانی ہیں' اسے کیا دے سکتے ہیں؟ آپ کا دل اور آپ کی زبان اپنے عظیم رب کی تسبیح کرے گی اور ان نعمتوں کے ساتھ تفکر اور تدبر کے بحر زخار میں سیر کرے گی اور اس رب عظیم کی تنزیہ و تقدیس کرتی رہے گی' اس وقت آپ کے زندہ وجدان اور اس دنیا کے اوپر اٹھتی ہوئی روح کے ذریعہ آپ کو احساس ہوگا کہ آپ اس لائق ہیں کہ لوٹ جائیں اور پھر سے اللہ کی حمد کریں تو آپ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں ، سن لے' اے بزرگ و برتر اے کبیر و عظیم ذات! میری دوبارہ حمد کو جس کے ذریعہ تیری نعمتوں اور احسانات سے اپنی پیٹھ کو بوجھل ہوتے دیکھ کر میں تیری تعریف کرتے ہوئے یہ کہتا ہوں :

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«ربنا وَلـك الحْمد ملء السمٰوات وملء الأرض وملء مَابينهـمَا ومَلء مَاشئتَ مِنْ شيء بَعد، أهْل الثناء وَالمجد، أحق مَاقـال العْبدَ وكلنَا لكَ عبْد. لاَ مانع لما أعْطيْت وَلاَ معطي لمَا مَنعْت وَلاَ ينفَعُ ذَا الـجَدّ منْكَ الـجَدُّ».

اے ہمارے رب' ساری حمد تیرے لئے ہے آسمانوں کے برابر اور زمین کے برابر اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے اس کے برابر اور جو اس کے بعد تو چاہے اس کے برابر تو ثنا اور عظمت کا اہل ہے اور بندے نے جو کچھ کہا ہے اس کا مستحق ہے اور ہم سب تیرے بندے اور غلام ہیں' تو جسے دینا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور تیرے مقابلہ میں کوئی کسی بخت یاور کو نفع نہیں پہنچا سکتا.

چنانچہ ملأ اعلیٰ میں پہنچی ہوئی آپ کی روح گواہی دیتی ہے کہ تمہارے رب نے فضل کیا اور تمہاری تکریم کی اور تمہاری حمد و ثنا اور ذکر کو سن لیا اور تمہارا تذکرہ اس نے ملأ اعلیٰ میں کیا اور تم سے ایک بالشت اور ایک گز اور اس سے زیادہ قریب ہوگیا ان انعامات اور احسانات کو لادنے کے بعد آپ کی پیٹھ اور بوجھل ہوگئی تو آپ سجدے میں گر پڑے اور عبودیت کے بلند ترین مقام کو پہنچ گئے جو خود سپردگی اور ہر چیز سے دست بردار ہو کر اس رب کے آگے اپنے کو ڈال دینے کی منتہا ہے' جس کے قبضہ قدرت میں آپ ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور ہر چیز ہے وہی ہر خیر کا دینے والا ہے تو آپ کی مجد و شرف کے گن گانے لگے' اس کی نعمتوں کے ساتھ تیرنے لگے اور اس کی تسبیح کرنے لگے اور آپ کو محسوس ہوا کہ اس نے اپنی نعمتوں کے خزانے آپ پر کھول دیئے ہیں اور دنیا و آخرت' مال و اولاد اور مومن رشتہ داروں کے لئے مانگنے کی جو ترغیب اس نے دلائی ہے اس کے دروازے اس نے وا کردیئے ہیں ، آپ کو ایوب علیہ السلام کا قول یاد آگیا۔ جب ان پر اللہ تعالیٰ نے سونے کی بارش کی اور وہ اسے اپنے کپڑوں میں سمیٹنے لگے تو اللہ نے ان سے پوچھا : اے ایوب! کیا اب تم کو میں نے بے نیاز نہیں کردیا؟ تو انہوں نے جواب دیا : "ہاں میرے رب، لیکن تیرے فضل سے بے نیازی کہاں"؟

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول یاد آگیا "جس حالت میں بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے وہ سجدوں کی حالت ہے جب وہ دعا کرتا ہے تو اس کا مستحق ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا سن لے"۔

پھر آپ سجدے سے اٹھتے ہیں اور اپنی کوتاہیوں سے اپنے رب سے استغفار کرتے ہیں ' پھر اسی طرح سجدے میں چلے جاتے ہیں ، اسی طرح دوسری رکعتیں پڑھتے ہیں یہاں تک کہ دو رکعتوں کے آخر میں یا نماز کے آخر میں آپ بیٹھتے ہیں تو آپ اپنے رب کی پاکیزہ حمد و ثناء کرتے ہیں جو اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مناسب ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پیش خدمت کرتے ہیں جو آپ کے امام اور اسوہ ہیں اور انہیں کے مبارک ہاتھوں' پاکیزہ زبان اور قلب سلیم کے واسطہ سے آپ تک یہ خیر پہنچا اور آپ پر ان نعمتوں کی بارش ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خیر کے پہنچانے میں جن مصیبتوں اور مشقتوں کو برداشت کیا وہ آپ جیسے سینکڑوں انسانوں کے بس کی بات نہیں ہے ، پھر آپ اپنے اوپر اور اپنے نیک بھائیوں کے اوپر سلام بھیجتے ہیں ، پھر آپ کو موقع ملتا ہے اور شہادتین سے اپنی اسلامیت کی تجدید کرتے ہیں ، پھر اپنے رب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے پاکیزہ بندے اور محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل توحید کے امام حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان دونوں کی اولاد (اس توقع میں کہ آپ بھی ان کے اہل میں شامل ہو جائیں) پر وہ نوازشیں اور رحمت و کرم کرے جس پر بس اللہ قادر ہے' آپ اس پر قادر نہیں ہیں اس لئے کہ جو ہدایت اور دین آپ کے پاس آیا ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں' گمراہی سے نکال کر ہدایت میں' اور بد بختی سے نکال کر دنیا و آخرت کی سعادت میں داخل کیا' وہ آپ کے بس کی چیز ہے نہ روئے زمین کے تمام باشندوں کے بس کی چیز ہے ، وہ تو بس آپ کے رب کا عطیہ اور اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخشش اور فیضان ہے جو کہ بے نیاز ہے اور ستودہ صفات ہے پھر اپنے رب سے اپنی دنیا و آخرت' مال و اولاد اور مومن مردوں اور عورتوں سب کے لئے مانگتے ہیں اور پوری نماز اور مناجات میں رب کبیر سے قریب ہونے کی وجہ سے اس دنیوی اور فانی وجود سے غائب رہتے ہیں۔

پھر جب یہ مکمل ہو جاتا ہے تو عطیات اور نوازشوں سے بوجھل ہونے کے بعد اس وجود کی طرف پلٹتے ہو پھر تم "السلام علیکم و رحمتہ اللہ" کہتے ہوئے دائیں بائیں منہ پھیرتے ہو جیسے کہ کوئی کسی مجلس میں غائب ہونے کے بعد آیا ہو اور ان کو سلام کر رہا ہو۔

نمازی کو اپنی روح اور اپنی باشعور معزز انسانیت کے ساتھ اس وجود سے غائب رہنا چاہئے ' اس کا پتہ اس بات سے چلتا ہے کہ اللہ کے رسول نے محراب کو وہ حیثیت دی جیسے وہ اس روئے زمین کا ٹکڑا ہی نہیں ہے اور اس سے گزرنے والے کو شیطان کہا اور اس سے جنگ کرنے کا حکم فرمایا : "اگر تم میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس میں کتنا گناہ ہے تو نمازی کے آگے سے گزرنے سے چالیس سال تک اپنی جگہ کھڑا رہنے کو بہتر سمجھے"۔

جب اس معزز مناجات سے فارغ ہو لیں تو اپنے نفس کا محاسبہ کریں کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا آپ نے مکمل عبودیت کا مظاہرہ کیا ہے جس طرح اس رب کے سامنے ہونا چاہیئے، جس نے آپ کو یہ تکریم اور شرف عطا کی؟ تو آپ دیکھیں گے کہ آپ کے نفس نے ظلم کیا ہے' اپنے رب کے ساتھ حد درجہ کوتاہی کی ہے تو آپ تین بار استغفار کریں گے اور رب سے درخواست کریں گے کہ وہ آپ کو وہ علم و ہدایت اور بصیرت و بیداری عطا کرے جو آپ کے حیوانی نقائص کو ڈھانک سکے اور آپ کی معزز انسانیت کو اتنا قوی بنا سکے جس کو آپ اس حیوانیت کا حکم بنا سکیں یہاں تک کہ وہ آپ کے رب کی پسند اور خوشنودی کے تابع ہو جائے صرف نماز ہی میں نہیں زندگی کے تمام معاملات میں رب کی رضا کی پابند ہو جائے .

یہ ہے وہ نماز جس کے رات و دن میں آپ کے رب نے اوقات متعین کیئے ہیں اور جو شخص اس کی قدرت اور استطاعت نہیں رکھتا اس سے وضو' غسل' تیمم' کپڑے' قبلہ رو ہونا' قیام و قعود سب ساقط کر دیا لیکن متعین نماز ساقط نہیں کی یہاں تک کہ جنگ اور شہادت کے موقع پر بھی اسے منسوخ نہیں کیا اس لئے کہ ہر بندہ ہر حال میں اپنے رب کا محتاج ہے بلکہ مرض اور مصائب و شدائد میں تو اور زیادہ ضرورت مند ہے ، یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے اس سے نواز تا ہے اور اللہ بڑا فضل والا ہے .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے نماز کی روح اور اس کی معنویت اور حقیقت' اور اس پر اللہ نے دنیا و آخرت کی سعادت اور کامیابی کا وعدہ کیا ہے اور یہی نماز بے حیائی اور بد عملی سے روک سکتی ہے .

افسوس ہے اس شخص پر جو مغز کو ضائع کردے اور چھلکوں پر مرمٹے اور کتنے ناکام ہیں وہ لوگ جنہوں نے نماز سے بد ترین غفلت برتی اور اس کی حقیقت کو فراموش کردیا تو اس کے پاکیزہ ثمرات اور ان بھلائیوں سے محروم رہ گئے جن سے نفوس کا تزکیہ ہوتا ہے جن کے ذریعہ ارواح کو نشو و نما ملتی ہے ، دلوں کی حفاظت ہوتی ہے' اخلاق پاکیزہ ہوتے ہیں اور فرد اور معاشرہ سنورتا ہے لوگ کبائر اور فواحش سے بچتے ہیں اور رب کی تمام نعمتوں سے بہتر طور سے استفادہ کرتے ہیں اور نیکی و تقویٰ' عدل و احسان اور حقوق کی پاسداری وغیرہ بلند اور پاکیزہ صفات سے متصف ہوتے ہیں .

انہیں باتوں کے پیش نظر میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اس رسالہ کا مقدمہ تحریر کرنے کا ارادہ کیا ، میں نے سوچا کہ جو کچھ میرے دل میں ہے اسے اپنے مسلمان بھائیوں کے سامنے پیش کردوں اور اللہ سے یہ توقع رکھوں کہ وہ مجھے اور انہیں اس سے اور امام احمد رحمہ اللہ کی وصیت سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے گا اور ہماری اور ان کی مغفرت فرمائے گا اور یہ کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ اپنی غفلت سے ہوشیار ہوں گے، اس طویل خواب سے بیدار ہوں گے جس کے ذریعہ شیاطین انس و جن نے انہیں اندھی تقلید اور اوہام و خرافات کی پیروی میں مبتلا کر رکھا ہے وہ رشد و ہدایت کی طرف پلٹیں گے اور عزیمت کی پختگی اور احتیاط کی شدت کے ساتھ اور علم و بصیرت کی روشنی میں اس صحیح اسلام کی طرف تیزی سے رجوع کریں گے جسے لے کر اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے جن کی آخری وصیت یہ تھی کہ :

"میں تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں جنہیں اگر تم مضبوطی سے پکڑلوگے تو میرے بعد گمراہ نہیں ہوگے اللہ کی کتاب اور میری سنت".

اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے ہر تبدیلی اور تغیر سے محفوظ رکھا، اس وقت سے اللہ تعالیٰ کی کتاب ترو تازہ اور شاداب رہی ہے جیسے رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر جبرئیل کے ذریعہ وحی نازل ہوئی تھی، وہ آج بھی آپ کو آواز دے رہی ہے جس طرح اس نے پہلے لوگوں کو آواز دی تھی :

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى ٱلصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝٥٧ ﴾ (یونس : ۵۷).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی ہے یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفا ہے ایمان والوں کے لئے ہدایت و رحمت ہے۔

﴿ ٱتَّبِعُوا۟ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴾ (الاعراف: ۳)۔

لوگو! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اپنے رب کو چھوڑ کر دوسرے سرپرستوں کی پیروی نہ کرو مگر تم نصیحت کم ہی مانتے ہو۔

پچھلے دور کے لوگوں نے سچے دل سے اس پر لبیک کہا چنانچہ وہ خیر امت تھے جسے لوگوں کے لئے نکالا گیا تھا' وہ بھلائی کا حکم دیتے تھے اور برائی سے روکتے تھے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے تھے، انہیں یہ نعمت ان کے اور آپ کے رب نے دی تھی تو آپ بھی انہیں کی طرح اس پر لبیک کہیں تو آپ کو اللہ تعالیٰ اسی طرح دے گا جس طرح اس نے ان کو دیا تھا اور آپ کو اس ہدایت و سعادت سے ہمکنار کرے گا جس سے ان کو ہم کنار کیا تھا:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱسْتَجِيبُوا۟ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ وَقَلْبِهِۦ وَأَنَّهُۥٓ إِلَيْهِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُحۡشَرُونَ ﴿٢٤﴾ (الانفال : ۲۴) .

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جب کہ رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلالے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے اور جان رکھو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور اس کی طرف تم سمیٹے جاؤگے :

میں نے اس رسالہ کی تحقیق (مکتبہ) المنار اور مسجد الحرام کے مدرس شیخ محمد بن عبدالرزاق حمزہ اور ادیب استاد محمد شاکر کے مطبوعہ نسخوں اور ابن ابی یعلی کی تالیف (الطبقات الکبریٰ) کے قلمی نسخہ سے کی ہے اور احادیث کے سلسلے میں ان کے اصول سے مراجعت بھرپور قوت کے ساتھ کی ہے اور محمد بن عبدالرزاق اور استاد محمد شاکر کی تخریجات سے استفادہ کیا ہے اور امام احمد کے عقیدے کا تھوڑا سا حصہ بڑھا دیا ہے تا کہ اس سے استفادہ عام ہوسکے۔ «صَلی الله وَسَلم وَبَارِكَ علی عبدالله وَرَسُوله محمَدٍ وَعَلی آله أجمَعين» .

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس سے فائدہ پہنچائے اور مجھے اور آپ کو اپنے سیدھے راستہ کی ہدایت دے .

العبد الفقیر الی عفو اللہ و رحمتہ
محمد حامد الفقی

قاہرہ ۲۵ شعبان ۱۳۷۱ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ
امام احمد بن حنبلؒ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قاضی ابو حسین محمد بن قاضی ابو یعلی محمد حسین الفراء متوفی ۵۲۶ ھ ' طبقات الحنابلہ میں مسدد بن سرہد بن مسربل کی سوانح حیات میں کہتے ہیں :

ہمیں علی بن بسری نے بواسطہ ابن بطہ بتایا ' وہ کہتے ہیں مجھے علی بن احمد المقری المراغی نے بتایا وہ کہتے ہیں ہمیں محمد بن جعفر بن محمد السوندینی نے بتایا انہیں علی بن محمد بن موسیٰ حافظ جو ابن معدل کے نام سے مشہور ہیں نے بتایا انہیں احمد بن محمد التمیمی الزرندی نے بتایا ' وہ کہتے ہیں : جب مسدد بن مسرہد بن مسربل کو فتنہ کا سامنا کرنا پڑا اور قدر ' رفض ' اعتزال ' خلق قرآن اور ارجاء وغیرہ نت نئے مسائل میں عوام گھر گئے تو انہوں نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو لکھا : میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت لکھ بھیجئے ، جب ان کا خط احمد محمد بن حنبل رحمہ اللہ کو ملا تو رو پڑے اور فرمایا : ﴿ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَٰجِعُونَ ﴾ یہ بصری سمجھتا ہے کہ اس نے علم پر مال کثیر خرچ کیا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت کا پتہ نہیں ، پھر ان کے پاس تفصیل سے خط لکھا .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہر زمانے میں اہل علم کو باقی رکھا جو گمراہوں کو ہدایت کی طرف بلاتے ہیں اور انہیں ہلاکت میں پڑنے سے روکتے ہیں، کتاب الٰہی کے ذریعہ مردوں میں زندگی دوڑاتے ہیں اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جہالت اور ہلاکت میں گرنے والوں کی کمر تھام لیتے ہیں کتنے ہی ابلیس کے ہاتھوں زخم خوردہ پڑے تھے ان کے اندر انہوں نے زندگی کی روح پھونک دی اور کتنے ہی گم کردہ راہ تھے جنہیں انہوں نے راستہ دکھایا، ان کے اثرات لوگوں پر کتنے نمایاں ہیں، یہ اللہ کے دین سے غلو پسندوں کی تحریف، غلط کاروں کی ترمیم اور گمراہوں کی تعدیل کو دور رکھتے ہیں، ان گمراہوں نے بدعت کے پرچم اٹھالئے ہیں، فتنہ کی باگ ڈور ڈھیلی کردی ہے اور جہالت میں اللہ کے خلاف اور اللہ کے بارے میں (جن سے اللہ بہت بلند اور بڑا ہے) اور قرآن کے متعلق طرح طرح کی باتیں کہتے ہیں، ہم ہر گناہ کن فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور درود و سلام ہو محمد پر .

اما بعد : اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس چیز کی توفیق دے جس میں اس کی اطاعت ہے اور ہر اس عمل سے دور رکھے جو اس کی ناراضگی کا باعث ہو اور ہمیں اور آپ کو عارفین باللہ اور اس سے ڈرنے والے کے عمل کی توفیق دے ، وہی اس کا نگراں اور ذمہ دار ہے .

میں اپنے آپ کو اور آپ کو اللہ سے تقوی کرنے اور سنت سے چمٹے رہنے کی وصیت کرتا ہوں۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ کتاب و سنت کی مخالفت کرنے والے پر کیا گزری ہے اور اس کے پیرو کاروں کا کتنا اچھا انجام ہوا ہے ، ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "اللہ تعالیٰ بندے کو اس سنت کی وجہ سے جنت میں داخل کردیتا ہے جسے وہ تھامے رہتا ہے"۔ میں آپ کو حکم دیتا ہوں کہ قرآن پر کسی چیز کو ترجیح نہ دیں کیوں کہ وہ اللہ کا کلام ہے اور جو کچھ اللہ نے کہا ہے وہ مخلوق نہیں ہے اور قرون ماضیہ کے بارے میں جو خبریں ہمیں اس نے دی ہیں وہ مخلوق نہیں ہیں اور جو کچھ لوح محفوظ میں ہے اور مصاحف میں ہے اور لوگ جس کی تلاوت کرتے ہیں اور جس طرح بھی پڑھا جاتا ہو اور جس طرح بھی بیان کیا جاتا ہو' سب اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں' جس نے اسے مخلوق کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اللہ بزرگ و برتر کا منکر ہوگیا اور جس نے انہیں کافر نہ سمجھا وہ بھی کافر ہے۔

پھر اللہ کی کتاب کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کی احادیث اور آپ کے صحابہ کے اعمال و اقوال ہیں تمام رسول جو کچھ لے کر آئے ان کی تصدیق کرنا اور سنت کی اتباع کرنا ہی نجات کا واحد راستہ ہے یہی اہل علم سے نسلاً بعد نسل منتقل ہوتا آیا ہے اور جہم کی رائے سے دور رہو کہ یہ خود اس کی اپنی رائے ہے' اس کی اپنی باتیں ہیں اور اس میں بہت اختلافات ہیں ہم نے جن اہل علم سے فیض حاصل کیا ہے وہ سب اس پر متفق ہیں کہ جہمیہ تین فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں' ان میں سے ایک گروہ کہتا ہے : قرآن اللہ کا کلام اور مخلوق ہے 'دوسرا گروہ کہتا ہے : قرآن اللہ کا کلام ہے اور سکوت اختیار کرتا ہے' یہ گروہ توقف اختیار کرنے والے ملعون ہیں' تیسرا گروہ کہتا ہے کہ قرآن کو پڑھتے ہوئے ہم جو الفاظ نکالتے ہیں وہ مخلوق ہیں' یہ سارے گروہ جہمیہ ہیں کفار ہیں' ان سے توبہ کرائی جائے اگر یہ توبہ کرلیں تو ٹھیک ہے' ورنہ انہیں قتل کردیا جائے' اور جن اہل علم کا زمانہ ہم نے پایا ہے ان سب کا اس پر اتفاق ہے کہ جو اس طرح کی باتیں کہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے توبہ کرائی جائے اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس سے نکاح کا معاملہ نہ کیا جائے نہ اس کا فیصلہ جائز ہے نہ اس کا ذبیحہ کھایا جائے گا ۔

ایمان قول و عمل کا نام ہے ، یہ گھٹتا اور بڑھتا رہتا ہے ، اگر ایمان کے ساتھ حسن عمل ہو تو اضافہ ہوتا ہے اور اگر بد عملی ہو تو گھٹ جاتا ہے اور آدمی ایمان سے اسلام کی طرف نکل آتا ہے اور اسلام سے اسے کوئی چیز خارج نہیں کرسکتی اِلّا یہ کہ وہ شرک کرے ' اللہ کے کسی فریضے کو ٹھکرا دے اس کا انکار کردے اگر محض سستی و کاہلی سے اسے چھوڑ دے گا تو وہ اللہ کی مشیت کے تحت ہے اگر چاہے گا تو اسے عذاب دے گا اور اگر چاہے گا تو معاف کردے گا ۔

رہے یہ ملعون معتزلہ ' تو جن اہل علم کا زمانہ ہم نے پایا ہے ' ان سب کا اتفاق ہے کہ : یہ لوگ گناہ کی وجہ سے کافر کہہ دیتے ہیں اور جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے کفر کیا تھا اور یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جب یعقوب علیہ السلام سے جھوٹ کہا تھا تو اس وقت کفر کیا تھا اور معتزلہ کا اجماع ہے کہ جو ایک دانہ چوری کرلے وہ کافر ہے اس کی عورت جدا ہو جائے گی اور اگر اس نے حج کیا تھا تو پھر سے حج کرے گا ' جو لوگ اس طرح کی باتیں کہتے ہیں وہ کافر ہیں ۔ ان سے نکاح و پیام نہ ہو گا نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی شہادت قابل قبول ہوگی .

رہے روافض، تو ہم نے جن اہل علم کا زمانہ پایا ہے ان سب کا اس پر اتفاق ہے کہ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ : علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں اور علی رضی اللہ عنہ کا اسلام ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے افضل ہے اور جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں اس نے کتاب و سنت کی تردید کی، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں کہتا ہے :

﴿ مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ ٱللَّهِ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ ﴾ (فتح : ۲۹).

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں[1].

---

[1] یہاں اس معنی میں ہے کہ "جو آپ کے ساتھ تھے غار میں"۔ لیکن یہاں "الذین" جمع استعمال ہوا ہے اور اس کے بعد جو صفات گنوائی ہیں، وہ عام صحابہ کرام میں پائی جاتی ہیں، اس لئے اگر اس آیت سے استدلال کرتے تو اچھا ہوتا :

﴿ إِذْ أَخْرَجَهُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ثَانِىَ ٱثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِى ٱلْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَٰحِبِهِۦ لَا تَحْزَنْ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَنَا ﴾ (توبہ : ۴۰).

جب کافروں نے اسے نکال دیا تھا۔ جب وہ صرف دو میں کا دوسرا تھا، جب وہ دونوں غار میں تھے جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ "غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''اگر میں کسی کو حبیب بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن اللہ نے تمہارے اس دوست کو حبیب بنالیا ہے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔ اس لئے جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ علی رضی اللہ عنہ کا اسلام ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے افضل ہے وہ جھوٹ کہتا ہے اس لئے کہ پہلے اسلام لانے والے عبداللہ بن عثمان، اور (عتیق) ابوبکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما ہیں اور اس وقت وہ ۳۵ سال کے تھے اور علی رضی اللہ عنہ سات سال کے بچے تھے جن پر احکام و فرائض اور حدود نافذ نہیں ہوتے تھے۔

ہم قضا و قدر پر اس کے خیر و شر، تلخ و شیریں پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ کہ اللہ نے مخلوقات سے پہلے جنت بنائی اور اس کے باشندوں کو پیدا کیا اس کی نعمتیں دائمی ہیں اور جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ جنت کی کوئی نعمت ختم ہوجائے گی تو وہ کافر ہے، اس نے مخلوقات کی تخلیق سے پہلے جہنم بنائی اور اس کے باشندوں کو پیدا کیا اور اس کا عذاب دائمی ہے اور اہل جنت اپنے رب کو لامحالہ دیکھیں گے اور اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے تحت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ لوگوں کو جہنم سے نکالے گا اور اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے رو' در رو' بات کی اور ابراہیم علیہ السلام کو اپنا حبیب بنایا' اور پل صراط حق ہے، میزان یقینی ہے، انبیاء سچے ہیں' عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں' حوض اور شفاعت پر ایمان رکھنا' منکر نکیر[1] پر ایمان رکھنا، عذاب قبر پر ایمان رکھنا' ملک الموت پر یہ ایمان رکھنا کہ وہ روح قبض کرتے ہیں پھر قبروں میں جسم کے اندر روح لوٹا دی جاتی ہے اور ان سے ایمان و توحید کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے اور صور پھونکنے پر ایمان رکھنا، صور ایک سنکھ ہے جس میں اسرافیل پھونک ماریں گے، مدینہ میں جو قبر ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قبریں ہیں اور بندوں کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہوتے ہیں اور دجال اس امت میں یقیناً ظاہر ہو گا اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے، اور بابِ لُد پر اس کو قتل کر دیں گے' ان سب پر ایمان لانا واجب ہے۔

اور جن چیزوں کا علماء نے شبہ سے انکار کیا ہے' وہ انکار کئے جانے کے

---

[1] قبر میں سوال کرنے والے فرشتوں کے نام کے بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں آتی جیسا کہ امام ابن قیم وغیرہ کی تحقیق ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لائق ہیں اور تمام بدعتوں سے بچو' کسی آنکھ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بہتر انسان کو نہیں دیکھا نہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ سے بہتر انسان کسی نے دیکھا نہ عمر رضی اللہ عنہ کے بعد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے بہتر آدمی کسی نے دیکھا نہ عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اچھا انسان کسی نے دیکھا رضی اللہ عنہم اجمعین۔

احمد(رحمہ اللہ)کہتے ہیں : اللہ کی قسم! یہ خلفائے راشدین ہیں' ہم عشرہ مبشرہ کی جنت کی گواہی دیتے ہیں اور وہ یہ لوگ ہیں : ابوبکر' عمر' عثمان' علی' طلحہ' زبیر' سعد' سعید بن زید عبدالرحمٰن بن عوف اور ابوعبیدہ عامر بن جراح رضی اللہ عنہم اجمعین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں کے لئے جنت کی شہادت دی ہے' ہم بھی ان کے لئے جنت کی شہادت دیتے ہیں۔

نماز میں رفع یدین کرنا نیکیوں کو بڑھا دیتا ہے' جب امام ﴿وَلَا ٱلضَّآلِّينَ﴾ کہے تو زور سے آمین کہنا چاہئے اور جو مر گیا ہو اس کی نماز جنازہ پڑھنا چاہئے.اور اس کا حساب اللہ تعالی کے ذمہ ہے۔ امام کے ساتھ جنگ اور حج میں نکلنا اس کے پیچھے جماعت' جمعہ اور عیدین کی نمازیں ادا کرنا واجب ہے' اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض و نکتہ چینی جائز نہیں ہے' اور ان کے فضائل کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر کیجئے اور باہمی اختلافات کو نہ چھیڑیئے اور کسی بدعتی سے اپنے دین کے بارے میں مشورہ نہ لیجئے نہ اپنے سفر میں اس کی رفاقت اختیار کیجئے ۔

نکاح اس وقت تک درست نہیں جب تک ولی' پیام نکاح دینے والا اور دو عادل گواہ نہ ہوں ۔ متعہ قیامت تک کے لئے حرام ہے' اور جس نے بیک وقت تین طلاقیں دیں اس نے جہالت کی اور اس کی بیوی حرام ہو گئی اور وہ اس کے لئے اس وقت تک جائز نہیں ہوگی جب تک کسی دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرے ۔[1]

---

[1] شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن قیم کی تحقیق یہ ہے کہ جو طلاق اللہ نے مشروع کی ہے اور جس پر احکام مرتب ہوئے ہیں ' وہ یہ ہے کہ وہ ایک طہر میں ایک طلاق دے جس میں اس نے ہاتھ نہ لگایا ہو "انت طالق" کہے کتاب و سنت کے نصوص اس سلسلہ میں بالکل واضح اور صریح ہیں اور اسی پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں عمل ہوتا تھا اور یہی ہدایت اور دین ہے جس سے ہٹنا کسی طرح جائز نہیں ہے چاہے کوئی بھی کہے اور جس نے ایک ہی مجلس میں ایک بار تین طلاق کہہ کر بیوی کو جدا کر دیا اس کی طلاق مغلظہ واقع ہو گئی ، اب اس کی بیوی اسی صورت میں حلال ہو سکتی ہے جب وہ کسی دوسرے آدمی سے نکاح کرے ، اس آدمی کے حق میں کوئی دلیل نہیں بلکہ سارے دلائل اس کے خلاف ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی صحیح بات کی توفیق دیتا ہے ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنازے کی چار تکبیریں ہیں اگر امام پانچ بار تکبیر کہہ دے تو اس کے ساتھ تم بھی تکبیر کہو، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اتنی بار تکبیر کہو جتنی بار تمہارا امام کہے۔ احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں شافعی رحمہ اللہ میرے خلاف ہیں اور کہتے ہیں: اگر چار تکبیروں سے زائد کہہ دے تو اپنی نماز دہرائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل سے استدلال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔

خفین پر مسح مسافر کے لئے تین دن اور تین رات تک ہے اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات تک ہے اور جب مسجد میں داخل ہوں تو تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں ادا کئے بغیر نہ بیٹھئے اور وتر ایک رکعت ہے، اور اقامت انفرادی ہے۔

اہل السنت سے محبت کیجئے کہ وہ صحیح عقیدے پر ہیں' اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو سنت پر اور اجتماعیت سے وابستگی کی حالت میں موت دے اور ہمیں اور آپ کو علم کے اتباع کی توفیق دے اور اپنے پسندیدہ محبوب اعمال پر کاربند رکھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاضی ابو حسین محمد بن قاضی ابو یعلی محمد بن حسین الفرا' طبقات الحنابلہ میں مہنا بن یحییٰ شامی کی سوانح میں لکھتے ہیں کہ ہمیں بتایا مبارک نے انہیں بتایا ابراہیم نے انہیں بتایا ابو عمر نے انہیں بتایا طیب نے انہیں بتایا احمد القطان الہیتی نے وہ کہتے ہیں ہمیں بتایا سہل التستری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں پڑھ کر سنایا مہنا بن یحییٰ شامی نے :

یہ کتاب نماز کے متعلق ہے ، کیوں کہ نماز کی اہمیت بہت زیادہ ہے اور اس کی تکمیل و استحکام کے عوام حد درجہ ضرورت مند ہیں اس کتاب کی مسلمانوں کو سخت ضرورت ہے کیوں کہ انہوں نے نماز کو ہلکی چیز سمجھ لیا ہے ، اسے ضائع کر رہے ہیں اور لوگ اپنے امام سے رکوع و سجدہ وغیرہ میں سبقت لے جاتے ہیں ، اسے ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل نے ان لوگوں کی خدمت میں لکھا ہے جن کے ساتھ انہوں نے چند نمازیں پڑھیں تھیں ۔

اے لوگو! میں نے تمہارے ساتھ نماز پڑھی ہے ، میں نے دیکھا ہے کہ تم میں سے بعض لوگ رکوع و سجود' قیام و قعود میں امام پر سبقت لے جاتے ہیں' جو شخص امام پر سبقت لے جانے کی کوشش کرے اس کی نماز نہیں ہوتی ، یہ چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے منقول ہے ' حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا : "کیا وہ شخص جو اپنا سر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام سے پہلے اٹھالیتا ہے اسے اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ اللہ اس کے سر کو گدھے کا سر بنادے[1]"۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ: "کتے کی شکل بنادے[2]"۔ اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اس نے اپنی نماز خراب کرلی اور اس کی نماز نہیں ہوئی، اس لئے کہ اگر اس کی نماز ہوتی تو اس کے ثواب کی توقع کی جاتی اور اس کے بارے میں اس بات کا خوف نہ رہتا کہ اللہ اس کے سر کو گدھے کا سر بنادے، دوسری حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے، تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے اٹھ جاتا ہے[3]"۔ اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: "ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے جب آپ قیام سے سجدہ کے لئے جھکتے تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی پیٹھ نہ موڑتا جب تک آپ اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ دیتے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

---

[1] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، متفق علیہ۔

[2] طبرانی نے ابن مسعود پر موقوف کرکے اس کی روایت کی ہے اور ابن حبان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے۔

[3] اسے مسلم نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ آپ کے پیچھے قیام کی حالت میں رہتے، یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جھک پڑتے اور تکبیر کہتے اور پیشانی زمین پر رکھ دیتے اور لوگ کھڑے رہتے پھر آپ کی پیروی کرتے[1] اور اصحاب رسول سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ "اللہ کے رسول سیدھے کھڑے ہوجاتے اور ہم اس کے بعد تک سجدے میں پڑے رہتے"۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کسی آدمی کو دیکھا جو امام پر سبقت کرگیا تھا تو انہوں نے کہا : "نہ تیری انفرادی نماز ہوئی نہ تو نے امام کی اقتداء کی"۔ اور جو شخص نہ تنہا نماز پڑھے نہ امام کی اقتداء میں، تو اس کی کوئی نماز ہی نہ ہوئی، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ: "آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ امام سے سبقت کرگیا ہے تو اس سے فرمایا : تو نے نہ تنہا نماز پڑھی نہ امام کے ساتھ، پھر اسے مارا اور کہا کہ نماز دہرائے[2]"۔ اگر اس کی نماز عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک ہوگئی ہوتی تو آپ اسے دہرانے کا حکم نہ دیتے، حطان بن عبداللہ الرقاشی سے روایت ہے کہ ہمیں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی

---

[1] متفق علیہ ہے اور بزار نے اسے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کی ہے۔

[2] اس کی روایت مسلم ابوداؤد نسائی نے کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب آپ قعدہ کی حالت میں تھے تو انہیں میں سے ایک آدمی نے کہا : "نماز کو نیکی اور زکوٰۃ سے ملا دیا گیا؟" جب ابو موسیٰ نے نماز ختم کی اور سلام پھیر دیا تو پلٹے اور پوچھا : تم میں سے کس نے یہ کلمات کہے ہیں؟ لوگ ڈر سے چپ ہو رہے آپ نے دوبارہ پوچھا' تب بھی وہ خاموش رہے[1]' تب آپ نے پوچھا : اے حطان تم نے یہ بات کہی ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا : اللہ کی قسم میں نے نہیں کہی ہے' مجھے اندیشہ تھا کہ آپ مجھ ہی کو ڈانٹیں گے ، ایک شخص نے کہا : میں نے کہی ہے اور میرا ارادہ خیر ہی کا تھا، ابو موسیٰ اشعری نے فرمایا : کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ نماز میں کیا کہنا چاہئے؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے ایک خطبہ دیا اور اس میں ہماری سنت جو کچھ ہم اس میں کہیں اس کی وضاحت کی' اللہ کے رسول نے فرمایا : جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفوں کو درست کرلو پھر تم میں سے کوئی تمہارا امام بن جائے' جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرآن پڑھے تو غور سے سنو اور جب وہ

---

[1] یہاں اصل میں **الوت** کے بجائے عربی عبارت **فو نت** تھی' جیسا کہ ایک روایت میں الفاظ یہی ہیں اس لئے قرآن پاک میں نیکی جو خیر و احسان کا جامع ہے کا تذکرہ نماز کے ساتھ میں آیا ہے اور ارم عربی صیغہ استعمال ہوا ہے، جس کے معنی خوف اور دہشت سے خاموش رہنے کے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ» کہے تو آمین کہو تمہیں اللہ محبوب رکھے گا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو امام تم سے پہلے رکوع میں جائے گا اور تم سے پہلے اٹھے گا' تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یہ ایک دوسرے کے بعد ہو گا اور جب وہ اپنا سر اٹھائے اور کہے «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ» تو تم اپنے سر اٹھاؤ اور کہو «اللهم ربنا لك الحمد» تو اللہ تمہاری ضرور سنے گا اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ میں چلا جائے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ میں چلے جاؤ اور جب وہ اپنا سر اٹھائے اور تکبیر کہے تو تم بھی اپنے سر اٹھاؤ اور تکبیر کہو' اللہ کے رسول نے فرمایا : یہ ایک دوسرے کے بعد ہو گا'' اور جب قعدہ میں ہو تو تم سب سے پہلے یہ دعا پڑھو : «التحيات لله والصلوات والطيبات» یہاں تک کہ تم تشہد سے فارغ ہو جاؤ''۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول ''جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو'' کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ امام کا انتظار کرو یہاں تک کہ وہ تکبیر کہے اور تکبیر سے فارغ ہو لے اور اس کی آواز بند ہو جائے تو اس کے بعد تم تکبیر کہو، لوگ اس سلسلہ میں بڑی غلطیاں کرتے ہیں اور نرا جہالت کا ثبوت دیتے ہیں، ساتھ ہی نماز ایک مذاق بن کر رہ گئی ہے اور عوام اس کی توہین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ امام تکبیر شروع کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی مقتدی بھی تکبیر کہنے لگتا ہے ' یہ غلط ہے اس وقت تک مقتدیوں کا تکبیر کہنا جائز نہیں ہے جب تک کہ امام تکبیر نہ کہے ' تکبیر سے فارغ ہو جائے اور اس کی آواز بند نہ ہو جائے اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب امام تکبیر کہے تب تکبیر کہو اور امام کی تکبیر اسی وقت ہوگی جب وہ اللہ اکبر کہہ چکے ' اگر وہ صرف اللہ کہہ کر خاموش ہو جائے تو اس کی تکبیر نہیں ہوگی تا آنکہ وہ اللہ اکبر کہے اور اس کے بعد عوام تکبیر کہیں عوام کا تکبیر میں امام کا ساتھ پکڑنا غلط ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے خلاف ہے' اس لئے کہ جب آپ کسی سے کہتے ہیں کہ "فلاں نماز پڑھ لے پھر اس سے بات کرو' تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کا انتظار کرو تا آنکہ وہ نماز پڑھ لے اور اس سے فارغ ہو جائے تب اس سے بات کرو' اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ نماز پڑھتے ہوئے اس سے باتیں کرتے رہو ' بالکل اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول "جب امام تکبیر کہے تو تکبیر کہو" کا مطلب ہے ' امام کے اندر سمجھ بوجھ نہ ہو تو بسا اوقات وہ تکبیر دیر تک کھینچ دیتا ہے اور اس کے ساتھ تکبیر کہنے والا تیزی سے تکبیر کہہ چکتا ہے اور امام سے پہلے ہی تکبیر سے فارغ ہو جاتا ہے ' اس طرح امام سے پہلے ہی وہ مکبر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوجاتا ہے اور جو امام سے پہلے تکبیر کہہ دے اس کی نماز نہیں ہوتی اس لئے کہ وہ نماز میں امام سے پہلے داخل ہوگیا ہے اور امام سے پہلے تکبیر کہی ہے تو اس کی نماز کیسے درست ہوسکتی ہے ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول : "جب وہ تکبیر کہے اور رکوع میں جائے تو تکبیر کہو اور رکوع میں جاؤ" کا مطلب یہ ہے کہ امام کا انتظار کرو تا آنکہ وہ تکبیر کہے اور رکوع میں جائے اور اس کی آواز بند ہو جائے اور اس وقت تک مقتدی کھڑے رہیں پھر اس کی پیروی کریں ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول : "جب وہ اپنا سر اٹھا لے اور کہے ﴿سمع الله لمن حمده﴾ تو اپنے سر اٹھاؤ اور کہو ﴿اللهم ربنا لك الحمد﴾ کا مطلب یہ ہے کہ امام کا انتظار کرو اور رکوع میں رہو تا آنکہ امام اپنا سر اٹھالے اور «سمع الله لمن حمده» کہے اور اس کی آواز بند ہو جائے اور تم رکوع ہی میں رہو تب اس کی پیروی کرو اپنا سر اٹھاؤ اور «اللّٰهُمَّ ربَّنا لَكَ الْحَمْدُ» کہو ۔

اور آپ کے قول : "جب وہ تکبیر کہے اور سجدے میں چلا جائے تو تکبیر کہو اور سجدے میں چلے جاؤ" کا مطلب یہ ہے کہ مقتدی کھڑے رہیں یہاں تک کہ امام تکبیر کہہ کر سجدے میں گر جائے اور اپنی پیشانی زمین پر رکھ دے اور اس وقت تک وہ کھڑے رہیں، تب اس کی تقلید میں وہ بھی سجدے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جائیں ، اسی طرح براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ، یہ سب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے موافق ہے : امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے اٹھے گا".

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول : "جب وہ اپنا سر اٹھالے اور تکبیر کہے تو اپنے سر اٹھاؤ اور تکبیر کہو" کا مطلب یہ ہے کہ مقتدی سجدے میں پڑے رہیں تا آنکہ امام اپنا سر اٹھائے ، تکبیر کہے اور اس کی آواز بند ہو جائے اور اسی وقت تک یہ سجدہ میں رہے' تب یہ اس کی پیروی کریں اور اپنے سر اٹھائیں.

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول : "یہ ایک دوسرے کے بعد ہوگا" کا مطلب یہ ہے کہ تم امام کا انتظار کرتے رہو یہاں تک کہ وہ تکبیر کہہ دے اور ہاتھ اٹھالے اور تم کھڑے رہو تب اس کی پیروی کرو اور رکوع میں اس کا انتظار کرو یہاں تک کہ وہ اپنا سر اٹھالے اور «سمع اللہ لمن حمدہ» کہہ دے اور اس وقت تک تم رکوع ہی میں رہو تو جب وہ «سمع اللہ لمن حمدہ» کہہ دے اور اس کی آواز بند ہو جائے' تب تم اس کی تقلید کرو اپنے سروں کو اٹھاؤ اور «اللھم ربنا لك الحمد» کہو' آپ کا یہ قول "یہ ایک دوسرے کے بعد ہوگا" ہر رفع اور خفض کے بارے میں ہے' یہ ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مکمل نماز تو اسے سمجھئے دیکھئے اور اپنی نمازوں کو درست کیجئے ۔

یاد رکھئے! آج کل اکثر لوگوں کی نماز رکوع و سجود اور قیام و قعود میں امام پر سبقت کرنے کی وجہ سے نہیں ہوتی ' حدیث میں آتا ہے : "لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا وہ نماز پڑھیں گے پھر بھی نہ پڑھنے کے برابر ہوگی" مجھے اندیشہ ہے کہ شاید وہ زمانہ یہی ہے ' اگر میں سو مسجدوں میں نماز پڑھوں تو ایک مسجد کے نمازیوں کو بھی اسی طرح نماز پڑھتے نہیں دیکھ سکتا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ سے منقول ہے اللہ سے تقویٰ کیجئے اور اپنی نمازیں اور اپنے ساتھ دوسرے پڑھنے والوں کی نمازیں غور سے دیکھئے ۔

یاد رکھئے! کہ اگر کوئی شخص بہتر طریقے سے نماز پڑھتا ہے اس کی تکمیل کرتا ہے اور اس کی شرائط پوری کرتا ہے' پھر کسی ایسے شخص پر اس کی نظر پڑ جائے جو اپنی نماز خراب کر رہا ہے ' برباد کر رہا ہے اور امام سے سبقت لے جارہا ہے اور اس پر خاموش رہتا ہے اس کی نماز کی خرابی اور امام سے سبقت لے جانے پر نہیں ٹوکتا اور اس کو نصیحت نہیں کرتا ہے تو وہ اس کے گناہ میں برابر کا شریک ہے ' اگر بہتر طریقے سے نماز پڑھنے والا نماز خراب کرنے والے کو نہیں روکتا ہے اور اسے نصیحت نہیں کرتا ہے تو اس کا شریک ہے ' بلال بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں : "غلطی اگر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھپی رہے تو وہ اس کے ارتکاب کرنے والے ہی کو نقصان پہنچاتی ہے لیکن اگر وہ عام ہو جائے اور اسے تبدیل نہ کیا جائے تو عوام کو بھی نقصان پہنچاتی ہے" اس لئے کہ وہ اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاتے ہیں اور غلطی کرنے والے کے خلاف اظہار کراہیت کا جو فریضہ ان پر عائد ہوتا ہے اس سے پہلو تہی کر جاتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں : "ہلاکت ہے عالم کے لئے کہ وہ جاہل کو تعلیم نہیں دیتا" اگر عالم کے اوپر جاہل کو تعلیم دینا واجب اور فرض نہ ہوتا، محض یہ نفلی کام ہوتا تو خاموشی اختیار کرنے پر ہلاکت اور بربادی سے اسے دوچار نہ ہونا پڑتا اور اللہ تعالیٰ نفل کو چھوڑنے پر مواخذہ نہیں کرتا ہے بلکہ ترک فرائض پر وہ گرفت کرتا ہے، معلوم ہوا کہ جاہل کو تعلیم دینا فرض ہے، اس لئے اس سے خاموشی اختیار کرنے اور اسے نظرانداز کرنے والے کے لئے ہلاکت ہے ۔

اپنے تمام معاملات میں عام طور سے اور نماز میں خاص طور سے تقویٰ کیجئے اور جاہل کو تعلیم دینے میں اللہ سے ڈریئے، اس لئے کہ اسے تعلیم دینا فرض ہے واجب اور لازم ہے اور اسے چھوڑ دینے والا گنہگار اور غلط کار ہے۔

اور اپنی مسجد کے نمازی کو نماز درست کرنے اور اسے مکمل کرنے کا حکم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے امام کی تکبیر ان کی تکبیر کے بعد ہو' ان کا رکوع و سجود' قیام و قعود سب امام کے بعد ہو۔

اور یاد رکھئے کہ اس سے نماز کی تکمیل ہوتی ہے اور یہ لوگوں پر لازم ہے' واجب ہے' اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہے۔

حیرت کا مقام ہے : ایک شخص اپنے گھر میں آرام کرتا ہے لیکن آذان کی آواز سن کر اٹھ کھڑا ہوتا ہے، نماز کی تیاری کرتا ہے اور پھر صرف نماز کی خاطر گھر سے نکل پڑتا ہے، بسا اوقات رات کی گھٹا ٹوپ تاریکی میں نکلتا ہے، مٹی اور کیچڑ میں لت پت ہو جاتا ہے، کپڑے تر ہو جاتے ہیں، اگر گرمی کی راتیں ہوں تو بچھوؤں اور کیڑے مکوڑوں سے بھی محفوظ نہیں رہتا' ہو سکتا ہے کہ وہ کمزور اور مریض ہو لیکن اس کے باوجود مسجد تک جانا نہیں چھوڑتا' محض نماز کی خاطر اس سے محبت کی وجہ سے یہ ساری تکلیفیں برداشت کرتا ہے اور اس کے آرام دہ گھر سے صرف نماز ہی اسے نکالتی ہے لیکن جب امام کے ساتھ نماز میں داخل ہوتا ہے تو شیطان اسے دھوکہ دیتا ہے' رکوع و سجود و قیام و قعود میں شیطان کے دھوکے میں آکر امام سے سبقت حاصل کرلیتا ہے' کیوں کہ شیطان تو اس کی نماز باطل کرنا چاہتا ہے اور اس کا کیا کرایا غارت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا چاہتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ نماز سے فراغت کے بعد مسجد سے باہر آتا ہے اور اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

تعجب ہے کہ سارے لوگ یقین رکھتے ہیں کہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے والوں میں سے کوئی بھی نماز سے اس وقت تک نہیں لوٹتا ہے جب تک امام نہ لوٹے اور سب امام کا انتظار کرتے ہیں تا آنکہ وہ سلام پھیر دیتا ہے اور یہ سب "الا ماشاء اللہ" شیطان سے دھوکہ کھا کر نماز کی کوئی اہمیت نہ سمجھنے کی وجہ سے قیام و قعود اور رکوع و سجود میں امام سے پہل کر جاتے ہیں حدیث میں آتا ہے کہ "اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں جس نے نماز ترک کی[1]" جو شخص نماز کی اہانت کرتا اور اس کا مذاق اڑاتا ہے وہ دراصل اسلام کی اہانت اور اس کا مذاق اڑاتا ہے اور اسلام میں اس کا حصہ بس اتنا ہی ہے جتنا نماز میں

---

۱ ۔ مجمع الزوائد میں ہیثمی نے لکھا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب نیزہ مارا گیا اور وہ لیٹے ہوئے تھے تو مسور بن مخرمہ آپ کے پاس آئے اور کہا انہیں نماز کے لئے جگا دو ۔ انہوں نے ابھی کہا ہی تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بول پڑے : "صحیح بات ہے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جو نماز ترک کر دے"۔ طبرانی نے اسے الاوسط میں روایت کیا ہے' اس کے تمام رجال صحیح ہیں' اسی طرح مالک رحمہ اللہ نے موطأ میں (باب العمل فی من غلبہ الدم من جرح أو عاف) میں درج کیا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اسلام سے اس کی رغبت بس نماز سے رغبت کے بقدر ہے ۔

اے اللہ کے بندے اپنی حیثیت کو پہچانئے یاد رکھئے! اسلام میں آپ کا حصہ اور آپ کے نزدیک اسلام کا مقام بس وہی ہے جو نماز میں آپ کا حصہ اور نماز کی آپ کے دل میں قدر ہے، خبردار ایسا نہ ہو کہ آپ اللہ سے اس حال میں ملیں کہ اسلام کا آپ کے دل میں کوئی مقام نہ ہو، اس لئے کہ آپ کے دل میں اسلام کا مقام وہی ہے جو نماز کا آپ کے دل میں ہے، حدیث ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "نماز اسلام کا ستون ہے"[1] کیا آپ نہیں جانتے کہ ستون منہدم ہو جائے تو خیمہ بھی نیچے آجاتا ہے اور رسیاں اور لکڑیاں بھی کام نہیں دیتیں اور جب ستون کھڑا رہے تو رسیاں اور لکڑیاں بھی کام دیتی ہیں، یہی حال اسلام میں نماز کا ہے ۔

---

۱ ۔ بیہقی نے اسے شعب الایمان میں حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں روایت کی ہے "نماز دین کا مرکز ہے" اور دیلمی نے مسند الفردوس میں علی رضی اللہ عنہ سے اور ابو نعیم نے کتاب الصلوۃ میں " عمود الدین " کے الفاظ سے روایت کیا ہے اور مسند احمد میں حدیث معاذ سے مروی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں " دین کی بنیاد اور اس کا ستون نماز ہے"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ کے بندو! عقل سے کام لیجئے اور نماز کو درست کیجئے اور اس کے سلسلے میں اللہ سے ڈریئے اور اس میں ایک دوسرے کی مدد کیجئے اور ایک دوسرے کو اس کی تعلیم دینے میں باہمی خیرخواہی سے کام لیجئے اور غفلت و نسیان سے ہوشیار کرنے کے لئے ایک دوسرے کو یاد دلاتے رہیئے' اس لئے کہ اللہ عزوجل نے آپ کو حکم دیا ہے کہ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو' اور نماز سب سے افضل نیکی ہے' ایک حدیث میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "پہلی چیز جو تم کھودو گے امانت ہے اور آخری چیز جو تم سے رخصت ہو جائے گی وہ نماز ہے اور کچھ لوگ نماز پڑھیں گے جنہیں اس کا کوئی حصہ نہ ملے گا"[1]۔

حدیث میں آتا ہے "قیامت کے دن بندے سے اس کے جس عمل کے بارے میں سب سے پہلے سوال ہو گا وہ اس کی نماز ہو گی اگر اس کی نماز قبول ہو گئی تو سارے اعمال قبول ہو گئے اور اگر اس کی نماز رد کر دی گئی تو سارے اعمال رد کر دیئے گئے"[2]۔

---

۱ ۔ بیہقی نے شعب الایمان میں حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے بعض اختلاف کے ساتھ اسے روایت کیا ہے۔

۲ ۔ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے تمیم داری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری نماز ہمارے دین کا آخر ہے اور ہمارے اعمال میں سے سب سے پہلے اس کے بارے میں سوال ہوگا اور نماز کے جانے کے بعد اسلام ہے نہ دین ہے، اگر نماز اسلام سے رخصت ہونے والی آخری چیز ہے تو اس کے بعد ہر چیز رخصت ہو جائے گی، اس لئے اپنے دین کے آخری حصہ کو مضبوطی سے پکڑ لو اور اپنی نماز کو کھیل بنانے والے اس سے مذاق کرنے والے اور امام سے آگے بڑھ جانے والے شخص کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس کی نماز نہیں ہوئی اور جب اس کی نماز چلی گئی تو اس کا دین بھی چلا گیا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے نماز کی تعظیم کیجئے اس کو دانتوں سے پکڑ لیجئے اور اس میں خاص طور سے اور اپنے تمام معاملات میں عام طور سے اللہ تعالیٰ سے خوف کھایئے، جان لیجئے کہ اللہ نے قرآن کریم میں نماز کی بڑی اہمیت بتائی ہے اور اس کی اور اس کو ادا کرنے والوں کی نہایت اکرام و تعظیم کی ہے، اور قرآن کے بیشتر مقامات پر تمام اطاعتوں اور عبادات میں اس کا خصوصی ذکر کیا ہے اور اس کی خاص طور سے وصیت کی ہے۔

= کی ہے اور ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں اور ضیاء نے المختارہ میں اور طبرانی نے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے "بر"[1] کے اعمال گنوائے ہیں جو جنت الفردوس کو واجب کردیتے ہیں اور ان اعمال کا آغاز نماز سے کیا ہے اور نماز ہی پر انہیں ختم بھی کیا ہے اور ان اعمال کو نماز کا دوبار ذکر کرکے اس سے گھیر دیا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قَدْ أَفْلَحَ ٱلْمُؤْمِنُونَ. ٱلَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَٰشِعُونَ ﴾(مؤمنون: ۱-۲).

یقیناً فلاح پائی ایمان والوں نے جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں"۔

دیکھئے یہاں مومن کی مدح و توصیف کا آغاز نماز سے کیا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے پاکیزہ صفات گنواتا ہے اور آخر میں فرماتا ہے:

﴿ وَٱلَّذِينَ هُمْ لِأَمَٰنَٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَٰعُونَ. وَٱلَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَٰتِهِمْ يُحَافِظُونَ. أُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْوَٰرِثُونَ. ٱلَّذِينَ يَرِثُونَ ٱلْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ. ﴾ (المؤمنون: (۸-۱۱).

اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا پاس رکھتے ہیں اور اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں یہی لوگ وہ وارث ہیں جو میراث میں فردوس پائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

---

۱ - "بر" ایک ایسا لفظ ہے جو ہر خیر کا جامع ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے ان پاکیزہ اعمال کے سبب جنت کو واجب قرار دیا ہے اور نماز کا دوبار ذکر کرکے ان اعمال کو اس سے محصور کردیا ہے، ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کی مذمت کرتا ہے اور کمینگی' ذلت' بخالت' خوف کنجوسی وغیرہ بری صفات کو ان کی طرف منسوب کرتا ہے لیکن نمازیوں کو ان سے مستثنیٰ کردیتا ہے :

﴿ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ خُلِقَ هَلُوعًا . إِذَا مَسَّهُ ٱلشَّرُّ جَزُوعًا . وَإِذَا مَسَّهُ ٱلْخَيْرُ مَنُوعًا . إِلَّا ٱلْمُصَلِّينَ . ٱلَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَآئِمُونَ . وَٱلَّذِينَ فِىٓ أَمْوَٰلِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ . لِّلسَّآئِلِ وَٱلْمَحْرُومِ ﴾ (المعارج : ۱۹-۲۵).

انسان تھڑدلا پیدا کیا گیا ہے جب اس پر مصیبت آتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے اور جب اسے خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے مگر وہ لوگ (اس عیب سے بچے ہوئے ہیں) جو نماز پڑھنے والے ہیں جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں جن کے مالوں میں سائل اور محروم کا ایک مقرر حق ہے.

پھر ان کے بلند اور پاکیزہ صفات گنائے اور آخر میں نماز کی محافظت کا ذکر کرکے ان کی مدح و ثنا پر مہر لگادی :

﴿ وَٱلَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ . أُوْلَٰٓئِكَ فِى جَنَّٰتٍ مُّكْرَمُونَ ﴾ (المعارج :۳۴-۳۵).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یہ لوگ عزت کے ساتھ جنت کے باغوں میں رہیں گے:

ان بلند اوصاف کے حاملین کے لئے جنت واجب کردی' ان اعمال کا ذکر نماز سے کیا اور ختم بھی نماز ہی پر کیا، چنانچہ ان اعمال کو نماز کا دوبار ذکر کرکے محصور کردیا.

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ اطاعتوں کا حکم دیتا ہے اور نماز کا خصوصی ذکر کرتا ہے، جبکہ نماز من جملہ طاعت کے ہے:

﴿ ٱتْلُ مَآ أُوحِىَ إِلَيْكَ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ ﴾(العنکبوت : ۴۵).

اے نبی' تلاوت کرو اس کتاب کی جو تمہاری طرف وحی کے ذریعہ سے بھیجی گئی ہے اور نماز قائم کرو.

یہاں تلاوت کتاب میں تمام اطاعتیں اور تمام برائیوں سے بچنا شامل ہیں' لیکن نماز کا خصوصی ذکر کیا اور فرمایا:

﴿وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ تَنْهَىٰ عَنِ ٱلْفَحْشَآءِ وَٱلْمُنكَرِ﴾ (العنکبوت : ۴۵).

اور نماز قائم کرو یقیناً نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے.

اور نماز کی خاص طور پر اللہ نے تلقین کی ہے.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَوٰةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ ﴾ (طٰہٰ : ۱۳۲).

اپنے اہل و عیال کو نماز کی تلقین کرو اور خود بھی اس کے پابند رہو۔ ہم تم سے کوئی رزق نہیں چاہتے، رزق تو ہم ہی تمہیں دے رہے ہیں.

یہاں اللہ تعالیٰ نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور اس پر جم جاؤ، ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو عبادات اور اطاعتوں میں صبر سے مدد لینے کا حکم دیا ہے، پھر تمام عبادات میں نماز کا خصوصی ذکر کیا ہے اور اسے صبر کے ساتھ ملا دیا:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَوٰةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴾ (البقرہ : ۱۵۳)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، صبر اور نماز سے مدد لو اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو تمام عبادات کے سلسلہ میں صبر اور نماز سے مدد لینے کا حکم دیا اور نماز کا خاص طور سے ذکر کیا:

﴿ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَوٰةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ﴾ (البقرہ : ۴۵).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبر اور نماز سے مدد لو' بے شک نماز ایک سخت مشکل کام ہے سوائے فرماں بردار بندوں کے لئے .

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ابراہیم' لوط' اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کو نماز کی وصیت کی تھی ، چنانچہ اس نے ابراہیم' لوط' اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا :

﴿وَأَوْحَيْنَآ إِلَيْهِمْ فِعْلَ ٱلْخَيْرَٰتِ وَإِقَامَ ٱلصَّلَوٰةِ﴾
(الانبیاء : ۷۳)

انہیں وحی کے ذریعہ نیک کاموں اور نماز قائم کرنے کی ہدایت کی .

یہاں تمام بھلائیوں کا ذکر کیا جن میں معصیتوں سے اجتناب اور اطاعتوں کی انجام دہی شامل ہے اور نماز کا خصوصی ذکر کیا اور انہیں اس کی وصیت کی ، اسی طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں فرمایا :

﴿وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُۥ بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱلزَّكَوٰةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِۦ مَرْضِيًّا﴾
(مریم : ۵۵)

وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوۃ کا حکم دیتا اور اپنے رب کے نزدیک ایک پسندیدہ انسان تھا .

یہاں دیکھئے سب سے پہلے نماز کا ذکر کیا ہے ، اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اپنی گفتگو کرتے ہوئے فرمایا :

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ إِنَّنِىٓ أَنَا ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعْبُدْنِى وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِذِكْرِىٓ ﴾ (طٰہٰ : ۱۴)

میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی اللہ نہیں ہے، پس تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم کر۔

یہاں فاعبدنی میں خیرات کا حکم اور معصیت سے اجتناب کا حکم سمیٹ دیا پھر نماز کا الگ سے ذکر کیا اور اس کا خصوصی حکم دیا، دوسرے مقام پر فرماتا ہے:

﴿ وَٱلَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِٱلْكِتَٰبِ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ ﴾ (الاعراف :۱۷۰)

جو لوگ کتاب کی پابندی کرتے ہیں اور جنہوں نے نماز قائم کر رکھی ہے۔

یہاں تمسک بالکتاب میں تمام اوامر کی تعمیل اور نواہی سے اجتناب شامل ہے پھر خصوصی طور پر نماز کا ذکر کیا اور جن لوگوں پر اللہ نے عذاب واجب کر رکھا ہے ان کی طرف سے معاصی سے پہلے نماز کے ضیاع کو منسوب کیا، فرمایا:

﴿ فَخَلَفَ مِنۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَٱتَّبَعُوا۟ ٱلشَّهَوَٰتِ ۖ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴾ (مریم : ۵۹)

پھر ان کے بعد وہ ناخلف لوگ ان کے جانشیں ہوئے جنہوں نے نماز کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضائع کیا اور خواہشات نفس کی پیروی کی ، پس قریب ہے کہ وہ گمراہی کے انجام سے دو چار ہوں ۔

یہاں شہوات کی اتباع میں تمام معاصی کا ارتکاب شامل ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے نماز کے ضیاع میں تمام شہوات کو سمیٹ دیا ۔

یہ تو اللہ تعالیٰ نے آیات قرآنی سے نماز کی تعظیم، تمام اعمال پر اس کو مقدم رکھنے اور تمام اطاعتوں میں اس کا خصوصی ذکر کرنے اور نیکی کے تمام اعمال سے پہلے اس کی وصیت کرنے کا اہتمام کیا ہے ، نماز کا معاملہ بڑا اہم ہے اور یہ بڑی اہمیت رکھتی ہے ۔

نماز ہی وہ فریضہ ہے جس کا اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر عمل اور ہر فرض سے پہلے نبوت کے ذریعے حکم دیا ہے اور دنیا سے رخصت ہوتے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وصیت کی ہے ، آپ نے فرمایا: "خبردار رہو نماز کے معاملہ میں اپنے غلاموں کے معاملے میں" [1] دوسری حدیث ہے کہ "یہ 'نماز' ہر نبی کی اپنی امت کو آخری وصیت رہی ہے اور دنیا سے رخصت

---

[1] اسے نسائی اور ابن حبان نے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے اور احمد ابن ماجہ نے حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ے یا اور سب سے آخر میں

ا سے رخصت ہونے والا آخری عمل ہے اور

ں بندے سے پوچھا جانے والا سب سے پہلا عمل، یہ اسلام کا

سنون ہے، اس کے بعد اسلام باقی رہتا ہے نہ دین، اللہ کے لئے اپنے تمام معاملات میں عام طور سے اور نمازوں میں خاص طور سے تقویٰ کیجئے، اسے مضبوطی سے تھام لیجئے، اسے ضائع ہونے سے بچایئے اس کا مذاق اڑانے سے دریغ کیجئے اور اس میں امام سے آگے بڑھنے سے کنارہ کش رہئے اور شیطان کے دھوکے میں نہ آیئے کہ آپ کو نماز سے باہر کردے کہ یہ آپ کے دین کا آخری حصہ ہے اور جس کے دین کا آخری حصہ چلا گیا اس کا پورا دین چلا گیا تو اپنے دین کے آخری حصہ کو مضبوطی سے تھام لیجئے۔

۱- ابن جریر نے اس کی تخریج حدیث ام سلمہ سے کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ کے بندے' امام سے کہئے کہ وہ اپنی نماز ٹھیک کرے اور اس پر قابو حاصل کرے تا کہ لوگوں کو بھی قابو رہے، میں نے ایک دن نماز پڑھی تو رکوع اور سجدے میں تین بار تسبیح نہ پڑھ سکا' اور یہ محض امام کی جلد بازی کی وجہ سے ہوا، نہ اسے خود قابو رہا نہ دوسروں کو قابو پانے کا موقع دیا اور جلدی کردی' تو اسے بتادیجئے کہ امام جب نماز ٹھیک سے پڑھتا ہے تو اسے اپنی نماز کا اجر ملتا ہے اور ان لوگوں کی نمازوں کا بھی جو اس کے پیچھے پڑھتے ہیں اور جب نماز خراب کردیتا ہے تو اپنی نماز کا گناہ اس کے سر جاتا ہے اور ان لوگوں کی نمازوں کے گناہ بھی جو اس کے پیچھے پڑھتے ہیں۔

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ "مکمل تسبیحات سات ہیں درمیانی پانچ ہیں اور سب سے کم تین تسبیح ہے اور امام کو رکوع میں کم از کم تین بار «سبحانَ ربيَّ العظيم» پڑھنا چاہئے اور سجدے میں کم از کم تین بار «سبحانَ ربيَّ الأعلى» پڑھنا چاہئے جب اسے رکوع و سجدہ میں تین تین بار تسبیح پڑھنی ہے تو اسے چاہئے کہ تسبیح خوانی میں جلدی نہ کرے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر پورے الفاظ کی ادائیگی کے ساتھ اور پوری طرح قابو میں رکھ کر تسبیح پڑھے اس لئے کہ اگر وہ تسبیح جلدی سے پڑھ لے گا اور سبقت کر جائے گا تو اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے تسبیح مکمل نہ کرسکیں گے اور وہ بھی تقلید کرنے لگیں گے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور امام پر سبقت کرنے کی کوشش کریں گے اور ان کی نماز فاسد ہو جائے گی اور ان سب کا وبال اس کے سر پر پڑے گا اور اگر امام جلدی نہیں مچائے گا اور اسے اپنی نماز پر قابو ہو گا اپنی نماز اور تسبیحات مکمل طور سے ادا کرے گا تو مقتدی بھی نماز مکمل طور سے پا سکیں گے اور وہ جلدی نہیں مچائیں گے اور امام کو ان سب کا ثواب ملے گا اور وہ اپنی ذمہ داری بطریق احسن پوری کرے گا اور اس پر کوئی گناہ بھی نہیں آئے گا۔

اور امام سے کہئے کہ جب رکوع سے اپنا سر اٹھائے اور "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ" کہے تو وہ سیدھا کھڑا رہے تاکہ وہ "رَبَّنا لكَ الْحَمْدُ" کہے اور سیدھا کھڑا ہو، اپنے اس پڑھنے اور تحرکات میں کسی جلد بازی سے کام نہ لے اگر وہ اس سے آگے کچھ اور پڑھے تو اچھا ہے اگر وہ کہے "ربّنا ولك الحمْدُ ملءَ السّمٰوات وَملءَ الأرضِ" تو زیادہ محبوب ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ "آپ اپنا سر اٹھاتے اور پڑھتے: "ربنا وَلَك الحمد ملء السّمٰوات وَملء الأرض وَملء مَابينهما وَملْء مَا شئتَ مِنْ شيَء بَعد أهْل الثنَاء وَالمجْد أحق مَا قَال العبْد وكلنَا لكَ عبْد لاَ مانع لِما أعْطيت وَلاَ معطيَ لما منعت وَلاَ ينفعُ ذَا الجَدّ منك الجَدُّ"[1]۔

---

[1] اس کی تخریج مسلم اور نسائی نے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے کی ہے اور جد کے معنی یافت اور قسمت کے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج لوگوں کی رغبت اتنی لمبی دعا پڑھنے کی ہرگز نہیں رہی، انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو کھڑے ہو جاتے، یہاں تک کہ کہا جاتا کہ آپ بھول چکے ہیں“۔[1]

آج لوگوں کے درمیان اس کی خواہش جاتی رہی، لیکن امام کو چاہئے کہ جب وہ رکوع سے اپنا سر اٹھائے تو جلدی نہ کرے اور ”ربنا لك الحمد“ کہہ کر جلدی نہ مچائے بلکہ یہ حمد مکمل کر لے اور کسی قسم کی عجلت اور مسابقت کا مظاہرہ نہ کرے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر اور قابو کے ساتھ نماز پڑھے تا کہ لوگ اس کا ساتھ پا سکیں اور جب وہ سجدے میں جائے اور سجدے سے اپنا سر اٹھائے تو سکون کے ساتھ بیٹھ جائے اور دونوں سجدوں کے بیچ میں تھوڑا سا ٹھہر جائے تا کہ وہ ”رب اغفر لي“ بغیر کسی جلدی کے کہہ سکے تا کہ دوسرے سجدے سے پہلے لوگ اس کا ساتھ پا سکیں اور جلدی نہ کرے کہ پہلے سجدہ سے اٹھتے ہی دوسرے سجدے میں گر جائے، چنانچہ لوگ اس کی طرح جلدی اور سبقت کرنے لگیں اور ان کی نماز خطرے میں پڑ جائے اور امام پر اس کا سارا وبال

---

[1] متفق علیہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے، جب لوگوں کو معلوم ہو گا کہ امام ٹھہر کر نماز پڑھ رہا ہے تو وہ بھی ٹھہر کر پڑھیں گے اور جلدی نہ کریں گے حدیث میں آتا ہے کہ «ہر نمازی نگراں ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے[1]» کہا جاتا ہے کہ امام ان لوگوں کا نگراں ہے جنہیں وہ نماز پڑھاتا ہے اس لئے امام کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ اپنے پیچھے نماز پڑھنے والوں سے خیر خواہی کرے، انہیں رکوع و سجود میں سبقت کرنے سے روکے اور یہ کہ وہ امام کے ساتھ رکوع کریں نہ سجدہ بلکہ انہیں اس بات کی تلقین کرے کہ ان کا رکوع و سجود اور قیام و قعود اس کے بعد ہو، اور یہ کہ ان کی بہترین تعلیم و تربیت کرے کیوں کہ وہ ان کا نگراں ہے اور کل ان کے بارے میں اس سے سوال کیا جائے گا اور امام کے اوپر کتنی بڑی ذمہ داری یہ آتی ہے کہ وہ خود اپنی نماز ٹھیک کرے اور اسے درست رکھے اور اس کی سخت نگرانی کرے، کیوں کہ اگر وہ ٹھیک سے نماز پڑھائے گا تو مقتدیوں کی نمازوں کا ثواب بھی اسے ملے گا اور اگر کوتاہی کرے گا تو مقتدیوں کی نمازوں کا وبال بھی اس کے سر جائے گا۔

---

[1] طبرانی نے الاوسط میں اس مفہوم کی حدیث اور خطیب نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اس کی تخریج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مسلمانوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ نیک اور بہتر لوگوں کو آگے بڑھائیں اور اپنے میں اہل علم و فضل کو امام بنائیں جو اللہ سے ڈرتے ہوں اور ہمہ وقت اس کا استحضار رکھتے ہوں، حدیث میں آتا ہے کہ جب کسی قوم کی امامت ایسا شخص کرے جس سے افضل اس قوم میں موجود ہوں تو وہ قوم ہمیشہ پستی میں رہے گی[1]، دوسری حدیث میں ہے "اپنے دین کی باگ ڈور اپنے فقہاء اور اپنے ائمہ اور قراء کے ہاتھوں میں دے دو[2]" یہاں فقہاء و قراء سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ کے دین کا علم رکھتے ہیں، اس سے خوف کھاتے ہیں، اپنی نمازوں کا خیال رکھتے ہیں اور اپنے پیچھے نماز پڑھنے والوں کی نمازوں کا بھی خیال رکھتے ہیں اور نماز میں کوتاہی ہو جانے کی وجہ سے جو گناہ آتا ہے اور مقتدیوں کے جو گناہ اس کے سر آتے ہیں ان سب سے وہ ڈرتے ہیں،

---

[1] عقیلی نے الضعفاء میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی تخریج کی ہے اور طبرانی نے الاوسط میں اس کی روایت کی ہے اور اس میں ہیثم بن عقاب ازدی غیر معروف ہیں اور ہیثمی کہتے ہیں : ابن حبان نے انہیں ثقہ میں ذکر کیا ہے۔

[2] دار قطنی نے اس کی روایت حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کی ہے اور شیخ الاسلام نے الفتاوی میں کہا ہے کہ : اس اسناد میں کلام ہے اور اس اسناد میں سلام بن سلیمان ہیں، عقیلی کہتے ہیں : ان کی احادیث میں منکر حدیثیں بھی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں قراء سے مراد وہ لوگ نہیں ہیں جو بس قرآن حفظ کر لیں اس لئے کہ ایسے حافظ قرآن بھی ہیں جو قرآن پر عمل نہیں کرتے، نہ اپنے دین کا کوئی خیال رکھتے ہیں نہ قرآن کی حدود قائم کرتے ہیں اور نہ ان فرائض کی پاسداری کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان پر عائد کی ہیں، حدیث میں آتا ہے: "اس قرآن کے سب سے زیادہ حقدار وہ لوگ ہیں جو اس پر عمل کرتے ہیں، چاہے وہ قاری نہ ہوں"۔

پس لوگوں کی قیادت اور امامت کے لئے ایسا شخص موزوں و مناسب ہے جو ان میں سب سے زیادہ دین سے واقف اور اللہ سے خائف ہو، یہ لوگوں کی ذمہ داری اور ان کا فریضہ ہے اسی سے ان کی نمازیں سدھر سکتی ہیں اور اگر وہ اس پر عمل نہیں کریں گے تو ہمیشہ پستی اور ادبار اور اپنے دین کے معاملہ میں پیچھے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی جنت سے دور رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ رحم کرے گا ان لوگوں پر جو اپنی نمازوں کا خیال رکھیں گے اور اپنے دین کا اہتمام کریں گے اپنے میں سے بہتر شخص کو آگے بڑھائیں گے اور اس معاملہ میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کریں گے اور اس سے ان کا مقصود قربت الٰہی ہو گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اے اللہ کے بندے! اپنے امام سے کہئے کہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہی تکبیر نہ کہہ دے یہاں تک کہ وہ دائیں اور بائیں دیکھ لے اگر صف ٹیڑھی ہو اور کندھے ملے ہوئے نہ ہوں تو انہیں تلقین کرے کہ وہ اپنی صفوں کو درست کرلیں اور کندھے سے کندھا ملالیں، اگر دو آدمیوں کے بیچ میں خلا ہو تو انہیں حکم دے کہ ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں' یہاں تک کہ ایک دوسرے کے کندھے سے ملنے لگیں.

معلوم ہونا چاہیئے کہ صفوں کا ٹیڑھ پن اور کندھوں کا ایک دوسرے سے نہ ملنا نماز میں نقص پیدا کردیتا ہے اور دو آدمیوں کے بیچ کا خلا نماز کو خراب کردیتا ہے تو اس سے بچیئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے: "صفوں کو برابر رکھو، کندھوں کو ملائے رکھو اور خلا کو پر کرلو، تمہارے بیچ میں شیطان کے بچے کھڑے نہ ہونے پائیں".

حدیث میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے

---

۱ - اس کی روایت احمد نے مسند میں ابو امامہ سے کی ہے' منذری ترغیب میں کہتے ہیں اس اسناد میں کوئی حرج نہیں ہے' اور بخاری نے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے اس جیسی روایت تسویۃ الصفوف کے باب میں نقل کی ہے' اور ابو داؤد نے بھی اس کی روایت کی ہے' اور اسی طرح نسائی ابن خزیمہ اور ابن حبان نے بھی .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے تو تکبیر کہنے سے پہلے دائیں دبائیں دیکھ لیتے' لوگوں کو اپنے کندھے سیدھا کرنے کا حکم دیتے اور کہتے کہ:"دور نہ رہو کہ تمہارے دل دور نہ ہوجائیں"[1] آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آتا ہے کہ"ایک دن نماز سے پہلے آپ نے ادھر ادھر دیکھا تو ایک آدمی کا سینہ صف سے نکلا ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے کندھوں کو برابر کرلو ورنہ اللہ تمہارے دلوں کو ایک دوسرے سے دور کردے گا"[2] معلوم ہوا کہ صفوں کو برابر کرنا اور افراد کا ایک دوسرے سے قریب ہونا نماز کی تکمیل کے لئے ضروری ہے اور اسے چھوڑنے سے نماز میں نقص پیدا ہوجاتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ امام کی جگہ کھڑے ہوتے پھر اس وقت تک تکبیر نہ کہتے جب تک ایک آدمی آپ کے پاس نہ آجاتا جسے انہوں نے صفوں کو سیدھا کرنے کا ذمہ دار بنایا ہوتا، وہ آپ کو آکر بتاتا کہ لوگ

---

[1] اس کی روایت ابوداؤد نے ابو القاسم الجدلی کے واسطے سے کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ"اللہ کے رسول نے لوگوں کی طرف اپنا چہرہ کیا اور فرمایا: صفوں کو سیدھا کرلو" (حدیث).

[2] اس کی روایت مسلم' بخاری اور ابو داؤد نے حدیث نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے کی ہے.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدھے کھڑے ہو چکے ہیں تب آپ تکبیر کہتے"[1]۔ عمر بن عبد العزیز کے بارے میں بھی اسی طرح کا فعل منقول ہے اور روایت کی جاتی ہے کہ: "بلال رضی اللہ عنہ صفوں کو درست کرتے تھے یہاں تک کہ ان کے کونچوں (ایڑیوں) کو درہ سے مارتے کہ وہ برابر ہو جائیں"۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اقامت کے وقت نماز شروع ہونے سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا یہ عمل رہا ہو، اس لئے کہ بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ نے صرف ایک دن اذان کہی' جب شام سے واپسی کا آپ نے ارادہ کیا تھا"[2] اس کے بعد لوگوں نے بلال رضی اللہ

---

۱ ۔ دیکھئے تاریخ طبری ج ۵ ص ۱۳ ۔

۲ ۔ یہ واقعہ ۱۷ھ کو پیش آیا تھا' تاریخ طبری (ج ۴ ص ۲۰۴) سے معلوم ہوتا ہے کہ شام میں ذی الحجہ کے مہینہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے بعد آپ نے اذان دی جب کہ وہ مدینہ کی طرف کوچ کا عزم کر چکے تھے اور ابن اثیر نے اسد الغابۃ میں بلال رضی اللہ عنہ کی سوانح میں لکھا ہے کہ انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اذان دی تھی اور ابن سعد (ج ۳ ص ۱۶۹) نے اس کی تصحیح کی ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں اذان نہیں دی ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عنہ کی آواز نہیں سنی، یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے درخواست کی کہ اذان دیں، آپ نے اذان دی جب اہل مدینہ نے بلال رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو ایک طویل وقفہ کے بعد انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم یاد آگئے' اس سے ان کے دلوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اور عوام کا ان کی اذان سننے کا اشتیاق تازہ ہوگیا یہاں تک کہ کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دید شوق میں کہہ دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر مبعوث ہوگئے ہیں، جب بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی اذان اور آواز کے ذریعہ انہیں بھڑکا دیا تو وہ بلال رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوگئے اور روپڑے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان کی چیخیں نکل گئیں یہاں تک کہ نوجوان لڑکیاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شوق دیدار میں گھروں سے نکل آئیں جب انہوں نے بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور آواز سنی اور جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے «إنَّ محمداً رسولُ اللّٰه» کہا تو بلال رضی اللہ عنہ ٹھہر گئے' آواز پر قابو نہ رہا' بعض کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور شوق میں بے ہوش ہوکر گر پڑے، اللہ تعالیٰ رحم کرے بلال پر اور انصار و مہاجرین پر اور ہمیں اور آپ کو ان کی حسن اتباع کی توفیق دے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے مسلمانو' اللہ سے ڈرو' اپنی نمازوں کو درست کرو اور اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی سنت سے چمٹے رہو ، یہی تمہاری ذمہ داری ہے جس نے ان کی پیروی کی اللہ تعالیٰ نے ان سے اپنی خوشنودی اور جنت کا وعدہ کیا ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے :

﴿وَٱلسَّٰبِقُونَ ٱلْأَوَّلُونَ مِنَ ٱلْمُهَٰجِرِينَ وَٱلْأَنصَارِ وَٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُم بِإِحْسَٰنٍ رَّضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا۟ عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى تَحْتَهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ﴾ (التوبہ :۱۰۰).

وہ مہاجر و انصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوت ایمان پر لبیک کہنے میں سبقت کی' نیز وہ جو بعد میں راست بازی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے ، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے' اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ، یہی عظیم الشان کامیابی ہے .

مہاجرین اور انصار کی اتباع قیامت تک کے لیے تمام انسانوں پر واجب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ: "آپ دوبار سکوت فرماتے ، ایک نماز شروع کرتے وقت' دوسری بار جب نماز سے فارغ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہوجاتے"[1] اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قراءت سے فارغ ہوجاتے تو رکوع میں جانے سے پہلے خاموش ہوجاتے یہاں تک کہ آپ سانس لینے لگتے اور اکثر امام اس کے برعکس کرتے ہیں۔

اے اللہ کے بندے، آپ امام کو تلقین کریں کہ جب وہ قراءت سے فارغ ہو تو سیدھا کھڑا رہے یہاں تک کہ رکوع سے پہلے اس کی سانس واپس آجائے اور اپنی قراءت کو رکوع کی تکبیر سے ہرگز نہ ملائے۔

ایک عادت ہے جس پر اکثر لوگ الا ماشاءاللہ عمل پیرا ہیں اور بغیر کسی بیماری کے نوجوان، طاقتور اور مضبوط جسم والے افراد بھی اس کا شکار ہیں، وہ یہ کہ قیام سے سجدہ کے لئے جاتے وقت گھٹنوں سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ دیتے ہیں اور جب سجدے سے اٹھتے ہیں یا تشہد سے فارغ ہونے کے بعد تو ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنوں کو اٹھا لیتے ہیں، یہ غلطی ہے اور فقہاء کے مسلک کے خلاف ہے، مناسب اور صحیح طریقہ یہ ہے کہ جب قیام سے سجدے میں جائے تو پہلے اپنے دونوں گھٹنوں کو زمین پر رکھے اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو اور پھر اپنی پیشانی کو اور جب اٹھے تو اپنا سر اٹھائے پھر

---

[1] اس کی روایت ابو داؤد اور ترمذی نے حدیث حسن بواسطہ سمرہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ہاتھوں کو اور پھر اپنے گھٹنوں کو، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح منقول ہے[1]۔

اس چیز کا لوگوں کو حکم دو اور جسے اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پاؤ اسے روکو اور بتادو کہ جب اٹھنا ہو تو اپنے قدموں کے اگلے حصے کے بل پر کھڑے ہو اور اپنے کسی پاؤں کو آگے نہ بڑھائے کیونکہ یہ مکروہ ہے، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دوسرے لوگوں سے مروی ہے کہ اٹھتے وقت اپنی کسی پیر کو آگے بڑھادینا نماز میں نقص پیدا کردیتا ہے۔

نمازی کے لئے مستحب یہ ہے کہ اس کی نگاہ سجدے کی جگہ پر رہو اور آسمان کی طرف اپنی نگاہ نہ اٹھائے نہ ادھر ادھر متوجہ ہو اس لئے کہ یہ التفات مکروہ ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور جب سجدے میں جائے تو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو سجدے کی حالت میں اپنے دونوں کانوں کے برابر رکھے اور انہیں ایک دوسرے سے ملائے رکھے، اور قبلہ رو رکھے اور اپنی کہنیوں اور بازوؤں کو ظاہر کرے، انہیں اپنے پہلوؤں سے چمٹائے نہ رکھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آتا ہے کہ : "جب

---

[1] اصحاب سنن نے اسے وائل بن حجر کی حدیث سے روایت کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ سجدے میں ہوتے تو آپ کے دونوں ہاتھوں کے بیچ سے اگر بکری کا بچہ گزرنا چاہتا تو گزر جاتا"[1] اور ایسا اس وجہ سے ہوتا تھا کہ آپ اپنی کہنیوں اور بغل کو کافی اٹھائے رکھتے تھے، اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ "جب اللہ کے رسول سجدے میں ہوتے تو اپنی دونوں بغلوں کو دور رکھتے"[2] اللہ ہم پر اور آپ پر رحم کرے، ٹھیک سے سجدے کیجئے اور کسی چیز کو ضائع نہ کیجئے اس لئے کہ حدیث میں آیا ہے: "بندہ سات اعضاء کے سہارے سجدہ کرتا ہے"[3] اگر اس میں کوئی عضو رہ گیا تو اسے برابر لعنت کرتا رہے گا.

---

۱ - ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے مسلم اور ابو داؤد نے روایت کی ہے.

۲ - مسلم نے اس کی روایت عبداللہ بن بحینہ کی حدیث سے، اور ابوداؤد نے حسن بصری کی حدیث سے روایت کی ہے، حسن بصری کہتے ہیں احمر بن جزء نے بتایا، المنذری (۱ : ۴۲۶) کہتے ہیں : کہا جاتا ہے حسن کے علاوہ کسی نے ان سے روایت نہیں کی ہے اور احمر نے اس حدیث کے سوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث نہیں روایت کی ہے.

۳ - بخاری اور ابو داؤد نے ابن عباس کی حدیث سے اس کی روایت کی ہے اور اس میں (علی سبعۃ آراب) کے الفاظ ہیں.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے چاہئے کہ جب وہ رکوع میں جائے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھے اور انگلیوں کو منتشر رکھے اور اپنے بازوؤں اور کلائیوں کا سہارا لے' پیٹھ سیدھی رکھے اور سر کو اٹھائے نہ بالکل ہی پست رکھے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آتا ہے کہ : "جب آپ رکوع میں ہوتے تو آپ کی پیٹھ پر اگر ایک پیالہ پانی رکھ دیا جاتا تو وہ اپنی جگہ سے نہ ہلتا"[1]۔ ایسا اس وجہ سے ہوتا تھا کہ آپ کی پیٹھ بالکل سیدھی ہوتی اور آپ بہت زیادہ جھک جاتے تھے۔

اپنی نمازوں کو بہتر بنائیے' پوری طرح رکوع و سجود کا اہتمام کیجئے اور ان کی حدود کا خیال رکھئے، اس لئے کہ حدیث میں آتا ہے کہ : "جب بندہ نماز پڑھتا ہے اور اچھی طرح اسے ادا کرتا ہے تو وہ نماز اوپر بلند ہوجاتی ہے اوراس کے ساتھ روشنی ہوتی ہے جب وہ آسمان کے دروازوں تک پہنچتی

---

[1] ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ عبد اللہ بن احمد نے کہا : میں نے اسے اپنے والد کی کتاب میں پایا بواسطہ علی رضی اللہ عنہ اور اس میں ایک آدمی ایسا ہے جو بے نام ہے اور سنان بن ہارون کے بارے میں انہوں نے اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ طبرانی نے اس کی روایت حدیث انس سے کی ہے اور اس میں محمد بن ثابت ہیں جو ضعیف ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو آسمان کے دروازے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ نمازی کی شفاعت کرتی ہے اور کہتی ہے اللہ تیری حفاظت کرے' جس طرح تو نے میری حفاظت کی، جب نماز میں خرابی کرتا ہے، رکوع و سجود مکمل طریقے سے نہیں کرتا' نہ ان کی حدود کا خیال رکھتا ہے تو وہ نماز آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے اور وہ بالکل تاریک ہوتی ہے، وہ کہتی ہے: اللہ تجھے برباد کرے جس طرح تو نے مجھے برباد کیا، جب وہ آسمان تک پہنچتی ہے تو اپنے سامنے آسمان کے دروازے بند پاتی ہے، پھر وہ پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ دی جاتی ہے اور نمازی کے منہ پر مار دی جاتی ہے"۔[1]

اور آدمی کو چاہئے کہ جب وہ تشہد کے لئے بیٹھے تو اپنے بائیں پیر کو پھیلائے اور اس پر بیٹھ جائے اور اپنے دائیں پیر کو کھڑا رکھے اور اس کی انگلیوں کو قبلہ رو رکھے اور اپنے بائیں ہاتھ کو اپنی ران پر رکھے اور اس کی انگلیوں کو قبلہ رو کرلے اور اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھے اور

۱۔ مجمع الزوائد میں کہتے ہیں : اس کی روایت طبرانی نے الکبیر میں اور بزار نے اسی طرح عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کی ہے اور منذری نے اس کا ذکر الترغیب میں حدیث نعمان بن قرۃ سے کیا ہے، طبرانی اس کے راوی ہیں .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے اور انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ بنائے اور بقیہ کو باندھ لے اور جب سترہ رکھ کر پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے کیونکہ یہ مستحب ہے اور کوئی آگے سے نہ گزرے کہ یہ مکروہ ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ''جو سترہ رکھ کر نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے اس لئے کہ شیطان ان دونوں کے بیچ سے گزرنے کی کوشش کرتا ہے[1]'' لوگ اپنی نمازوں کے معاملہ میں ایک سستی یہ بھی کرتے ہیں کہ نمازی کے آگے سے گزر جانے والے کو یوں ہی چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ حدیث میں آتا ہے کہ: ''گزرنے والے کو دھکا دو اور اگر وہ اڑ جائے تو زور سے دھکا دو اور اگر پھر اڑ جائے تو طمانچہ مار دو اس لئے کہ وہ شیطان ہے[2]'' اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے لئے کچھ رخصت ہوتی تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے طمانچہ مارنے کا حکم کیوں دیتے، آپ نے اتنا سخت حکم اس لئے دیا ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنا معصیت ہے اور معصیت کو روکنا ضروری ہے، حدیث میں آتا ہے کہ: ''اگر تم میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ نمازی کے

---

[1] بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے اس کی روایت حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کی ہے۔

[2] ابو داؤد نے اس کی روایت حدیث ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے سے گزرنے کا کتنا گناہ ہے تو وہ چالیس سال تک انتظار کرے[1]" ایک دوسری حدیث ہے کہ: "حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے تو مروان بن حکم کے بھتیجے نے ان کے آگے سے گزرنے کا ارادہ کیا' تو ابو سعید نے انہیں منع کیا تو مروان کے بھتیجے والی مدینہ مروان کے پاس پہنچے اور ان سے ابو سعید کی اس حرکت کی شکایت کی' اس کے بعد ابو سعید رضی اللہ عنہ آئے اور داخل ہوئے تو مروان نے ان سے پوچھا میرا بھتیجا کہتا ہے کہ تم نے اسے طمانچہ مارا ہے کیا یہ تمہاری طرف سے اسی سلوک کا حقدار تھا؟ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو دھکا دے دیں اگر وہ انکار کرے تو زور سے دھکا دیں اور اگر وہ مصر ہو جائے تو اسے طمانچہ ماردیں اس لئے کہ وہ شیطان ہے اور میں نے تو ایک شیطان کو طمانچہ مارا ہے[2]"

جب صبح کی نماز کے لئے نکلے تو مستحب یہ ہے کہ اپنے گھر میں دو

---

[1] بخاری' مسلم' ابو داؤد اور ترمذی نے اس کی روایت ابو جہم عبداللہ بن حرث بن حمۃ انصاری کی حدیث سے کی ہے اور اس میں " خریفا" کا لفظ موجود نہیں ہے۔

[2] بخاری و مسلم وغیرہ نے اس کی روایت کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکعت نماز ادا کرے پھر نکلے اور ان دو رکعتوں اور نماز صبح کے درمیان ذکر و فکر میں مصروف رہنا مستحب ہے اور گفتگو کرنا ظلم ہے، اِلّا یہ کہ بہت ضروری گفتگو ہو جیسے جاہل اور ناواقف شخص کو تعلیم دینا، اسے نصیحت کرنا، اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا، کہ یہ واجب اور لازم ہے اور نفلی ذکر سے زیادہ ثواب واجب کی ادائیگی میں ہے اور نفل اس وقت تک قابل قبول نہیں ہوتی جب تک واجب کی ادائیگی نہ ہو جائے، حدیث میں آتا ہے: "اللہ تعالٰی نفل کو قبول نہیں کرتا جب تک فرض کی ادائیگی نہ ہو جائے".

نمازی کے لئے مستحب یہ ہے کہ جب وہ مسجد کی طرف بڑھے تو خوف و خشیت اور خشوع و خضوع کی حالت اس پر طاری ہو، سکون اور وقار کا پیکر ہو، جو نماز مل جائے اسے پڑھ لے اور جو چھوٹ جائے اسے پوری کر لے، یہی حدیث میں آیا ہے[1] اور یہ کہ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف بوجھل قدموں، چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ آگے بڑھنے کا حکم دیتے

۱۔ بخاری، مسلم، ابو داؤد اور ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اسی مفہوم کی روایت کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تھے"[1] اگر وہ تکبیر اولیٰ پانے کا خواہش مند ہو تو جلدی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ اس میں بھونڈا پن نہ آئے، اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں آتا ہے کہ "جب تکبیر اولیٰ فوت ہونے کا اندیشہ ہوتا اور وہ اسے پانا چاہتے تو کچھ جلدی کرتے"۔

یاد رکھیے! بندہ جب اپنے گھر سے مسجد کے ارادے سے نکلتا ہے تو وہ اس اللہ تعالیٰ کے دربار میں جاتا ہے' جو زبردست ہے' یکتا ہے' غالب ہے' طاقت ور ہے' بخشش کرنے والا ہے اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے، چاہے کہیں بھی ہو' رائی کا ایک دانہ اس سے مخفی ہے نہ اسے چھوٹا نہ بڑا' ساتوں زمین میں نہ ساتوں آسمان میں، نہ ساتوں سمندروں میں نہ بلند و بالا پہاڑوں کی چوٹیوں پر' وہ اللہ کے گھر آتا ہے اور اللہ کا قصد کرتا ہے اور اللہ کی طرف رخ کرتا ہے اور اس کے ایسے گھر کی طرف جس کے بارے میں حکم ہے :

﴿ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ ٱللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا ٱسْمُهُۥ يُسَبِّحُ لَهُۥ فِيهَا بِٱلْغُدُوِّ وَٱلْءَاصَالِ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَٰرَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ ٱللَّهِ وَإِقَامِ ٱلصَّلَوٰةِ وَإِيتَآءِ ٱلزَّكَوٰةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ ٱلْقُلُوبُ

---

[1] بخاری، مسلم اور ابوداؤد نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی روایت کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَٱلۡأَبۡصَـٰرُ ﴾ (نور : ۳۶-۳۷) .

جنہیں بلند کرنے کا اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ نے اذن دیا ہے ان میں ایسے لوگ صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں' جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد اور اقامت نماز اور ادائے زکوۃ سے غافل نہیں کر دیتی، وہ اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں دل الٹنے اور دیدے پتھرا جانے کی نوبت آجائے گی۔

اس لئے جب آپ گھر سے نکلیں تو غیر معمولی سنجیدگی اور ادب کا مظاہرہ کریں اور دنیاوی حالات اور اس کی مشغولیتوں سے کٹ کر صرف اللہ کے لئے یکسو ہو کر نکلیں سکینت اور وقار کے ساتھ نکلیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی بات کا حکم دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے رغبت و خوف مسرت و حسرت اور خشوع و خضوع اور پستی و اخبات کے جذبات ہمارے اوپر طاری ہوں، اس لئے کہ جتنی زیادہ پستی اور ذلت' خشوع و دناءت اور اخبات و انابت کا مظاہرہ ہوگا اتنی ہی ہماری نماز پاکیزہ ہوگی، اسی قدر اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے قبولیت حاصل ہوگی' بندے کا مقام اسی حیثیت سے بلند ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنا ہی قرب حاصل ہوگا اور اگر وہ تکبر کرے گا تو اللہ اسے توڑ دے گا اس کا عمل رد کر دے گا اور متکبر کا کوئی عمل اللہ قبول نہیں کرتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں آتا ہے کہ:"ایک بار آپ نے شب بیداری کی، جب صبح ہوئی تو رات کا قیام آپ کی آنکھوں میں کھب گیا اور پکار اٹھے ابراہیم کا رب کتنا اچھا ہے اور ابراہیم کیا ہی خوب بندہ ہے، جب کھانے کا وقت ہوا تو کھانے میں ساتھ دینے کے لئے کوئی آدمی نہیں ملا، آپ یہ پسند کرتے تھے کہ آپ کے ساتھ کوئی اور بھی کھائے چنانچہ کھانا لے کر راستہ میں آنکلے کہ ادھر سے کوئی گزرے تو وہ ان کا ساتھ دے، چنانچہ آسمان سے دو فرشتے اترے اور وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے تو ابراہیم علیہ السلام نے انہیں کھانے کی دعوت دی اور انہوں نے دعوت قبول کرلی، ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں سے کہا: آؤ اس باغ میں چلیں اس میں ایک چشمہ ہے اور وہاں پانی ہے، وہیں کھانا کھائیں گے، چنانچہ وہ لوگ باغ میں گئے تو دیکھا کہ چشمہ خشک ہوچکا ہے اور اس میں پانی نہیں ہے، ابراہیم علیہ السلام سخت پریشان ہوئے اور اپنی بات پر شرمندہ ہوگئے کیوں کہ یہاں معاملہ برعکس تھا، ان دونوں نے ان سے کہا: اے ابراہیم اپنے رب سے دعا کرو اور اس سے پانی مانگ لو، انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی لیکن انہیں کوئی چیز نظر نہ آئی' اس سے آپ اور زیادہ پریشان ہوئے، تب آپ نے ان دونوں سے کہا: تم لوگ خود اللہ تعالیٰ سے دعا کرو' چنانچہ ایک نے دعا کی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واپس گیا تو دیکھا کہ چشمہ میں پانی موجود ہے اور دوسرے نے دعا کی تو چشمہ رواں ہوگیا، تب ان دونوں نے بتایا کہ ہم فرشتے ہیں اور رات کے قیام پر آپ کو ناز تھا اسی لئے اللہ نے آپ کی دعا رد کردی اور اسے قبولیت نہیں بخشی"۔

اس لئے کبر سے بچئے کیوں کہ کبر کے ساتھ کوئی عمل قبول نہیں ہوتا اور اپنی نمازوں میں پستی اختیار کیجئے جب آپ اپنی نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں تو اپنے دل میں اللہ کے تمام انعامات و احسانات کا تصور تازہ کر لیجئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تو اسے نعمتوں سے لاد دیا ہے اور اس نے اپنے نفس کو گراں بار کردیا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے زیادہ سے زیادہ خشوع و خضوع کا مظاہرہ کیجئے۔

حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو وحی بھیجی کہ "جب تم میرے سامنے کھڑے ہو تو حقیر و ذلیل اور کم ترین شخص کی طرح کھڑے ہو کیونکہ یہ نفس مذمت کے بہت لائق ہے اور جب تم پکارو تو اس طرح پکارو جیسے تمہارے اعضاء جھڑ رہے ہوں" حدیث میں ہے کہ: "اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو بھی یہی وحی بھیجی تھی" میرے بھائی! جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوں تو آپ کا نفس مذمت اور حقارت کا تو اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ سزاوار ہے۔

محمد بن سیرین کے بارے میں آتا ہے کہ جب وہ نماز میں کھڑے ہوتے تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے ان کے چہرے کا خون غائب ہو جاتا اور امام مسلم[1] کے بارے میں آتا ہے کہ جب وہ نماز شروع کر دیتے تو کسی آواز یا اور چیز کی چاپ تک نہ سنتے، محض نماز میں مشغولیت اور اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے ایسا ہوتا' اور عامر عنبری جنہیں عامر بن عبد قیس[2] کہا جاتا ہے ان کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے فرمایا: "میرے دونوں کندھوں کے بیچ میں جو نرخرہ ہے وہ

---

[1] یہ مسلم بن یسار بصری اموی مکی ہیں، ابن سعد کہتے ہیں:
لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کے نزدیک حسن بصری سے زیادہ بلند مقام یہ رکھتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے ابن اشعث کے ساتھ خروج کیا اور اس چیز نے لوگوں کی نگاہ میں ان کا مرتبہ گھٹا دیا۔

[2] ابن اثیر نے اسد الغابہ میں ان کا ذکر کیا ہے کہ ابو موسیٰ انھیں صحابہ میں شمار کرتے ہیں اور وہ تابعی ہیں، ایک قول یہ ہے کہ انھوں نے جاہلیت کا دور بھی پایا ہے یہ اپنے زمانے کے سب سے زیادہ عبادت گذار اور سب سے سخت محنتی تھے، انھیں عثمان بن عفان کے پاس لے جایا گیا کہ نہ گوشت کھاتے ہیں اور نہ عورتوں سے نکاح کرتے ہیں' تو آپ نے انھیں شام چلے جانے کا حکم دیا پھر ان کی پوری داستان نقل کی ہے جس میں انہوں نے ان کی برأت کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الگ کردیا جائے یہ مجھے زیادہ محبوب ہے بہ نسبت اس کے کہ میں نماز میں دنیا کے بارے میں سوچوں" سعید بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے فرمایا: "میں نے جب کبھی کوئی نماز پڑھی اور میرے نفس نے کسی دنیاوی معاملہ پر سوچنا شروع کیا تو میں لوٹ آیا" ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "اور میرے رب کی خاطر میرے چہرہ کا مٹی میں لت پت ہو جانا' یہی اللہ تعالیٰ کی عبادت کا منتہا ہے" تو کوئی شخص مٹی سے نفرت نہ کرے اور نہ اس پر سجدہ کرنا مکروہ سمجھے، اس لئے کہ ہر شخص کو اس میں جانا ہے اور کوئی شخص زیادہ سے زیادہ عبادت کا اہتمام کرنے سے نہ چوکے کیونکہ عبادت سے اسے اس جہنم سے گلو خلاصی ملتی ہے جس کے سامنے بلند و بالا پہاڑ ٹِک نہیں سکتے ہیں جو زمین کے لئے میخ بنائے گئے ہیں اور نہ ساتوں تہ بہ تہ آسمان جنہیں محفوظ چھت بنایا گیا ہے' نہ زمین اس کے سامنے ٹھہر سکتی ہے جو مخلوقات کے لئے رہائش گاہ بنائی گئی ہے نہ ساتوں سمندروں کی اس کے آگے کوئی حیثیت ہے جن کی گہرائی کو کوئی پا نہیں سکتا اور نہ اس کی قدر و قیمت خالق کے سوا کوئی جان سکتا ہے، پھر بھلا ہمارے کمزور جسموں کا کیا بنے گا؟ ہماری پتلی ہڈیاں اس کے سامنے کیا وقعت رکھتی ہیں؟ اور ہماری باریک کھالیں کیسے بچاؤ کر سکیں گی؟ ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

جب نماز میں کھڑے ہوں تو اس طرح کھڑے ہوں گویا آپ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہیں اور اگر آپ نہیں دیکھ رہے ہیں تو وہ تم کو دیکھ رہا ہے، حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو گویا اس کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تم کو دیکھ رہا ہے"۔[1]

یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت بندے کو اس کے عام حالات میں ہے، پھر بھلا نماز میں بندے کی کیا حالت ہونی چاہئے جب کہ وہ اللہ عزوجل کے سامنے خاص جگہ، خاص مقام پر کھڑا ہے، اللہ کی طرف رخ کئے ہوئے ہے اور نماز کی یہ حالت اور یہ مقام دوسرے حالات اور مقامات جیسی نہیں ہے۔

حدیث میں آتا ہے: "بندہ جب نماز شروع کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی طرف اپنا چہرہ کرلیتا ہے اور اس وقت تک اپنا چہرہ نہیں موڑتا جب تک کہ

---

[1] احمد نے مسند میں اور ابوداؤد اور نسائی نے حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس کی تخریج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندہ نہ موڑلے یا دائیں بائیں متوجہ ہو جائے" دوسری حدیث ہے: "بندہ جب تک نماز میں رہتا ہے' اس وقت تک اس کی تین حالتیں ہوتی ہیں، نیکی اور ثواب اس پر آسمان کی بلندی سے اس کے سر کی مانگ تک بکھر جاتے ہیں' فرشتے اس کے قدموں سے لے کر آسمان کی بلندی تک اسے گھیر لیتے ہیں اور ایک منادی کرنے والا ندا دیتا ہے، اگر بندے کو معلوم ہو جائے کہ کس سے سرگوشی کر رہا ہے تو یہاں سے کبھی نہ ہٹے"۔

اللہ اس شخص کا بھلا کرے جو اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو تو خشوع و خضوع کا پیکر ہو' اللہ کے سامنے ذلت و پستی کا اعلیٰ ترین مظاہرہ کرے' خوف و خشیت سے کانپ رہا ہو' توقع رغبت اور امید کا دامن پھیلائے ہو اور اپنی سب سے بڑی آرزو اللہ تعالیٰ کی ملاقات' اس سے مناجات' اس کے سامنے قیام و قعود اور رکوع سجود کا بہترین اہتمام کرے اور اس کے لئے اپنے دل و دماغ کو خالی کرے اور فرائض کے ادا کرنے میں محنت کرے کہ اسے نہیں معلوم کہ اس کے بعد اسے کوئی اور نماز پڑھنے کا موقع دیا جائے گا یا پہلے ہی کام تمام کر دیا جائے گا وہ اپنے رب کے سامنے کھڑا ہو تو غم و حزن کا مجسمہ

---

[1] محمد بن نصر مروزی نے کتاب الصلوۃ میں حسن بصری کی مرسل حدیث سے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو ، نماز کی مقبولیت کا متوقع اور اس کو رد کردینے سے خائف ہو، اگر قبولیت حاصل ہوگئی تو بامراد ہوا اور اگر رد کردی گئی تو بدبخت ہوا ۔

میرے بھائی! اس نماز اور دوسری عبادات کا معاملہ کتنا نازک اور اہم ہے اور غم و حزن اور حسرت و خوف کا کتنا متقاضی ہے، کیونکہ آپ کو نہیں معلوم کہ اس نے آپ کی کوئی نماز قبول کی ہے یا نہیں؟ اور آپ نہیں جانتے کہ آپ کی کسی نیکی کو قبولیت حاصل ہوئی ہے یا نہیں؟ یا کوئی گناہ آپ کا معاف ہوا ہے یا نہیں؟ اس کے باجود آپ ہنس رہے ہیں غفلت میں مست ہیں اور زندگی سے نفع کما رہے ہیں، حالانکہ آپ کو یہ یقین نہیں کہ آپ جہنم میں جائیں گے اور نہ یہ یقین ہے کہ آپ اس سے نکل بھی آئیں گے تو آپ سے زیادہ اور کون رونے اور رنجیدہ رہنے کا حقدار ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اعمال کو قبول کرلے ؟ پھر آپ یہ بھی نہیں جانتے کہ شام کے بعد صبح بھی کرسکیں گے اور صبح کے بعد آپ پر شام بھی آئے گی اور آپ کو جنت کی بشارت مل جائے گی یا جہنم کی ، میرے بھائی! میں آپ کو اس عظیم خطرہ کی یاددہانی کرا رہا ہوں' آپ تو اس کے سزاوار ہیں کہ مال و اولاد اور احباب میں مست نہ ہوں ، حیرت ہے کہ آپ پر غفلت و سرمستی کی دبیز چادر پڑی ہوئی ہے' آپ لہو ولعب میں مست ہیں اور اس عظیم خطرہ سے غافل ہیں اور ہر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات دن ہر گھنٹہ' ہر لمحہ آپ زبردستی ہانکے جارہے ہیں' میرے بھائی! اپنی معینہ مدت کا انتظار کرتے رہئے اور اس خطرہ سے غافل نہ ہوجائیے جس سے آپ کو سابقہ درپیش ہے، اس لئے کہ آپ کو موت کا مزہ چکھنا ہے، ہوسکتا ہے کہ صبح یا شام آپ پر آ دھمکے اور آپ اپنی تمام ملکیت سے بے دخل کر دیئے جائیں اور جنت یا جہنم میں ڈال دیئے جائیں، ان دونوں کی صفات پر بڑی طویل گفتگوئیں ہوچکی ہیں۔

اور حکایات کا دامن بھرچکا ہے، کیا آپ نے عبد صالح کا یہ قول نہیں سنا"" مجھے حیرت ہے کہ جہنم سے بھاگنے والا سو رہا ہے اور جنت کا طالب خواب خرگوش کے مزے لے رہا ہے، اللہ کی قسم! اگر تو فرار اور طلب سے باہر ہوگیا تو ہلاک ہوگیا اور تجھ سے بدبخت اور کوئی نہیں اور کل عذاب یافتہ بدبختوں کے ساتھ تو روئے گا اور پریشان ہوگا اور اگر تو کہتا ہے کہ میں جہنم سے فراری اور جنت کا طالب ہوں تو جس قدر عظیم خطرہ سے دوچار ہے' اس کے حساب سے تو اس کا احساس کر اور خبردار جھوٹی آرزوئیں تجھے مبتلائے فریب نہ کریں"۔

یاد رکھیئے' آج اسلام پستی و ذلت اضمحلال اور پژمردگی کا شکار ہے، حدیث میں آتا ہے "تم روزانہ پستی میں گرتے چلے جاؤگے اور تمہارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھے لوگ تیزی سے اٹھا لئے جائیں گے"۔

دوسری حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسلام اجنبیت کی حالت میں آیا اور پھر اجنبی ہو جائے گا[1] جیسا کہ پہلے اجنبی تھا"۔ ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امت کا بہترین دور وہ ہے جس میں میں مبعوث ہوا ہوں، پھر اس کے بعد آنے والے لوگ بہتر ہیں، پھر اس کے بعد آنے والے اور آخر میں آنے والے قیامت تک بد ترین دور میں ہوں گے[2]"۔ ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا: "تم اپنے بیٹوں سے بہتر ہو اور تمہارے بیٹے اپنے بیٹوں سے بہتر ہوں گے اور تمہارے پوتے اپنے بیٹوں سے بہتر ہوں گے اور آخر میں آنے والے قیامت تک بد ترین دور میں ہوں گے"۔ ایک اور حدیث ہے: "اسلام پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ محض اس کا نام باقی رہ جائے گا اور قرآن پڑھنے پڑھانے کی بس رسم رہ جائے گی[3]"۔ ایک آدمی نے آپ صلی

---

[1] اس کی تخریج مسلم اور ترمذی نے عمر بن عوف کے واسطے سے کی ہے۔

[2] عمران بن حصین کی حدیث سے اسی مفہوم کی متفق علیہ مثال آئی ہے۔

[3] بیہقی نے شعب الایمان میں حدیث علی رضی اللہ عنہ سے اس کی تخریج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ”ہم کیسے ہلاک ہو جائیں گے جب کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بیٹوں کو اس کی تعلیم دیتے ہیں اور وہ اپنے بیٹوں کو اس کی تعلیم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا بھلا ہو کیا یہود اور نصاریٰ تورات اور انجیل نہیں پڑھتے ہیں؟ اس نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول؟ آپ نے پوچھا تو اس سے ان کو کیا فائدہ پہنچا؟ اس نے کہا۔ کچھ نہیں، اے اللہ کے رسول“۔[1]

لوگ اپنے دین کے معاملہ میں عام طور سے اور نماز میں خاص طور سے بہت سی کوتاہیوں اور خرابیوں کے شکار ہو گئے ہیں، آج کل تین قسم کے لوگ آپ کو ملیں گے اور ان میں سے دو قسموں کی نماز نہیں ہوتی ہے۔

پہلی قسم: خوارج، روافض، شک و شبہ پیدا کرنے والے اور ان بدعتی لوگوں کی ہے جو نماز با جماعت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور مسجدوں میں تمام مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہوتے، کیوں کہ وہ ہمیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

---

[1] احمد نے مسند میں اور ابن ماجہ نے حدیث زیاد بن لبید سے اس کی تخریج کی ہے اور ترمذی نے اسی طرح کی روایت کی ہے اور دار قطنی نے حدیث ابوامامہ سے اس کی روایت کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری قسم: ان لوگوں کی ہے، جو لہو و لعب میں مست رہتے ہیں اور شراب و کباب کی محفلوں کو بساتے ہیں اور برے اعمال کرتے ہیں۔

تیسری قسم: اہل سنت و جماعت کی ہے جو اذان ہونے کے بعد نماز نہیں چھوڑتے اور مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں۔

یہ تیسری قسم سب سے بہتر ہے لیکن اپنی بہتری اور دوسروں پر فضیلت کے باوجود سب الا ماشاء اللہ نماز کو ضائع کردیتے ہیں، کیوں کہ رکوع و سجود، قیام و قعود میں امام سے پہل کرجاتے ہیں یا اس کے ساتھ ہی کرتے ہیں، حالانکہ ہونا یہ چاہیے کہ امام کے بعد رکوع و سجود اور قیام و قعود کریں، جس نے موسم حج میں مسجد حرام میں نماز پڑھی ہے، اس نے مجھے بتایا ہے کہ میں نے خلق کثیر کو امام سے پہل کرتے دیکھا اور حج کے موسم میں خراسان، افریقہ، آرمینیا اور دنیا کے تمام ممالک سے لوگ آتے ہیں، خراسانی خراسان سے حج کی نیت سے آتا ہے اور جب امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو پہل کرجاتا ہے، اسی طرح شامی، افریقی اور حجازی وغیرہ بھی کرتے ہیں ان پر مسابقت غالب ہوگئی ہے، اور اس سے بھی حیرت ناک یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو افضلیت اور فضیلت کے خواہاں ہوتے ہیں، جمعہ کے لئے صبح سویرے نکل جاتے ہیں تا کہ اس کا ثواب انہیں مل جائے بلکہ بعض لوگ فضل اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثواب کی خاطر جامع مسجد ہی میں فجر کی نماز ادا کرتے ہیں اور پھر وہیں نماز پڑھتے رہتے ہیں ، رکوع و سجود میں مشغول رہتے ہیں قیام و قعود میں وقت گزارتے ہیں اور تلاوت قرآن پاک اور دعوت الی اللہ کا کام کرتے ہیں ، یہاں تک کہ عصر کا وقت ہوجاتا ہے اور پھر مغرب تک اسی حالت میں مصروف رہتے ہیں اور ان ساری کوششوں کے ساتھ وہ شیطان سے دھوکہ کھاکر اور اس کی چالوں سے مغلوب ہوکر امام سے پہل کردیتے ہیں شیطان انہیں واجب فریضہ سے غافل کردیتا ہے اور وہ امام کے ساتھ رکوع و سجود اور قیام و قعود کرتے ہیں اور اس کی مکاریوں میں آکر نوافل جو واجب نہیں ہیں ان کا تو اہتمام کرتے ہیں اور فرائض ضائع کردیتے ہیں ، حالانکہ حدیث میں آتا ہے ''اللہ تعالیٰ نفل کو قبول نہیں کرتا جب تک وہ فریضہ ادا نہ کرلے''۔

جمعہ کے دن منہ اندھیرے اٹھنے کا ثواب اسی وقت ملے گا جب وہ اصل کو ضائع نہ کرے ' جس نے اصل کو ضائع کردیا تو اس نے افضلیت کو بھی گنوادیا اور جس نے استحباب کو ضائع کردیا لیکن اصل سے چمٹا رہا اور اُسے اس نے مستحکم رکھا تو اس کے لئے کافی ہے اور مستحب سے بے نیاز رہے ، استحباب کی طلب اور اصل کے ضیاع کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی تاجر تجارت کرے اور نفع کو دیکھ دیکھ کر خوب خوش ہو لیکن اصل سرمایہ بڑھانے کی اسے کوئی فکر نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو ، اسی طرح وہ نفع پر نازاں رہے اور اصل سرمایہ سے غافل رہے یہاں تک کہ ایک دن جب اس کی نگاہ اصل سرمایہ پر پڑے تو اسے معلوم ہو کہ یہ تو ختم ہو چکا ہے اور نفع بھی جا چکا ہے' اب اصل سرمایہ رہا نہ نفع .

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اس شخص پر جو اپنے بھائی کو امام سے پہل کرتا ہوا دیکھے اور اس کے ساتھ رکوع و سجود کرتا ہوا پائے یا اسے تنہا نماز پڑھتا ہوا دیکھے اور اس کی کوتاہی اور غلطی اسے نظر آجائے پھر وہ اس کو نصیحت کرے' اچھی باتوں کا حکم دے اور بری باتوں سے روکے اور خاموشی نہ اختیار کرے ، اس لئے کہ نصیحت و خیر خواہی اس پر واجب ہے اور خاموشی اختیار کرنا گناہ ہے ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ امر بالمعروف سے آپ خاموش رہیں اور برّو تقویٰ میں تعاون کرنا چھوڑ دیں' جس کی اللہ نے وصیت کی ہے اور ایک دوسرے کو نصیحت کرنے سے باز آجائیں تا کہ آپ کا گناہ اور آپ کی غلطی باقی رہے اور آپ کو اجر نہ مل سکے اور دین مضمحل ہو جائے اور رخصت ہو جائے اور آپ سنت کا احیاء کریں نہ بدعت کو ختم کریں ، جن چیزوں کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے ان میں اس کی اطاعت کریں' ایک دوسرے کی خیر خواہی اور نصیحت' نیکی اور خدا ترسی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کریں اور شیطان کی اطاعت نہ کریں ، اس لئے کہ شیطان آپ کا کھلا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دشمن ہے، اس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبردار کیا ہے:

﴿ إِنَّ ٱلشَّيْطَٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَٱتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ﴾ (فاطر: ٦).

درحقیقت شیطان تمہارا دشمن ہے اس لئے تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو۔

﴿يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ كَمَآ أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ ٱلْجَنَّةِ﴾ (الاعراف: ۲۷).

اے بنی آدم' ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں پھر اسی فتنہ میں مبتلا کرے جس طرح اس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکلوایا تھا۔

یاد رکھیئے نماز کی یہ خرابی مشرق و مغرب کے مسلمانوں میں' استحباب کے لئے لپکنے والوں اور جمعہ کے دن منہ اندھیرے اٹھنے والوں میں اس وجہ سے پیدا ہوئی کہ اہل علم و فضل کے منہ پر خاموشی طاری ہوگئی، انہوں نے نصیحت و خیر خواہی' تعلیم و تربیت' امر و نہی انکار و روک ٹوک کا فریضہ بھلا دیا اور اس کی وجہ سے جاہل عوام امام سے پہلے پہل کرنے لگے اور ان کے ساتھ علم و فضل اور بصیرت کے نام نہاد حاملین بھی نماز کا مذاق اڑاتے ہوئے ان کی تقلید کرنے لگے، حد درجہ تعجب یہ ہے کہ اہل علم جاہلوں کی پیروی کرنے لگے' اور قیام و قعود' رکوع و سجود' رفع و خفض وغیرہ میں امام سے پہل کرنے لگے اور علماء و فقہاء سے انہوں نے جو کچھ سن رکھا تھا اور جن تعلیمات کے یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاہل تھے' انہیں ترک کردیا ، حالانکہ علماء کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ جاہلوں کو تعلیم دیں' انہیں نصیحت کریں اور ان کا ہاتھ پکڑلیں ، اس لئے کہ اگر انہیں ان کی حالت پر چھوڑ دیں گے تو ان کے ساتھ یہ بھی گنہگار ہوں گے اور نافرمان اور خائن ہوں گے ، اس لئے کہ یہ جھوٹ اور فریب' کینہ' حسد' غیبت اور چغل خوری' فقراء اور کمزور کو حقیر سمجھنا اور دوسری لاتعداد معصیتوں میں یہ بھی شامل ہیں ، حدیث میں آتا ہے کہ: "ہلاکت ہے اس عالم کے لئے جو جاہل کو تعلیم نہ دے" معلوم ہوا کہ جاہل کو تعلیم دینا عالم پر واجب ہے اس لئے کہ نفل چھوڑنے سے کسی پر ہلاکت نہیں آتی' کیوں کہ اللہ تعالیٰ نفل کے چھوڑنے پر گرفت نہیں کرتا ، وہ تو فرائض کو ترک کرنے پر گرفت کرتا ہے ، حدیث میں آتا ہے کہ آپ نے فرمایا "تم میں سے جو شخص کسی برائی کو دیکھے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھ سے اسے بدل دے اگر اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو زبان سے اسے روکے اگر اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو دل میں برا سمجھے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے"[1] اور جو شخص اپنی نماز ضائع کردیتا ہے' امام سے پہل کرجاتا ہے اور اس کے ساتھ رکوع اور

---

[1] مسلم وغیرہ نے حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس کی تخریج کی ہے .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سجدہ کرتا ہے یا پوری طرح سے رکوع اور سجدے نہیں کرتا، جب وہ نماز پڑھے گا تو منکر کا ارتکاب کرے گا' اس لئے کہ اسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے چور کہا ہے، حدیث میں آتا ہے کہ: "بدترین چوری اس شخص کی ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول بھلا نماز میں چوری کیسے کرے گا؟ آپ نے فرمایا: چور وہ ہے جو مکمل رکوع اور سجدہ نہ کرے[1]" نماز کے چور کو جو شخص دیکھ لے اس پر واجب ہے کہ اسے نصیحت کرے اور اسے چوری سے روکے، کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی چور ایک درہم چرالے تو یہ منکر نہیں ہے جس پر نکیر اس شخص پر واجب ہے جو اسے دیکھ لے؟ تو نماز کا چور تو درہم کے چور سے زیادہ خطرناک ہے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ نے فرمایا: "جس نے کسی نماز میں غلطی کرنے والے کو دیکھا اور اسے نہیں روکا تو وہ اس کے گناہ اور غلطی میں برابر کا شریک ہوگیا" بلال بن سعد کہتے ہیں: "غلطی جب مخفی ہو تو ایک ہی انسان کو نقصان پہنچاتی ہے اور اگر وہ ظاہر

---

[1] احمد نے اس کی روایت مسند میں حدیث ابو قتادہ سے کی ہے اور مالک' دارمی اور احمد نے حدیث نعمان بن مرہ رضی اللہ عنہ سے اور دوسرے نسخوں میں یہ الفاظ ہیں: "أسوأ الناس سرقۃ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوجائے اور اسے بدلا نہ جائے تو عوام کو بھی نقصان پہنچاتی ہے"[1] عوام کے لئے مضر اس لئے ہوتی ہے کہ وہ اس شخص کے خلاف کراہیت و نفرت کا اظہار نہیں کرتے جس سے وہ غلطی صادر ہوتی ہے، اگر ایک بندہ ایسی جگہ نماز پڑھے جہاں کوئی انسان اسے دیکھنے والا نہ ہو اور وہ اپنی نماز برباد کردے اور مکمل رکوع و سجود نہ کرے اس کا گناہ اسی تک محدود رہے گا اور اگر وہ ایسی جگہ یہ حرکت کرتا ہے جہاں لوگ اسے دیکھ رہے ہوں اور اسے روکیں نہ اس پر اظہار نکیر کریں تو اس کا گناہ اس شخص پر بھی لازم ہوگا اور نہ روکنے والوں پر بھی۔

اللہ کے بندو! اپنے تمام معاملات میں عام طور سے اور نماز میں خاص طور سے اللہ سے تقویٰ کرو اور اسے اپنے اندر مستحکم کرو اور اسی سلسلہ میں اپنے بھائیوں کو نصیحت کرو کہ یہ آپ کے دین کا آخری حصہ ہے تو اپنے دین کے اس آخری حصہ کو پکڑلیں اور ان تمام عبادات کا اہتمام کریں جنہیں اللہ تعالیٰ نے آپ پر فرض کیا ہے خاص طور سے آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جن باتوں کی وصیت کی ہے ان پر کاربند رہیں حدیث میں آتا ہے

---

[1] یہ بلال بن سعد مشہور عابد تابعی کا کلام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ:"دنیا سے رخصت ہوتے وقت امت کو آخری وصیت آپ کی یہ تھی: اللہ سے ڈرو نماز کے سلسلہ میں اور غلاموں کے سلسلہ میں[1]" اور دوسری حدیث ہے:"یہ ہر نبی کے دنیا سے رخصت ہونے کے وقت اپنی امت کو آخری وصیت رہی ہے" اور یہ وہ آخری چیز ہے جو اسلام سے رخصت ہوجائے گی' اس کے بعد دین ہے نہ اسلام اور قیامت کے دن جس عمل کے بارے میں بندے سے سب سے پہلے سوال ہوگا وہ نماز ہوگی' یہ اسلام کا ستون ہے خیمے کا ستون گر جائے گا تو طنابیں اور لکڑیاں کام نہ دیں گی' یہی معاملہ نماز کا ہے اگر یہ رخصت ہوجائے تو اسلام بھی رخصت ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ نے تمام عبادتوں میں اس کا خصوص ذکر کیا ہے اور نمازیوں کی بڑی فضیلت گنائی ہے اور نماز اور صبر سے مدد لینے کا حکم دیا ہے اور اوامر کو اختیار کرنے اور نواہی سے بچنے میں اس سے استعانت کی تلقین کی۔

جو لوگ مسجدوں سے پیچھے رہتے ہیں انہیں مسجدوں میں نماز پڑھنے کا حکم دیجئے اور جب وہ پیچھے رہیں تو انہیں ملامت کیجئے اور اپنے ہاتھوں سے ان کے

۱۔ اس کی تخریج احمد نے مسند میں اور ابن ماجہ نے حدیث ام سلمہ سے کی ہے اور احمد' نسائی' ابن ماجہ اور ابن حبان نے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے اس کی تخریج کی ہے اور طبرانی نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی تخریج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف اظہار نکیر کیجئے اگر یہ نہ کر سکیں تو اپنی زبان سے یہ فریضہ انجام دیجئے اور یاد رکھیئے سکوت کی کوئی گنجائش نہیں ہے، اس لئے کہ نماز سے پیچھے رہنا بڑی معصیت کا کام ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: "میں سوچتا ہوں کہ نماز کا حکم دوں کہ وہ کھڑی ہو جائے، پھر میں ان لوگوں کے پاس ان کے گھروں میں پہنچوں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے اور انہیں گھر سمیت جلا کر رکھ دوں"[1] اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھروں کو جلادینے کی دھمکی دی ہے، اگر نماز سے پیچھے رہنا بڑی معصیت کا کام نہ ہوتا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ایسی دھمکی کیوں دیتے، حدیث میں آتا ہے کہ: "مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد ہی میں ہوتی ہے" اور مسجد کا پڑوسی اسے کہیں گے جس کے گھر اور مسجد کے درمیان چالیس گھر ہوں[2]۔

---

[1] اس کی روایت بخاری اور مسلم نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کی ہے۔

[2] اس کی تخریج دار قطنی نے جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی حدیث سے کی ہے اور حاکم نے مستدرک میں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی تخریج کی ہے۔

یہاں تک دونوں مخطوطات میں رسالہ الصلوۃ ختم ہوگیا، ہم نے اس کی تکمیل دوسرے نسخوں سے کی ہے، اس لئے کہ بقیہ حصوں میں بڑے کام کی چیزیں ہیں، اللہ تعالیٰ امام =

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز وہ اولین فریضہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض کیا گیا اور یہ وہ آخری چیز ہے جس کی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت وصیت کی' اس کے بعد اسلام رہتا ہے نہ دین، حدیث میں آتا ہے کہ "جس نے مؤذن کی آواز سن لی اور لبیک نہ کہا تو اس کی نماز نہیں ہوگی، اِلّا یہ کہ اسے کوئی عذر ہو"۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ : "انہوں نے نماز میں ایک آدمی کو غیر حاضر پایا' چنانچہ اس کے گھر گئے اور اس کو آواز دی تو

= احمد پر رحم کرے اور انہیں تمام مسلمانوں کی طرف اچھا بدلہ دے۔ انہوں نے دین کے ایک اہم معاملہ میں نصیحت کا حق ادا کردیا' اللہ تعالٰی تمام مسلمانوں کو ان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے اور دین کو اس کی ہدایت کے مطابق قائم کرنے کی توفیق دے۔

ا منذری نے الترہیب میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں "جو جماعت میں حاضر ہونا چھوڑ دے"۔ ابوبکر بن منذر کہتے ہیں کہ ہم نے متعدد اصحاب رسول سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' "جو آذان کی آواز سنے اور بغیر کسی عذر کے اس پر لبیک نہ کہے تو اس کی نماز نہیں ہوگی" ان میں ابن مسعود اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما ہیں اور وہ الفاظ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ آدمی نکلا، آپ نے اس سے پوچھا تم کو نماز سے کس چیز نے روکا تھا، اس نے کہا: امیرالمومنین! ایک بیماری ہے اگر میں نے آپ کی آواز نہ سنی ہوتی تو میں نہ نکلتا یا اس نے کہا کہ میں نہ نکل سکتا تھا تو آپ نے فرمایا: "تو نے نماز کی پکار کو چھوڑ دیا جو میری پکار کے مقابلہ میں تم پر کہیں زیادہ واجب ہے" حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی کے بارے میں آتا ہے کہ: "انہوں نے کچھ لوگوں کو نماز میں نہیں پایا تو کہا: کیا بات ہے یہ لوگ نماز سے پیچھے رہتے ہیں؟ ان کے پیچھے رہ جانے کی وجہ سے دوسرے بھی پیچھے ہونے لگتے ہیں؟ وہ لوگ مسجد میں آئیں ورنہ میں ان کے پاس ایسے لوگوں کو بھیجوں گا جو انہیں گردن سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لائیں گے" پھر فرماتے ہیں "نماز میں حاضر رہو نماز میں حاضر رہو" عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "انہوں نے درخواست کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کمزور ہوں میری نگاہیں کام نہیں کرتیں گھر بھی دور ہے، میرے گھر اور مسجد کے درمیان ایک باغ اور ایک وادی ہے تو کیا میرے لئے رخصت ہے اگر میں اپنے گھر میں نماز ادا کرلوں؟ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیا تم آذان سنتے ہو؟" انہوں نے کہا "ہاں" آپ نے فرمایا: اس پر لبیک کہو"

لہ متفق علیہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نابینا کمزور اور بوڑھے شخص کو جس کے گھر اور مسجد کے درمیان ایک نخلستان اور وادی تھی رخصت نہیں دی کہ وہ نماز سے پیچھے رہیں، اگر نماز سے پیچھے رہنے کا کوئی عذر قابل قبول ہوتا تو ایسے شخص کو آپ ضرور رخصت مرحمت فرماتے .

نماز سے پیچھے رہ جانے والوں کے خلاف اظہار نکیر کیجئے اس لئے کہ ان کا یہ گناہ بہت بڑا ہے اور آپ اگر انہیں نصیحت کرنا چھوڑ دیں گے تو ان کے اس گناہ میں برابر کے شریک ہوں گے، جب کہ آپ کو اس پر قدرت ہو.

ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: "اللہ تعالٰی نے ہر نبی کے لئے ایک سنت مقرر کی ہے اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی ایک سنت متعین کی ہے اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص سنت یہ پانچوں وقت کی باجماعت نمازیں ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ تم میں سے ہر شخص کے لئے اس کے گھر میں مسجد ہے اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو تو اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے اور اگر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے .

---

[1] احمد نے مسند میں اور مسلم اور ابوداؤد نے اس کی تخریج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ سے ڈریئے اور پیچھے رہ جانے والوں کو باجماعت نماز کی ادائیگی کا حکم دیجیئے، اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو گنہگار ہوں گے اور ان کے گناہوں سے محفوظ نہ رہ سکیں گے اس لئے کہ اپنے بھائیوں کو نصیحت کرنا آپ پر واجب ہے اور اپنے ہاتھوں سے ان کی برائیوں کو تبدیل کرنا لازم ہے' اگر اس کی استطاعت نہ رکھتے ہو تو زبان سے اس کا اظہار ضروری ہے۔

حدیث میں آتا ہے "قیامت کے دن آدمی اپنے پڑوسی کے ساتھ آئے گا اور اس کا پڑوسی کہے گا' اے میرے رب اس نے میرے ساتھ خیانت کی ہے، وہ کہے گا اے میرے رب تیری عزت کی قسم! میں نے اس کے مال میں خیانت کی ہے نہ اہل میں، وہ کہے گا اے میرے رب اس نے صحیح کہا ہے! لیکن اس نے مجھے معصیت کرتے ہوئے دیکھا اور نہیں روکا" [1]

---

[1] منذری نے اس کا ذکر ترغیب میں امر بالمعروف کے بارے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کیا ہے وہ کہتے ہیں "ہم سنتے تھے کہ آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ قیامت کے دن اٹھے گا اور وہ اسے پہچانتا نہ ہو گا تو وہ کہے گا' تیرا میرے ساتھ کیا رشتہ ہے؟ جبکہ ہمارے تمہارے درمیان شناسائی نہیں ہے؟ وہ کہے گا' تم مجھے غلطی اور منکر کا ارتکاب کرتے دیکھتے تھے اور اس سے نہیں روکتے تھے" منذری کہتے ہیں' اس کا ذکر رزین نے کیا ہے اور میں نے اسے نہیں دیکھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز سے پیچھے رہ جانے والا تو بڑی معصیت کا ارتکاب کررہا ہے' اللہ تعالیٰ کے لئے کل قیامت کے دن اس کے ساتھ ہونے اور اللہ کے سامنے اس کے جھگڑا کرنے سے بچئے اور آج اسے نصیحت کرنے سے نہ چوکیئے، اگر وہ آپ کو گالی دیتا ہے' تکلیف پہنچاتا ہے اور دشمنی پر اتر آتا ہے تو آج اس کی دشمنی کل اللہ کے سامنے اس کے مباحثہ اور اس عظیم مقام پر آپ کی دلیل توڑ دینے سے بہتر ہے، تو اللہ کے لئے اور اللہ کی راہ میں آج گالیاں کھا لیجئے ہو سکتا ہے کہ کل قیامت کے دن آپ کو انبیاء اور ان کے تابعین کی صحبت میسر ہو اور کامیابی سے ہمکنار ہوں.

اگر آپ کسی کو نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں اور وہ رکوع اور سجدہ کے درمیان ٹھیک سے قیام نہیں کر رہا ہے تو اسے روکنا اور نصیحت کرنا آپ پر واجب ہے اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو نماز کی خرابی اور اس کے ضیاع اور گناہ میں آپ اس کے برابر کے شریک ہیں.

جان لیجئے کہ لوگ اس جہالت میں مبتلا ہیں کہ اگر وہ نفل نماز پڑھ رہے ہوں اور رکوع و سجود مکمل طور سے نہیں کر رہے ہیں نہ اپنی پیٹھ سیدھی رکھتے ہیں تو اسے اس وجہ سے نظر انداز کردیتے ہیں کہ یہ تو نفل ہے اس میں اتنا کافی ہے، حالانکہ یہ کافی نہیں ہے اس لئے کہ جس نے نفل کی نیت کرلی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اس پر واجب ہوگئی اور اس کی تکمیل اور بہتر طریقے سے ادائیگی اس پر لازم ہوگئی، جیسے کوئی شخص نفلی حج کا احرام باندھ لے تو اس کی تکمیل اس پر واجب ہے اگر وہ حج کے دوران کوئی شکار کرے تو کفارہ واجب ہے یا جیسے کوئی شخص نفلی روزہ رکھ لے پھر اسے عصر کے وقت توڑ ڈالے تو اس دن کی قضاء اس پر واجب ہے یا جیسے کوئی شخص ایک درہم کسی فقیر کو صدقہ کردے پھر اس سے واپس لے لے تو اس درہم کا فقیر کو لوٹانا اس پر واجب ہے، پس ہر وہ نفل جس میں وہ داخل ہوگیا' اس پر واجب ہوگئی اور اس کی مکمل طریقے سے ادائیگی اس کے لئے لازم ہوگئی، اس لئے کہ جب وہ اس میں داخل ہوا اس وقت اس نے اس کو اپنے اوپر واجب کرلیا، اگر وہ اس میں داخل نہ ہوتا تو اس پر واجب نہ ہوتی، اس لئے جب کسی کو نفل یا فرض نماز پڑھتے ہوئے دیکھیں تو اس کی تکمیل اور درستگی کی اسے تاکید کردیں، اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو گنہگار ہوں گے، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس سے محفوظ رکھے.

بعض جاہل کہتے ہیں کہ: جو شخص بھول کر امام پر سبقت لے جائے اس پر کوئی گناہ نہیں، یہ بات اس حدیث کی تاویل کرتے ہوئے کہتے ہیں: جو شخص بھول کر امام کو پیچھے چھوڑ دے اس پر کوئی گناہ نہیں.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث تو ضرور آئی ہے لیکن لوگوں نے اس کا غلط مفہوم نکال لیا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص بھول کر قیام کرلے حالانکہ اسے جلوس کی حالت میں ہونا چاہئے تھا یا بھول کر بیٹھ جائے جبکہ اسے کھڑا ہونا چاہئے تھا یا بھول جائے اور اسے یاد نہ رہے کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تین یا چار ؟ یا بھول کر کوئی تکبیر چھوڑ دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے' امام سے پہل کرنے والے کے بارے میں نہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ مہاجرین و انصار سے کوئی ایسا قول منقول ہے جس میں بھول کر امام سے پہل کرنے والے کو رخصت دی گئی ہو' مشہور حدیث ہے: "جو شخص اپنا سر امام سے پہلے اٹھالیتا ہے کیا وہ اس سے نہیں ڈرتا کہ اس کا سر گدھے کا ہوجائے" اس میں کہیں ذکر نہیں ہے کہ بھول کر ایسا کرجانے والے کے لئے چھوٹ ہے اور نہ اسے سجدہ سہو کا حکم دیا گیا ہے' ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے : "تو نے نہ تنہا نماز پڑھی اور نہ امام کی اقتداء کی" اس میں سہو کا ذکر نہیں ہے نہ اسے آپ نے سجدہ سہو کا حکم دیا ہے' اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مشہور قول ہے: "تو نے نہ تو تنہا نماز پڑھی اور نہ امام کے ساتھ" اس میں سہو کا ذکر نہیں ہے نہ اسے آپ نے سجدہ سہو کا حکم دیا بلکہ اسے مارا اور دہرانے کا حکم دیا اور سلمان رضی اللہ عنہ کا قول ہے "جو امام سے پہلے سر اٹھاتا اور جھکاتا ہے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پیشانی شیطان کی مٹھی میں ہے جسے وہ جھکاتا اور اٹھاتا ہے" اس میں سہو کا کوئی ذکر تک نہیں ہے، نہ سجدہ سہو کا آپ نے حکم دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سہو ہوا ہے، حضرت عمر اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی کسی نے بھول کر پہلی دو رکعتوں میں قراءت چھوڑ دی پھر آخری دونوں رکعتوں میں پڑھ لی، کوئی بھول کر بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو گیا اور کھڑا ہونے کی جگہ بیٹھ گیا، ان تمام غلطیوں میں سجدہ سہو ہے، احادیث میں اور صحابہ کرام کے اقوال میں اسی طرح کے احکام ملتے ہیں اور یہی سنت ہے لیکن جو شخص امام سے پہل کر جائے اس کے بارے میں قول یہی ہے کہ اس کی نماز نہیں ہوئی، جیسا کہ میں نے ان کے قول کی تفسیر کی ہے کہ جو بھول کر یا دانستہ پہل کر لے اس کی نماز نہیں ہوئی اور یہاں سہو کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے، بھلا سہو کی رخصت کیسے ہو سکتی ہے جب کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ امام نے اٹھنے کا ارادہ ہی کیا ہے کہ وہ آگے بڑھ کر اس سے پہلے سجدہ میں گر جاتا ہے؟ یا وہ اس کے بعد امام کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھ رہا ہے اور وہ اپنا سر اٹھا رہا ہے یا اسے دیکھ رہا ہے کہ سجدہ میں جانا چاہتا ہے تو اس سے پہلے ہی وہ سجدہ میں گر پڑتا ہے یا وہ دیکھتا ہے کہ امام قرأت سے فارغ ہوا اور امام کے تکبیر کہنے اور رکوع میں جانے سے پہلے وہ رکوع میں چلا جاتا ہے، ان تمام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مواقع پر اس کے لئے مناسب یہ ہے کہ امام کا انتظار کرے کہ وہ رکوع میں چلا جائے یا سجدہ میں چلا جائے یا سر اٹھالے یا جھکالے اور ان تمام صورتوں میں تکبیر کہہ چکے تب امام کے فعل کے بعد اور اس کی تکبیر ختم ہونے کے بعد اس کی پیروی کرے یہاں سہو کا کوئی موقع نہیں ہے کہ جس سے عذر کیا جاسکے نہ اسے اللہ کے رسول نے نہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے معذور قرار دیا ہے نہ اسے سجدہ سہو پر اکتفا کرنے کا حکم دیا ہے بلکہ اسے اپنی نماز دہرانے کا حکم دیا ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈرایا ہے کہ "اس کا سر گدھے کا سر ہو جائے" یہ اس وجہ سے کہ وہ اپنے دل میں نماز کی کوئی اہمیت نہیں سمجھتا اور اس کا مذاق اڑاتا ہے۔

اس لئے کسی جاہل کو ان جگہوں پر اپنے آپ کو معذور نہیں سمجھنا چاہئے، جن میں اس کا کوئی عذر نہیں ہوتا اور اپنے اوپر اور اس شخص پر گناہ نہیں لادنا چاہئے جس کو اس نے پھسپھسی دلیل سے فتنہ میں مبتلا کر دیا ہے جس سے کسی نیک آدمی نے استدلال نہ کیا ہو۔

اللہ کے بندو! اپنی نمازوں کا خیال رکھو کہ یہ تمہارے دین کا آخری حصہ ہے اور کسی شخص کو اس وہم میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے کہ اس نے نماز پڑھ لی ہے حالانکہ اس نے نماز نہیں پڑھی اس لئے کہ حدیث میں آیا ہے: "آدمی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساٹھ نمازیں پڑھتا ہے اور اس کی ایک نماز نہیں ہوتی پوچھا گیا : یہ کیسے؟ فرمایا: وہ رکوع تو مکمل کرتا ہے لیکن سجدہ مکمل نہیں کرتا اور اگر سجدہ مکمل کرتا ہے تو رکوع مکمل نہیں کرتا" حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ : "انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے لیکن رکوع اور سجدہ مکمل نہیں کر رہا ہے تو حذیفہ نے پوچھا کب سے تم اس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا چالیس سال سے حذیفہ نے کہا : تو نے نماز نہیں پڑھی اگر تیرا انتقال ہو گیا تو تو خلاف فطرت موت مرے گا[1]" اور عبداللہ

---

[1] بخاری نے اس کی تخریج باب "اذا لم یتم الرکوع" میں کی ہے اور "منذ أربعین سنۃ" کے الفاظ مذکور نہیں ہیں۔ حافظ الفتح الباری (ج ۲ ص ۱۸٦) میں لکھتے ہیں' عبدالرزاق کی روایت میں «فجعل ینقر ولا یتم رکوعہ» کے الفاظ ہیں احمد نے بواسطہ محمد بن جعفر بواسطہ شعبہ یہ اضافہ کیا ہے' «فقال منذکم صلیت : فقال منذ أربعین سنۃ» اور اسی کی مثل ثوری کی روایت میں ہے اور نسائی نے بطریق طلحہ بن مطرف بواسطہ زید بن وہب اسی طرح روایت کی ہے اور ان کا ظاہر پر محمول کرنا قابل غور ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہی سبب ہے کہ بخاری نے اسے ذکر نہیں کیا ہے اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ حذیفہ ۳٦ھ میں وفات پا چکے تھے اس لئے مذکورہ نماز ہجرت سے چار سال پہلے کی ہے یا اس سے اور پہلے کی ہے اور شاید اس کے بعد نماز فرض نہیں ہوئی ہے، ہو سکتا ہے کہ مبالغہ مراد لیا ہو یا ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں میں سے جو اسلام لانے سے پہلے نماز پڑھتے تھے پھر اسلام لے آئے، اس طرح دونوں زمانوں کو ملا کر مدت پوری ہو گئی ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ : "ایک بار وہ اپنے ساتھیوں سے گفتگو کر رہے تھے' اچانک انہوں نے گفتگو منقطع کردی لوگوں نے پوچھا: کیا بات ہے ابوعبدالرحمٰن کیوں گفتگو بند کردی؟ آپ نے کہا: میں دو آدمیوں کو تعجب خیز حالت میں دیکھ رہا ہوں' ان میں سے ایک کی طرف اللہ تعالیٰ نظر نہیں اٹھائے گا' اور دوسرے کی نماز قبول نہیں کرے گا' لوگوں نے پوچھا : وہ دونوں کون ہیں؟ آپ نے فرمایا : جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر نہیں اٹھائے گا' ایک وہ شخص ہے جو تکبر سے چلتا ہے' اور دوسرا وہ شخص جس کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرے گا وہ نمازی ہے جو رکوع اور سجدہ مکمل نہیں کرتا"۔

حدیث میں آتا ہے کہ : "ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا : اے فلاں تو نے نماز پڑھ لی؟ اس نے کہا: ہاں اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے نماز نہیں پڑھی جاؤ پھر سے دہراؤ' اس نے پھر سے نماز پڑھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر بیٹھ گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ پوچھا: اے فلاں تو نے نماز پڑھ لی؟ اس نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے نماز نہیں پڑھی جاؤ پھر سے دہراؤ" اس نے پھر سے ادا کی جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری یا چوتھی بار اس نے نماز پڑھی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ کیسے وہ نماز پڑھے پھر اس نے آپ کی تعلیم کے مطابق نماز پڑھی[1]"۔

اللہ بھلا کرے اس شخص کا جس نے اجر آخرت اور ثواب کو پیش نظر رکھا اور اس کتاب کو دنیا جہان میں پھیلایا کیونکہ مسلمان اس کے حد درجہ ضرورتمند ہیں وہ سب نماز کا مذاق اڑا رہے ہیں اور اس کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

والله أعلم بالصواب .

---

[1] صحاح میں، سنن ابو ہریرہ، رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہما وغیرہ کی احادیث سے مروی ہے اور نہایت مشہور حدیث ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ABU UMAIMAH OWAIS

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصلاة

باللغة الأردية

تأليف

الإمام/ أحمد بن حنبل

تحقيق

الشيخ/ محمد حامد الفقي

طبع ونشر

وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد

وكالة شؤون المطبوعات والنشر

الرياض - المملكة العربية السعودية

وقف لله تعالى

١٤١٦ هـ

شركة ألوان للطباعة والصناعة المحدودة

ص ب: ٦٤٦٣ الرياض ١١٤٤٢ ت ٤٧٣٠٩٠١ فاكس ٤٧٨٠٠٩٧

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الصلاة

باللغة الأردية

تأليف

الإمام/ أحمد بن حنبل

تحقيق

الشيخ/ محمد حامد الفقي

طبع ونشر

وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد

وكالة شؤون المطبوعات والنشر

الرياض - المملكة العربية السعودية

وقف لله تعالى

١٤١٦ هـ

ردمك ٥-٠٤٢-٢٩-٩٩٦٠